فہرست مضامین (حصہ اول)

مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد

○ جب سے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا آسمان و زمین کو ٹھہرایا شمس و قمر کو چلایا اور نظام عالم کو پھلایا اسی وقت سے دنیا کا یہ طلسمی کارخانہ رنگارنگ عجائبات سے پر ہے۔

○ قسم قسم کی مخلوقات ہیں ہر مخلوق کی علیحدہ علیحدہ صفات و خاصیات ہیں جمادات سے چل کر انسان تک آجائیں ہر ہر قسم میں احساس ادراک ارادہ اور فرائض کی ذمہ داری جدا جدا نظر آئے گی۔

○ بعض فرائض کی ذمہ داری سے محروم نظر آئیں گے تو بعض فرائض کی ذمہ داری سے آزاد معلوم ہونگے حیوانات میں زندگی و موت کے کچھ فرائض نظر آئیں گے تو انسان کو فرائض کی ادائیگی کی ذمہ داری سے جکڑا ہوا پائیں گے کیونکہ انی جاعل فی الارض خلیفہ (سورۃ البقرہ آیت نمبر) کا اعلان کرکے انسان کو باقی تمام مخلوقات سے ممتاز کر دیا گیا ہے اور اسی بنی نوع انسان کے سر پر اشرف المخلوقات ہونے کا تاج سجادیا گیا۔ لیکن ذرا غور تو کیا جائے کیا وجہ ہے کہ (۷۹۱۲) میل کا قطر رکھنے والی زمین (سائنس اور اسلام ص ۲۶۳) اور سورج جس کا قطر (۸۹۲۵۸۰) ہے (سائنس اور اسلام ص ۲۶۴) اور ۱۴۴۷۱۲۰۰) مربع میل کی مسافت والا سمندر (حوالہ بالا) اور اسی طرح زمین سے آسمان تک قد رکھنے والا جبرائیل (اثمار التکمیل ج ۲، ص ۲۲۱) اس قسم کی دیگر بے شمار مخلوقات کی موجودگی میں اس ناتواں اور کمزور انسان ہی کو اشرف المخلوقات کیوں بنایا گیا، اور اسی انسان کو خلافت فی الارض کا حقدار کیوں قرار دیا گیا۔ اس کی وجہ صرف اور صرف علم ہے اسی کو قرآن کریم نے انا عرضنا الامانہ علی السمٰوات والارض (سورۃ آیت نمبر) کہہ کر بیان کردیا کہ تمام مخلوقات میں سے صرف انسان نے امانت یعنی عمل صالح اور ایمان کا بوجھ اٹھایا ہے (خطبات مدراس ص ۱۷) اور انا عرضنا الخ کی تفسیر میں بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ اہل ایمان نے قرآن سے علم اور سنت سے عمل حاصل کیا (معارف القرآن ج ۷ ص ۲۴۵)

اگر اسی کو ایک محقق زمانہ اور مفکر اسلام شخصیت کے الفاظ میں ادا کروں تو زیادہ مناسب ہوگا مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ لکھتے ہیں

انبیاء کی بصیرت پر اللہ تعالیٰ نے یہ نکتہ فاش کیاکہ اس دنیا کی قسمت اور اسکی آبادی و ویرانی کا فیصلہ انسان پر معلق ہے اگر حقیقی انسان مجود ہے تو یہ دنیا اپنی سب ویرانیوں اور بے سرو سامانیوں کے ساتھ آباد ہے۔ اور اگر حقیقی انسان موجود نہیں تو یہ دنیا اپنی ساری رونقوں اور اپنے سارے سازو سامان کے ساتھ ایک ویرانہ اور خرابہ سے بہتر نہیں (کاروان مدینہ ص ۵۵)

یہ بات ہمیں تسلیم ہے کہ انسانوں کو عمدہ معاشرت صحیح تمدن اور اعلیٰ مسرت کی تکمیل اور کائنات کے اندر اسکو اشرف المخلوقات کا مرتبہ حاصل کرانے میں یقیناً" تمام کارکن طبقات انسانی کا حصہ ہے ہیت دانوں نے ستاروں کی چالیں بتائیں حکماء نے چیزوں کے خواص ذکر کیے طبیبوں نے بیماریوں کے نسخے ترتیب دیئے۔ مہندسوں نے عمارت کا فن نکالا۔ صناعوں نے ہنر اور فن پیدا کیے۔ لیکن سب سے زیادہ ممنون ہم ان بزرگوں کے ہیں جنھوں نے ہماری اندرونی دنیا کو آباد کیا۔ ہماری روحانی بیماریوں کے نسخے ترتیب دیئے۔ جس سے اللہ اور بندے کا رشتہ باہم مظبوط ہوا۔

جب ہم تاریخ کے اوراق کو پلٹتے ہیں اور مختلف اقوام کے حالات کو پرکھتے ہیں۔ قوم ثمود و عاد اور قوم فرعون و ھامان کو چھوڑیے اسلام سے زیادہ قریب تر قوم عسائیت و مسیحیت کو لیجئے تو وہ بھی چند سو سال پہلے تک کس طرح تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی چنانچہ جزیرہ العرب کے افق پر انسانیت کی ہدایت و نجات کیلئے طلوع ہونے والے آفتاب کی روشنی ظاہر ہونے سے ایک صدی قبل سے چند صدیاں قبل تک کا نقشہ ایک انگریز مصنف کے الفاظ میں سنیے۔

رابرٹ بریفالٹ لکھتا ہے کہ : پانچویں صدی سے لیکر دسویں صدی تک یورپ پر گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ اور یہ تاریکی تدریجاً" زیادہ گہری اور بھیانک ہوتی جارہی تھی اس دور کی وحشت و بربریت زمانہ قدیم کے وحشت وبربریت سے کئی درجہ زیادہ بڑھی چڑھی تھی۔ کیونکہ اسکی مثال ایک بڑے تمدن کی لاش کی تھی جو سڑ گئی ہو۔

اس تمدن کے نشانات مٹ رہے تھے اور اس پر زوال کی مہر لگ چکی تھی۔ وہ ممالک جہاں یہ تمدن برگ وبار لایا اور گذشتہ زمانہ میں اپنی انتہائی ترقی کو پہنچ گیا تھا۔ وہاں جیسے اٹلی فرانس (وغیرہ ممالک) میں تباہی، طواف الملوکی، اور ویرانی کا دور دورہ تھا۔ (نبی رحمت ص ۵۶: انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ص ۳۸)

موجودہ طور کی اسی نام نہاد ترقی یافتہ قوم جو ماضی میں تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس کی علم دشمنی کے اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اسکندریہ میں مسیحیوں کے ہاتھوں علم کا خاتمہ کس طرح ہوا اس کی داستان دردناک بھی ہے اور شرمناک بھی۔ مصر قدیم تہذیب اور قدیم علوم کا بڑا مرکز تھا۔ اس لیے مسیحیت اس ملک کو علم کی روشنی سے دھکیل کر جہل کی دلدل میں گھسیٹ کر لانے پر تلی ہوئی تھی۔ (العلم والعلماء ص ۱۳)

کلیسا کے وحشیانہ مظالم جاری رہے مگر علم کی روشنی گل نہ ہو سکی۔ وہ پھیلتی ہی رہی۔ یہ دیکھ کر پوپ نے سوچا کہ کفر اسطرح پھیل رہا ہے کہ کتابیں لکھیں اور شائع کی جاتی ہیں۔ لہٰذا ۱۵۱۵ء میں یہ حکم دیا گیا کہ کلیسا کی منظوری کے بغیر کوئی کتاب نہیں چھاپی جا سکتی۔ جو چھاپے گا بیچے گا، پڑھے گا۔ اس کی سزا موت ہے۔ (العلم والعلماء ص ۱۵)

آپ نے عیسائیت کا ماضی تو دیکھ لیا لیکن اب اسلام کا مطالعہ کیجئے اور اسلام کا پہلا اعلان سنیے۔

اسلام نے دنیا میں قدم رکھتے ہی جو پہلا اعلان کیا وہ کیا تھا۔ ایک سے زیادہ اعلان ہو سکتے تھے۔ توحید کا اعلان، رسالت کا اعلان، عبادت الٰہی کا اعلان، مکارم اخلاق کا اعلان، انسانی حقوق کا اعلان، مگر اسلام کا پہلا اعلان محض علم کی برتری، ضرورت کا اعلان تھا۔ اور اس کا پہلا لفظ ہی اقراء تھا۔ ۱۰العلم والعلماء ص ۳۳ ص ۳۴)

لہٰذا یہ کہنا بجا ہوا کہ اسلام کا روز اول سے ہی یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ اسلام نے علم کو وہ مرتبہ دیا ہے جو کسی مذہب نے بھی نہ دیا۔ چنانچہ قرآن کریم اور حدیث شریف کا سرسری مطالعہ کرنے والا بھی اس بات کا بخوبی اندازہ لگا لیتا ہے کہ اسلام میں

علم اور اہل علم کو جو مرتبہ دیا گیا ہے وہ کسی مذہب و ملت میں نہیں دیا گیا۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات اور حدیث پاک کی بہت سی روایات اس پر دلالت کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں امام غزالیؒ نے اکیس آیات اور سنتالیس احادیث مبارکہ ذکر فرمائی ہیں۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۵ تا ص ۲۵)

اس علمی مرتبے کو باقی رکھنے کے لیے مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے نے قرآن و حدیث میں غور و فکر کرکے بہت سے نئے علوم ایجاد کئے۔ اور یہ سلسلہ مزید آگے چلانے کے لیے اصول و ضوابط بنا دیئے تاکہ سلسلہ چلتا رہے۔ پھر ہر بعد میں آنے والے مسلمانوں کے ایک طبقے نے ہمیشہ اپنی اس علمی وراثت کی حفاظت کی اور اس کے سامنے باندھے جانے والے ہر بند کو توڑا۔ اور ہر بڑی سے بڑی قربانی دے کر ماضی کا رشتہ مستقبل سے ملاتے رہے اور آج تک اپنی اس کوشش میں کامیاب ہیں۔

اس کے بالمقابل آج کا یورپ جو اس علم دشمن قوم مسیحیت کی نسل ہے۔ وہ علم کا دعوے دار بن گیا اور سائنس کا تو بلا شرکت غیر مالک بن گیا۔ لیکن اس کے دعوے کی حقیقت سمجھنے کے لیے مولانا عبدالباری ندویؒ کی کتاب کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو۔

تعلیم کے صحیح معنی تعلیم کو اس کے مقصد وجود کی تحصیل و تکمیل کا علم عطا کرنا ہے لیکن تعلیم جدید نے انسان کو اپنے اور کائنات کے وجود کا جو علم و تصور عطا کیا ہے وہ یہ ہے کہ ---- سارا کارخانہ عالم بس ایک خود رو جنگل ہے جس کا کوئی باغبان نہیں۔ اس جنگل میں طرح طرح کے خودر و جانور ہیں۔ چرند و پرند بھی بھرے ہیں جن میں سے ایک انسان بھی ہے۔ البتہ وہ سب سے اعلیٰ درجے کا حیوان ہے یا سب سے بڑھیا جانور ہے۔ (تجدید و تبلیغ ص ۱۰)

اسی کی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

لازماً ایسی بے سروپا تعلیم جس کے تصور میں نہ زندگی کا کوئی سر ہے نہ پیر نہ ماضی نہ مستقبل نہ مبداء و معاد۔ وہ فرد فرد، قوم قوم اور ملک ملک کو ایک دوسرے کے مقابلے میں نبرد آزما کر دیتی ہے۔ جنگل کے جانور تو سینگ اور پنجے مارتے اور دانت سے نوچتے ہیں اور پھاڑتے ہیں۔ وہ بھی ایک نے بہت سے بہت دو چار کو کھا چبا ڈالا۔

لیکن یہ اعلیٰ درجے کا تعلیم یافتہ جانور اپنی عقل و تعلیم کے زور سے ایٹم بم کے ایک ہی وار میں شہر کے شہر بوڑھوں، بچوں، عورتوں، بیماروں کی تمیز کیے بغیر نیست و نابود کر ڈالتا ہے۔ (تجوید تعلیم و تبلیغ ص ۱۲)

بہرکیف بات بہت دور چلی گئی اور ہم اپنے مقصد سے دور نکل گئے لیکن یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ علم ہی کی وجہ سے انسان کو اشرف المخلوقات کا مرتبہ حاصل ہوا۔

اب موجودہ سائنسی دور میں جبکہ ہر طبیعت میں جدت پسندی سرایت کر چکی اور ہر طبیعت آسانی کی بھی متلاشی ہے۔ نئی نسل تک اس علمی وراثت پہنچانے کے لیے کل جدید لذیذ کو ملحوظ رکھتے ہوئے بالکل نت نئے انداز سے کسی ایسی جامع کتاب کی ضرورت تھی جس میں قرآنی حقائق بھی ہوں۔ تفسیری سچائی بھی، تاریخی معلومات بھی ہوں، ادبی پہیلیاں بھی اور ساتھ ہی سائنسی معلومات بھی ہوں۔ اس کمی کو محسوس کرتے ہوئے گنگوہ کے مشہور مدرسہ جامعہ اشرف العلوم رشیدی کے ایک استاذ حضرت مولانا محمد غفران رشیدی کیرانوی نے سوال و جواب کے انداز میں بالکل آسان مگر باحوالہ ایک کتاب ذخیرہ معلومات کے نام سے ترتیب دی ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے والے خود محسوس کریں گے کہ مصنف نے اپنی اس کوشش میں کتنے بہتر طریقے پر کامیابی حاصل کی ہے۔

ہماری معلومات کی حد تک اردو زبان میں اس کتاب یعنی ذخیرہ معلومات سے پیشتر دینی معلومات پر بہت سی کتابیں ہیں۔

جن میں کشکول (مفتی محمد شفیع صاحبؒ) تراشے (مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ) انتخاب لاجواب (مولانا محمد اجمل خان صاحب مدظلہ) خزینہ (مولانا محمد اسلم شیخوپوری مدظلہ) تھوڑی دیر اہل حق کے ساتھ (مولانا محمد اویس ندویؒ) اسلاف کے حیرت انگیز واقعات (مولانا حکیم محمد یوسف ہاشمی صاحب) جواھر پارے (مولانا نعیم الدین) مطبوعہ اور زیادہ معروف ہیں اور اسلامی باتیں (حفیظ گوہر) اسلامی معلومات (امتیاز احمد) یہ بھی مطبوعہ ہیں لیکن غیر عالم مصنفین کی کتابیں ہیں لیکن بالترتیب کتابوں میں یہ کتاب ذخیرہ

معلومات مخزن اخلاق (مولانا رحمت اللہ سبحانیؒ) کے بعد پہلی مکمل اور کامیاب ترین کوشش ہے۔ ذخیرہ معلومات کتاب جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ مخزن اخلاق کے مقابلہ میں زیادہ بہتر اور قابل اعتبار اور پسندیدہ دلچسپی سبق آموزاور زندہ جاوید ہے۔

اولا" اس لیے کہ اس میں اکثر جوابات بلکہ تقریباً تمام جوابات باحوالہ ہیں۔ ثانیا" اس لیے کہ صاحب ذخیرہ معلومات نے جالینوس و بطیموس اور سقراط و بقراط کے بجائے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ موسیٰؑ و عیسیٰؑ کے اقوال اور ان کے بارے میں معلومات کو زیادہ ترجیح دی ہے۔

ثالثا" اس لیے بھی ذخیرہ معلومات زیادہ بہتر ہے کہ یہ کتاب انسانی ذہن کو صرف معلومات کے بجائے متوجہ الی الاخرۃ کا فائدہ بھی دے گی۔ رابعا" اس لیے کہ ذخیرہ معلومات موجودہ زمانہ کی ضروریات کے عین مطابق ہے اور مخزن اخلاق میں یہ بات نہیں۔

اللہ جزا و خیر عطا فرمائے۔ مصنف کتاب ذخیرہ معلومات کو انہوں نے وقت کی ضرورت کے عین مطابق کتاب تالیف فرما کر ہر طبقہ انسانی پر احسان عظیم فرمایا۔

اور خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اس کتاب کے ناشر مکتبہ مکیہ مکی مسجد ۲۲ علامہ اقبال روڈ لاہور کو کہ اس عظیم کتاب کی اشاعت کو اس کے شایان شان کمپیوٹر پر کتابت کرا کر' عمدہ کاغذ پر بہترین چھپائی سے مزین کیا۔

آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کتاب کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر مصنف کتاب اور؟؟ و صاحب مقدمہ کے لیے ذریعہ نجات بنا دیں۔

محمد ذاکر عزیز
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انتساب

ہر مصنف و مولف اپنی تصنیف و تالیف کا کسی نہ کسی
کی طرف انتساب کیا کرتا ہے۔ بندہ بھی اس حقیر تالیف
کا اپنے مادر علمی

اشرف العلوم گنگوہ

کی طرف انتساب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے جس کے
طفیل اس کاوش کے قابل ہوا۔

محمد غفران کیرانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض مولف

الحمد للہ الذی شرف نوع الانسان- وفضلہ علی جمیع الحیوانات بنعمتی النطق والبیان- واحمدہ حمدا" دائما" ابدا" بحق الاحسان- والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ المخصوص بالایات البینات کل البیان- وعلی الہ وصحبہ صلوۃ وسلاما" ید ومان مادام المسوان ویبقیان فی کل زمان واوان-

اما بعد!

حق جل مجدہ کا بے پایاں کرم و احسان ہے کہ اس نے بندہ کو قیمتی اور نادر معلومات کا ایک مجموعہ خواص و عوام کے سامنے پیش کرنے کی توفیق عنایت فرمائی ہے۔

بہت سے اہل علم و اہل تحقیق حضرات عجیب و غریب اور نادر معلومات و تحقیقات حاصل کرنے کا ذوق رکھتے ہیں اور اس بات کے خواہاں ہوتے ہیں کہ ایسا کوئی رسالہ سامنے آئے جو مختلف قسم کے سوالات کے جوابات اور نئی و عمدہ معلومات پر مشتمل ہو' بندہ نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے اس رسالہ میں کتب معتبرہ کے حوالوں سے سوال و جواب کے انداز پر معلومات نادرہ اور تحقیقات عجیبہ پیش کی ہیں۔

بہت سے وہ حضرات جو اردو بورڈ سے ادیب ماہر' عالم' فاضل' کامل وغیرہ کے امتحانات دیتے ہیں وہ اپنے پرچوں میں آئے ہوئے سوالات کے جوابات اور ان کا حل تلاش کرنے میں سرگرداں رہتے ہیں۔ رسالہ ہذا ان حضرات کے لیے بھی انشاء اللہ کافی حد تک مفید و معین ثابت ہو گا' خداوند کریم اس کو قبول فرما کر عوام و خواص کے لیے نافع بنائے۔ آمین۔

بندہ کا میدان تالیف میں یہ پہلا قدم ہے اس لیے ناظرین کرام سے درخواست ہے کہ بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور اس رسالہ میں جو کوتاہی و غلطی نظر آئے اس

کو ہدف تنقید نہ بناتے ہوئے بندہ کو مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اصلاح کے ساتھ پیش کیا جاسکے۔

یہ جو کچھ آپ دیکھ رہے ہیں مولائے کریم کا فضل و احسان اور میرے مشفق اساتذہ کرام کی نظر کرم اور توجہات کا ثمرہ ہے۔ اللہ ان حضرات کو اجر عظیم عطا فرمائے اور بندہ کی اس کاوش کو قبول فرما کر توشہ آخرت بنائے۔ آمین۔

طالب دعا

محمد غفران کیرانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق چیزیں

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل فرشتہ کو ان کی اصلی صورت میں کتنی مرتبہ دیکھا اور کس کس وقت دیکھا؟

ج : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریلؑ کو بصورت اصلی پوری زندگی میں صرف چار مرتبہ دیکھا۔ ایک[1] اس وقت جب کہ آپؐ غار حرا میں موجود تھے اور حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جبریل مجھ کو اپنی اصل شکل دکھلاؤ تو حضرت جبریلؑ نے اصل شکل دکھلا دی' دوسرے معراج میں یعنی سدرۃ المنتہی پر' تیسرے مکہ کے مقام جیاد پر اور یہ واقعہ زمانہ نبوت کے قریب پیش آیا۔ (فتح الباری ص ۱۸/۱' ص ۱/۱۹' معارف القرآن ص ۱/۴۴' تفسیر خازن ص ۴/۱۹۱) چوتھے اس وقت جب کہ آپ کے چچا حضرت حمزہؓ نے آپؐ سے عرض کیا تھا کہ میں حضرت جبریلؑ کو ان کی اصل صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ اول تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ تم دیکھ نہ سکو گے۔ انہوں نے عرض کیا آپ دکھا دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے اور حضرت جبریل علیہ السلام کعبہ پر اترے۔ آپؐ نے فرمایا نگاہ اٹھاؤ انہوں نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ حضرت جبریلؑ کا جسم مانند زبر جد احضر یعنی زمرد سبز چمکتے ہوئے کے تھا۔ حضرت حمزہ تاب نہ لا کر غش کھا کر گر گئے۔ (نشر الطیب ص ۱۷۳)

س ☆ : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو ابراہیم کس نے رکھی؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری زمانہ تھا حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ کہہ کر آواز دی یا ابا ابراھیم جس سے آپ کی کنیت

---

[1] پہلے دونوں واقع سند صحیح سے ثابت ہیں البتہ یہ تیسرا واقعہ سنداً کمزور ہونے کی وجہ سے مشکوک ہے' معارف القرآن ج ۱ صف ۲۴

ابو ابراہیم ہو گئی (مستدرک حاکم) از افادات الشیخ استاذ المحترم حضرت مولانا وسیم احمد صاحب دامت برکاتہم)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت لگانے والے کون ہیں اور مہر نبوت پر کیا لکھا ہوا تھا؟

ج : جنت کے دربان رضوان نے آپ کے مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت لگائی تھی اور آپؐ کی مہر نبوت پر لکھا ہوا تھا۔ سر فانت منصور اور بعض نے کہا ہے کہ اس پر لکھا ہوا تھا محمد رسول اللّٰہ (خصائل نبوی ص ۱۶' شرف المکالمہ ص ۲۰)

س ☆ : جنت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی دنیا کی کن کن عورتوں سے ہو گی؟

ج : جنت میں آپ کی شادی دنیا کی تین عورتوں سے ہو گی۔ (۱) مریم بنت عمران (۲) آسیہ فرعون کی بیوی (۳) کلثوم (حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وہ بہن جس نے فرعون کو موسیٰؑ کے لیے دودھ پلانے والیوں کی طرف رہنمائی کی تھی۔ (حاشیہ' جلالین ۲ ص ۳۲۷ پارہ ۲۰)

س ☆ : آپؐ کے وصال کے بعد مہر نبوت باقی رہی تھی یا نہیں؟

ج : حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ آپ کے وصال کے بعد مہر نبوت ختم ہو گئی تھی اسی وجہ سے مجھ کو یقین ہو گیا تھا کہ آپ وصال فرما گئے۔ (خصائل نبوی ص ۱۶)

س ☆ : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک کتنی مرتبہ چاک کیا گیا کس وجہ سے کیا گیا اور کس نے چاک کیا؟

ج : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک چار مرتبہ چاک کیا گیا۔ (۱) بچپن میں جب کہ آپ کی عمر تین سال تھی تاکہ کھیل کود اور طفولیت کا شوق و رغبت نکل جائے۔ (۲) جنگل میں بعمر ۱۰ سال تاکہ زمانہ شباب کی قوت شہوانیہ و غضبیہ ختم ہو جائے۔ (۳) غار حرا میں جب کہ نبوت ملنے کا وقت

قریب آیا تاکہ آپؐ کے اندر وحی خداوندی کے انوار و برکات برداشت کرنے کی قوت پیدا ہو جائے اور یہ واقعہ ماہ رمضان یا ماہ ربیع الاول میں پیش آیا۔
(۴) معراج کی رات میں تاکہ آپ کے قلب مبارک میں عالم ملکوت کی سیر، عالم ارواح اور ان تجلیات اور چمکتے ہوئے انوار کا مشاہدہ کرنے کی قوت پیدا ہو جائے جن کے دیکھنے سے دل میں وحشت آ جاتی ہے۔ (شرف المکالمہ مصنفہ حضرت مولانا مسیح اللہ خاں مدظلہ)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا نام کیا تھا اور آپ نے وہ تلوار کس کو عنایت فرما دی تھی؟

ج : آپ کی تلوار کا نام ذوالفقار تھا اور آپ نے یہ حضرت علیؓ کو دے دی تھی۔ (لامع الداری)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کتنی مقدار پانی سے وضو اور غسل فرماتے تھے؟

ج : وضو تو ایک مد پانی سے کرتے تھے اور غسل ایک صاع سے (بخاری ص ۳۳، ترمذی ص ۱۸، ابوداؤد ص ۱۳)

س ☆ : مد اور صاع کی مقدار کیا ہے؟

ج : مد ۷۹۵ گرام ۹۵۸ ملی گرام کا ہوتا ہے اور صاع تین کلو ۱۵۰ گرام کا (امداد الاوزان ص ۶)

س ☆ : ابن الذبیحین کس کا لقب ہے اور ذبیحین کے مصداق کون کون ہیں؟

ج : یہ ہمارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے اور دو ذبیحوں سے مراد ایک تو حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لڑکے ہیں جن کی اولاد میں ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے ذبیح آپؐ کے والد محترم حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب ہیں جن کے ذبیح نام کے ساتھ موسوم ہونے کا ایک خاص واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت

عبدالمطلب نے خواب میں چاہ زمزم کا نشان دیکھا اور کھودنا شروع کیا یہ وہ مقام تھا جہاں اساف اور نائلہ دو بت رکھے ہوئے تھے۔ قریش نے منع کیا اور لڑنے کو تیار ہو گئے۔ یہ صرف دو ہی شخص تھے باپ اور بیٹے ان کا کوئی مددگار و معاون نہ تھا مگر پھر بھی عبدالمطلب ہی غالب رہے اور کنواں کھودنے کے کام میں مصروف رہے اس وقت عبدالمطلب نے اپنی تنہائی کو محسوس کیا اور منت مانی کہ اگر خدائے تعالیٰ نے مجھ کو دس بیٹے عطا فرما دیئے اور پانی کا چشمہ بھی نکل آیا تو میں اپنے بیٹوں میں سے ایک کو خدا کے نام پر قربان کروں گا۔ چند روز کی محنت کے بعد چشمہ بھی نکل آیا اور عبدالمطلب کو اللہ نے دس بیٹے بھی عطا فرما دیئے۔ چاہ زمزم کے نکل آنے سے قریش میں عبدالمطلب کا سکہ بیٹھ گیا تھا اور ان کو لوگ بڑا ماننے لگے تھے جب عبدالمطلب کے بیٹے جوان ہو گئے تو انہوں نے اپنی مانی ہوئی منت پوری کرنی چاہی' سب بیٹوں کو لے کر کعبہ میں گئے اور ھبل نامی بت کے سامنے قرعہ اندازی کی' اتفاق کی بات کہ قرعہ کا تیر سب سے چھوٹے بیٹے حضرت عبداللہ کے نام نکلا جو عبدالمطلب کو سب سے زیادہ عزیز تھا۔ عبدالمطلب چونکہ اپنی نذر کو پورا کرنا چاہتے تھے۔ مجبوراً عبداللہ کو ہمراہ لے کر قربان گاہ کی طرف چلے۔ عبداللہ کے تمام بھائیوں اور بہنوں اور قریش کے سرداروں نے عبدالمطلب کو اس کام (ذبح عبداللہ) سے باز رکھنا چاہا مگر عبدالمطلب نہ مانے بالآخر بڑی رد و قدح کے بعد یہ معاملہ سجاع نامی کاہنہ کے حوالے کیا گیا اس نے کہا کہ تمہارے یہاں ایک آدمی کا خون بہہ جانا دس اونٹوں کے برابر ہے پس تم ایک طرف دس اونٹ اور ایک طرف عبداللہ کو رکھو اور قرعہ ڈالو قرعہ اونٹوں کے نام نکل آئے تو ان دس اونٹوں کو ذبح کر دو اور اگر قرعہ عبداللہ کے نام پر آئے تو دس اور بڑھا کر بیس اونٹ عبداللہ کے بالمقابل رکھو اور پھر قرعہ ڈالو اسی طرح ہر مرتبہ دس دس بڑھاتے جاؤ یہاں تک کہ قرعہ اونٹوں کے نام پر آ جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور قرعہ عبداللہ ہی کے نام پر نکلتا رہا۔ یہاں تک کہ جب اونٹوں کی تعداد سو ہو گئی

تب اونٹوں کے نام قرعہ آیا عبدالمطلب نے اپنی تسکین خاطر کے لیے دو مرتبہ پھر قرعہ ڈالا اور اب ہر مرتبہ اونٹوں ہی کے نام قرعہ نکلا وہ سو اونٹ ذبح کیے گئے اور عبداللہ کی جان بچ گئی اس وقت سے ایک آدمی کا خون بہا قریش میں سو اونٹ مقرر ہوئے۔ اسی وجہ سے حضرت عبداللہ ذبیح ثانی کے مصداق ہیں۔

(تاریخ اسلام ج ا ص ۸۶ و ص ۸۷)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کس بیوی کا نکاح آسمان پر ہوا؟

ج : وہ بیوی حضرت زینب بنت جحشؓ ہیں (حاشیہ جلالین ص ۳۵۵)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت آدم کے کتنے سال بعد پیدا ہوئے؟

ج : آپؐ حضرت آدم کے چھ ہزار ایک سو پچپن سال بعد پیدا ہوئے۔ (شرف المکالمہ ص ۱۸)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ کس کس عورت نے پلایا اور کتنے کتنے دن پلایا؟

ج : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلانے کے متعلق دو قول ہیں۔ (۱) ابتدائے ولادت سے سات ایام تک ثویبہ نے پلایا جو کہ ابولہب بن عبدالمطلب کی آزاد کردہ باندی تھی۔ (الکامل ص ۲۳۹) اور آٹھویں دن حضرت حلیمہ سعدیہ کا قافلہ آگیا آپ نے دو سال دائی حلیمہ کا دودھ پیا (تاریخ اسلام)

(۲) دوسرا قول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتداء میں سات دن تک آمنہ نے دودھ پلایا پھر ثوبیہ نے اور پھر سعدیہ نے (رحمتہ للعالمین)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا کھانے کے کتنے طریقے تھے اور کس طرح بیٹھ کر کھاتے تھے؟

ج : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو طریقہ[1] پر بیٹھ کر کر کھانا کھاتے تھے۔

(۱) اکڑو بیٹھ کر (۲) دوزانو بیٹھ کر اور طریقہ یہ تھا کہ بائیں قدم کا تلوا داہنے

---

[1] اور یہ دونوں طریقے جو بیان کئے گئے ہیں اکثر اوقات پر محمول ہیں ورنہ بعض روایات سے چار زانو بیٹھ کر کھانا کھانے کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

قدم کی پشت سے لگا ہوتا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں (وسطی، سبابہ، ابہام) سے کھانا تناول فرماتے۔ (نشر الطیب ۱۹۱)

س ☆ : کھانے کے شروع اور اخیر میں کیسی چیز کھانا مسنون ہے میٹھی یا نمکین؟

ج : کھانے کو نمکین چیز سے شروع کرنا اور نمکین چیز ہی پر ختم کرنا مسنون ہے۔

اور اس میں ستر بیماریوں سے شفاء ہے۔ (شامی ص ج ۲۱۶/۵ و حاشیہ مالا بدمنہ ص ۱۱۸)

س ☆ : وہ کونسی سبزی ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سالن کے برتن میں تلاش کرکے کھایا کرتے تھے؟

ج : وہ سبزی یقطین یعنی کدو ہے (ترمذی شریف ص ۶/۲، نشر الطیب)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی پینے کے پیالے کتنے تھے اور کس کس چیز کے تھے؟

ج : دو پیالے تھے ایک گچ اور دوسرا لکڑی کا (نشر الطیب)

س ☆ : غار حراء میں قیام کے وقت آپؐ کیا کھانا کھاتے تھے اور یہ کھانا کہاں سے آتا تھا؟

ج : قیام غار حراء میں آپ ستو اور پانی تناول فرماتے تھے۔ یہ کھانا کبھی تو حضرت خدیجہؓ لے کر آتیں اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود گھر تشریف لے جاتے اور دو تین روز کا کھانا ساتھ لاتے (نشر الطیب)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہننے کے کپڑوں کی تعداد کتنی تھی اور وہ کس کس چیز کے تھے؟

ج : آپ کے لباس میں کرتہ، لنگی، عمامہ، چادر ہوتے تھے جس میں کرتہ سوتی ہوتا تھا جس کی آستین چھوٹی تھی، ویسے آپؐ نے اون اور کتان بھی پہنا ہے مگرزیادہ تر سوتی استعمال کرتے تھے اور آپ کے پاس دو سبز چادریں تھیں اور دو کھیس ۱۔ سرخ ۲۔ سیاہ، دھاری والی، ایک کمبل اور ایک تکیہ جس میں

پوست خرما بھری ہوئی تھی۔ (نشر الطیب)

س ☆ : آپ کی تہبند کی لمبائی اور چوڑائی کتنی تھی؟

ج : آپؐ کے تہبند کی لمبائی چار ہاتھ ایک بالشت اور چوڑائی دو ہاتھ ایک بالشت تھی۔

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ باندھنے کا کیا طریقہ تھا؟

ج : آپ کے عمامہ باندھنے کا طریقہ یہ تھا کہ کبھی اس کے شملہ کو دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑ دیتے تھے اور کبھی بغیر شملہ کے عمامہ باندھتے تھے اور عمامہ کے نیچے کبھی ٹوپی اوڑھتے اور کبھی نہ اوڑھتے تھے۔ (نشر الطیب ص ۱۹۲)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کتنے گھوڑے تھے ان کے نام کیا کیا تھے؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سات گھوڑے تھے جن کے نام یہ ہیں۔ ۱۔ سکب ۲۔ مرتجز ۳۔ لحیف ۴۔ لزار ۵۔ ظرب ۶۔ سبحہ ۷۔ دار (نشر الطیب و زادالمعاد)

س ☆ : آپ کے پاس خچر کتنے تھے اور کہاں سے آئے تھے؟

ج : پانچ خچر تھے۔ ۱۔ دلدل یہ مقوقس (مصر کے بادشاہ) نے بھیجا تھا۔ ۲۔ فضہ یہ فروہ نے (جو قبیلہ جذام سے تھا) بھیجا تھا۔ ۳۔ ایک سفید خچر تھا جو حاکم ایلہ نے پیش کیا تھا۔ ۴۔ چوتھا خچر حاکم دومتہ الجندل نے بھیجا تھا۔ ۵۔ پانچواں اصحمہ یعنی حبشہ کے بادشاہ نے بھیجا تھا۔ (نشر الطیب ص ۱۹۲)

س ☆ : آپ کے پاس دراز گوش یعنی گدھے کتنے تھے اور ان کے نام کیا تھے اور کہاں سے آئے تھے؟

ج : تین گدھے تھے۔ ۱۔ عفیر جو شاہ مصر نے بھیجا تھا۔ ۲۔ فروہ مذکور نے بھیجا تھا۔ ۳۔ حضرت سعد بن عبادہ نے خدمت اقدس میں پیش کیا تھا۔ (نشر الطیب بحوالہ زادالمعاد)

س ☆: آپؐ کے یہاں سانڈنیاں کتنی تھیں؟ اور ان کے کیا نام ہیں؟

ج: تین سانڈنیاں یعنی اونٹنیاں تھیں جن کے نام حسب ذیل ہیں۔ ۱۔ قصوی ۲۔ عضباء ۳۔ جدعا اور بعض نے آخر کے دو ناموں کو ایک ہی کہا ہے۔ (نشر الطیب بحوالہ زادالمعاد)

س ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ دینے والی اونٹنیاں کتنی تھیں؟

ج ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ دینے والی اونٹیاں پینتالیس تھیں۔ [1] (نشر الطیب بحوالہ زادالمعاد)

س: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کی تعداد کتنی ہے؟

ج: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو بکریاں تھیں۔ اس مقدار سے زیادہ نہ ہونے دیتے تھے اور جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو ایک بکری ذبح کر لیتے تھے۔ (زاد المعاد بحوالہ نشر الطب ابو داؤد شریف ص ۱۹' حدیث نمبر ۳)

س ☆: حجتہ الوداع اور عمرة القضاء میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال کاٹنے کا شرف کس کس نے حاصل کیا؟

ج: یہ شرف حجتہ الوداع میں حضرت معمر بن عبداللہ نے اور عمرة القضاء میں خراش ابن امیہ نے حاصل کیا۔ (بین السطور بخاری شریف ص ۶۳۳)

س ☆: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں جن بچوں نے پیشاب کیا وہ کتنے ہیں اور کون کون ہیں؟

ج: وہ پانچ ہیں۔ ۱۔ سلیمان بن ہشام ۲۔ حضرت حسن ۳۔ حضرت حسین ۴۔ حضرت عبداللہ بن زبیر ۵۔ ابن ام قیس اور بعض حضرات نے ان ناموں کو مندرجہ ذیل اشعار میں جمع کیا ہے۔

---

[1] یہ تمام چیزیں یعنی ملبوسات و مرکوبات اور دیگر جانوروں کی تعداد حالات واز منہ کے لحاظ سے ہی جن میں سے بعض میں تو استمرار ہوتا اور بعض خاص خاص مواقع وازمنہ کے لحاظ سے ہیں۔

قد بال فی حجر النبیؐ اطفال   حسن و حسین وابن الزبیر بالوا
وکذا سلیمان بن ہشام   وابن ام قیس جاء فی الختام

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات پا گئے تو آپ کو غسل و کفن کن کپڑوں میں دیا گیا؟

ج : حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب آپؐ کو غسل دینے کا وقت آیا تو صحابہ سوچنے لگے کہ آپ کے کپڑے مثل دوسرے مردوں کے اتارے جائیں یا مع کپڑوں کے غسل دیں۔ جب آپس میں اختلاف ہوا تو اللہ نے ان پر نیند مسلط کر دی۔ گھر کے ایک گوشہ سے کہنے والے نے کہا کہ آپ کو مع کپڑوں کے غسل دو تب آپ کو مع کپڑوں کے غسل دیا گیا۔ پس قمیض کے اوپر سے پانی ڈالتے تھے اور قمیض سمیت ملتے تھے۔ پھر آپ کا کرتہ نچوڑا گیا اور نکال لیا گیا تھا۔ (نشر الطیب ص ۲۰۵، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ (رواہ الشیخان۔ بحوالہ نشر الطیب)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ کیسے پڑھی گئی اور پہلے کس نے پڑھی؟

ج : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازے کی نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی بلکہ علیحدہ علیحدہ پڑھی گئی چونکہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کے آخری وقت میں معلوم کیا تھا کہ آپ کی نماز جنازہ کون پڑھائے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب غسل، کفن سے فارغ ہو جاؤ تو میرا جنازہ قبر کے قریب رکھ کر ہٹ جانا، اول ملائکہ نماز پڑھیں گے پھر تم گروہ درگروہ آئے جانا اور نماز پڑھتے جانا اور اول اہل بیت کے مرد پڑھیں گے۔ پھر ان کی عورتیں پھر تم اور لوگ ہم نے عرض کیا کہ قبر میں کون اتارے گا۔ آپؐ نے فرمایا : میرے اہل بیت اور ان کے ساتھ ملائکہ ہوں گے۔ (نشر الطیب ص ۲۰۳)

س ☆ : آپ کی قبر مبارک کس نے کھودی اور کیسے کھودی؟

ج: حضرت ابو طلحہ نے آپ کی بغلی قبر کھودی۔ (ترمذی ص ۱۲۴ ج ۱)

س ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر مبارک میں کن کن حضرات نے اتارا؟

ج: آپ کو چار صحابہ نے قبر میں اتارا جن کے نام حسب ذیل ہیں۔
۱۔ حضرت علیؓ ۲۔ حضرت عباسؓ اور حضرت عباسؓ کے دو صاجزادے ۳۔ حضرت قثم، ۴۔ حضرت فضل (نشر الطیب ص ۲۰۶)

س ☆: آپؐ کی لحد مبارک پر کتنی اینٹیں رکھی گئیں اور کیسے رکھی گئیں کچی تھیں یا پکی؟

ج: آپؐ کی لحد پر رکھی جانے والی اینٹیں نو تھیں جو کھڑی کرکے رکھی گئیں اور یہ اینٹیں کچی تھیں۔ (نشر الطیب ص ۲۰۶)

س ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دفن کیا جانے لگا تو آپ کی کمر مبارک کے نیچے کپڑا کس نے بچھایا اور کیا بچھایا؟

ج: حضرت شقرانؓ جو آپ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے اپنی رائے سے ایک کھیس جو نجران کا بنا ہوا تھا بچھا دیا تھا جس کو یہ صحابی اوڑھا کرتے تھے۔ (ترمذی، نشر الطیب ص ۲۰۶)

س ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر پانی کس نے چھڑکا اور کتنا چھڑکا کدھر سے شروع کیا تھا؟

ج: حضرت بلالؓ نے چھڑکا ایک مشک چھڑکا اور سرہانے کی طرف سے شروع کیا تھا (نشر الطیب صفحہ نمبر ۲۰۶)

س ☆: وہ کون سے صحابی ہیں جن کو یہ شرف حاصل ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھائی؟

ج: ہاں وہ صحابی حضرت سہل بن بیضاء ہیں۔ (مسلم بحوالہ مشکوۃ ص ۱۴۵/۱)

س ☆: آپ کے دست مبارک سے دفن ہونے کا شرف پانے والے صحابی کون ہیں؟

ج : حضرت عبداللہ ذوالبجادتین ؓ ہیں۔ (ترمذی، ہدایہ)

س ☆ : کیا کوئی آدمی ایسا بھی ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدست خود نیزہ مارا ہوا ور اس سے وہ ہلاک ہو گیا ہو؟

ج : ہاں۔ وہ ایک کافر ہے۔ جس کا نام ابی بن خلف ہے۔ غزوۂ احد میں یہ آپ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ (بخاری شریف)

س ☆ : غزوۂ احزاب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے جو خندق کھودی تھی اس کی کھدائی کتنے دنوں میں ہوئی اور اس خندق کی مقدار کیا تھی؟

ج : اس خندق کی کھدائی چھ دن میں مکمل ہو گئی اور یہ خندق ساڑھے تین میل لمبی اور تقریباً پانچ گز گہری تھی۔ (معارف القرآن ص ۱۰۳، ص ۱۰۷ پارہ ۲۱)

س ☆ : آنحضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے کونسا غزوہ کیا؟

ج : آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے جو غزوہ کیا ہے وہ غزوہ ابواء ہے اس کے بعد بواط پھر عشیر (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۶۳)

س ☆ : کل غزوات کتنے پیش آئے۔

ج : کل غزوات کی تعداد انتیس ہے۔ [۱] (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۶۳)

س ☆ : وہ غزوات جن میں کفار سے مقاتلہ ہوا کتنے ہیں اور وہ کون کون سے ہیں؟

[۱] حضرت جابر سے ۳۱، ابن المسیب سے ۲۴، اور ابن سعد سے ۲۷ منقول ہے اور وجہ اختلاف یہ ہے کہ بعض رواۃ نے بعض روایات کو مکمل ضبط نہیں کیا بلکہ جن کا علم ہوا ان کو نقل کر دیا یا یوں کہا جائے کہ بعض غزوات کو بعض میں کچھ مناسبت کی وجہ سے داخل مان کر ایک شمار کر لیا جیسے طائف و حنین یا احزاب و بنی قریظہ

ج : وہ غزوات کل نو ہیں۔ ۱۔ غزوۂ بدر ۲۔ غزوۂ احد ۳۔ غزوۂ احزاب ۴۔ غزوۂ بنی قریظہ ۵۔ غزوۂ بنی مصطلق ۶۔ غزوۂ خیبر ۷۔ غزوۂ فتح مکہ ۸۔ غزوۂ حنین ۹۔ غزوۂ طائف (حاشیہ بخاری شریف ا ص ۵۶۳)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس کی طرف کتنے دن نماز ادا کی؟

ج : سولہ مہینے یا سترہ مہینے نماز ادا کی اس کے بعد بیت اللہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم دے دیا گیا تھا۔۔۔۔ (جلالین ص ۲۱ پ ۲)

س ☆ : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الوفات کس دن شروع ہوا اور آپ اس مرض میں کتنے دن رہے۔

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کی ابتداء پیر کے دن سے ہوئی بعض نے ہفتہ کا دن اور بعض نے بدھ کا دن بتایا ہے۔ اور کل مدت مرض بعض نے ۱۳ دن اور ۱۴ دن اور بعض نے دس دن بیان کی ہے اس اختلاف میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ مرض کی ابتداء کو بعض لوگ خفیف سمجھ کر شمار نہیں کرتے اور بعض لوگ شمار کرتے ہیں۔ (نشر الطیب ص ۲۰۲)

س ☆ : بوقت وصال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام کیا تھا؟

ج : آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری کلام یہ تھا اللھم بالرفیق الاعلی (بخاری ج ۲ ص ۶۴۱)

س ☆ : معراج کے سفر میں راستے میں حضورؐ نے کتنی اور کس کس جگہ نماز نفل ادا کی۔

ج : بعض نے کہا ہے کہ تین جگہ۔

اور بعض نے کہا ہے کہ چار جگہ نماز پڑھی۔ (۱) یثرب (مدینہ منورہ) (۲) مدین (۳) بیت اللحم (۴) طور سینا (بحوالہ نشر الطیب ص ۵۶)

س ☆ : بیت اللحم کونسی جگہ ہے؟

ج : بیت اللحم اس جگہ کا نام ہے جہاں حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش ہوئی تھی۔

(حوالہ بالا)

س ☆ : بیت المقدس میں حضورؐ نے کس کس کی امامت کرائی تھی؟

ج : حضورؐ نے اول فرشتوں کی امامت کی تھی پھر انبیاء کی امامت کرائی۔ (نشر الطیب ص ۶۲)

حضرت آدم علیہ السلام سے متعلق چیزیں

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام کا یوم پیدائش کیا ہے؟

ج : صحیح مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ سورج طلوع ہونے والے دنوں میں سب سے بہتر دن جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدمؑ پیدا ہوئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن جنت سے نکالے گئے اور اسی دن قیامت آئے گی۔ (حیاتِ آدم ماخوذاز مسند احمد وابن کثیر ا ص ۱۲۷)

اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اسی دن حضرت آدمؑ کی وفات ہوئی۔ (طبقات ابن سعد ا ص ۸ بحوالہ حیات آدمؑ)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام جنت میں کتنے سال رہے؟

ج : امام اوزاعی نے حضرت حسان بن عطیہؒ سے نقل کیا ہے کہ ا۔ حضرت آدم علیہ السلام جنت میں سو سال تک مقیم رہے۔ ۲۔ اور دوسری روایت میں ستر سال کا تذکرہ ہے۔ (حیات آدم) ۳۔ عبد بن حمید نے حضرت حسن کے طریق سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت آدمؑ جنت میں ایک سو تیس سال رہے۔ (ابن کثیر عربی ا ص ۱۳۶)

س ☆ : جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو اھبطو امنھا جمیعا " فرمایا کہ تم سب جنت سے اتر جاؤ تو اس اترنے کا حکم آدم علیہ السلام کے ساتھ اور کس کس کو ہوا تھا اور کون کہاں کہاں اترا؟

ج : یہ حکم حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ حضرت حوا، ابلیس اور سانپ کو بھی تھا اور ان کے اترنے کی جگہ میں اختلاف ہے۔ حضرت حسن بصری فرماتے

ہیں کہ حضرت آدمؑ کو ہندوستان میں اتارا گیا حضرت حوا کو جدہ میں، ابلیس کو دستمسان میں جو بصرہ سے چند میل فاصلہ پر ہے) اور سانپ کو اصبہان میں اتارا گیا اور حضرت سدی جو جلیل القدر مفسر ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ہندوستان میں اتارا گیا، حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آدمؑ کو صفا پر حضرت حوا کو مروہ پر اتارا گیا (تفسیر ابن کثیر ص ۱۲۶) حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے ایک پہاڑ پر جس کا نام نوذ تھا۔ حضرت آدمؑ کو اتارا گیا اور حضرت حوا کو جدہ میں اتارا گیا۔ (حیات آدم)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے کیا کیا چیزیں ساتھ لائے تھے؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام جنت سے نو چیزیں ساتھ لائے تھے۔ ۱۔ حجراسود جو برف کی سل سے بھی زیادہ چمک دار اور سفید تھا۔ ۲۔ جنتی درختوں کی پتیاں یا پھولوں کی پنکھڑیاں ۳۔ وہ لاٹھی جو جنت کے درخت آس کی تھی۔ ۴۔ بیلچہ ۵۔ کدال ۶۔ کندر یا صنوبر ۷۔ سندان (اہران) ۸۔ ہتھوڑا ۹۔ سنڈاسی، (حیات آدم ماخوذ از طبقات ابن سعد)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام نے دنیا میں آنے کے بعد کونسا پھل سب سے پہلے کھایا؟

ج : حضرت آدم نے پھلوں میں سب سے پہلے بیر تناول فرمایا۔ (نشر الطیب ص ۱۹۱)

س ☆ : حضرت آدمؑ علیہ السلام نے بیت اللہ کو کن کن پہاڑوں کے پتھروں سے تعمیر کیا؟

ج : حضرت آدمؑ نے پانچ پہاڑوں کے پتھروں سے خانہ کعبہ کی تعمیر کی۔ ۱۔ طور سینا ۲۔ طور زیتون ۳۔ جبل لبنان ۴۔ جبل جودی ۵۔ اور اس کے کھمبے حراء پہاڑ کے پتھر سے بنائے۔ (حیات آدم ص ۶۶ ماخوذ از ابن سعد)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام کا قد کتنا تھا؟

ج : حضرت آدم علیہ السلام کا قد مبارک ساٹھ ہاتھ تھا۔ (حیوۃ الحیوان)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام نے کتنی عمر پائی؟

ج : آپ کی عمر مبارک نو سو چھتیس سال ہوئی۔ (حیات آدم ماخوذ از ابن کثیر) دوسرا قول یہ ہے کہ آدمؑ کی عمر نو سو چالیس سال ہوئی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۴۲۶)

س ☆ : بوقت وفات آپ کی اولاد کی تعداد کتنی تھی؟

ج : آپ کی اولاد کی تعداد چالیس ہزار تھی جس میں پوتے پڑپوتے سب شامل ہیں۔ (حیات آدم ماخوذ از ابن کثیر ص ۹۶)

س ☆ : حضرت آدم کی وفات کس مقام پر ہوئی؟

ج : سری لنکا میں واقع نوذ نامی پہاڑ پر ہوئی۔ (حیات آدم ص ۶۷)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی اور کتنی تکبیریں کہی تھیں؟

ج : حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ حضرت آدمؑ کی وفات ہونے پر فرشتے تشریف لائے جنہوں نے غسل دیا اور حنوط خوشبو ملی۔ ایک فرشتہ آگے بڑھا آپ کی اولاد اور باقی فرشتے پیچھے کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ ہوئی پھر فرشتوں نے بغلی قبر کھود کر دفنا دیا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت شیث علیہ السلام سے فرمایا کہ تم نماز جنازہ پڑھاؤ چنانچہ شیثؑ نے نماز جنازہ پڑھائی حضرت آدم کی نماز جنازہ میں کہی جانے والی تکبیروں کی تعداد تیس ہے جو صرف آپ کے اعزاز و اجلال میں کہی گئیں۔ (طبقات ابن سعد ا ص ۱۵ بحوالہ حیات آدم ص ۷۵)

س ☆ : حضرت حوا کے بطن سے کتنے بچے پیدا ہوئے؟

ج : ابن جریر طبری نے کہا ہے کہ حضرت حوا کے بطن سے چالیس بچے پیدا ہوئے اور دوسرا قول یہ ہے کہ ایک سو بیس بچے پیدا ہوئے۔ (حیات آدم ص ۶۱)

س ☆ : وہ چیزیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے جاری ہوئیں کون کون سی

ہیں؟

ج : سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام کے منہ سے جو کلام نکلا وہ الحمد للہ رب العلمین تھا (بغیہ الظمان فی اول ماکان) سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے اپنا سر مونڈا (بغیتہ الظمان) سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے مرغ پرندہ پالا چونکہ جب مرغ آسمان سے فرشتوں سے تسبیح کی آواز سنتا ہے تو تسبیح پڑھتا ہے، مرغ کے تسبیح پڑھنے سے حضرت آدمؑ بھی تسبیح پڑھنے لگتے تھے۔ (بغیتہ الظمان ص ۳۵)

س ☆ : ھبتہ اللہ جس کے معنی اردو میں (اللہ نے دیا) کے ہیں کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضرت شیث علیہ السلام کا لقب ہے اس لیے کہ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا تو حضرت جبرئیلؑ نے بشارت دی کہ خداوند عالم نے ہابیل (جو شہید ہو چکے ہیں) کے بدلہ میں شیث کو عطا فرمایا۔ (ابن سعد ص ۱۴ بحوالہ حیات آدم ص ۵۹)

س ☆ : قابیل نے ہابیل کو کس جگہ قتل کیا؟

ج : ابن کثیر نے کہا ہے کہ دمشق کی شمالی جانب میں قاسیون پہاڑ کے پاس ایک غار ہے جس کو مغارۃ الدم کہا جاتا ہے۔ اہل کتاب کا کہنا ہے کہ یہاں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا۔ (حیات آدمؑ ص ۷۲)

س ☆ : حضرت ادریسؑ کا اصل نام کیا ہے اور ان کو ادریس کہنے کی کیا وجہ ہے؟

ج : اصل نام اخنوخ ہے اور ادریس اس وجہ سے کہتے ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے درس کتاب دیا۔ (صاوی ۳ ص ۴۱)

س ☆ : حضرت ادریسؑ سے جاری ہونے والی چیزیں کون سی ہیں؟

ج : ۱۔ سب سے پہلے قلم سے حضرت ادریسؑ نے لکھا۔ (صاوی ص ۴۱) ۲۔ سب سے پہلے علم نجوم کو جاننے والے حضرت ادریسؑ ہیں۔ (جلالین ص ۵۰۳) ۳۔ اور تفسیر خازن میں ہے کہ حضرت ادریس کپڑا سینے والے

(درزی) تھے اور ادریسؑ نے سب سے پہلے سلا ہوا کپڑا پہنا اس سے پہلے لوگ کھال پہنتے تھے۔ (تفسیر خازن ص ۲۳۸) اور ۴۔ سب سے پہلے ہتھیار بنا کر دشمنوں سے حضرت ادریسؑ لڑے۔ (خازن ص ۲۳۸) ۵۔ اور سب سے پہلے روئی کا کپڑا حضرت ادریسؑ نے پہنا۔ (محاضرۃ ص ۲۷ بحوالہ نغیتہ الظمان) ۶۔ سب[1] سے پہلے اولاد آدم میں نبوت حضرت ادریسؑ کو ملی (محاضرہ ص ۲۳ بحوالہ بالا)

س ☆ : حضورؐ اور حضرت ادریسؑ کے درمیان ملاقات کب اور کہاں پر ہوئی تھی۔

ج : حضورؐ اور حضرت ادریسؑ کے درمیان ملاقات معراج کے سفر میں چوتھے آسمان پر ہوئی تھی۔ (سیرۃ انبیاء کرام ص ۵۴ ج ۱)

س ☆ : حضرت ادریسؑ کی پیدائش کس مقام پر ہوئی؟

ج : (۱) مصر کے شہر منف میں ہوئی۔

(۲) یونان کے کسی شہر میں ہوئی۔

(۳) بعض نے کہا ہے کہ بابل میں پیدا ہوئے۔ (سیرۃ انبیاء کرام ص ۵۶ ص ج ۱)

س ☆ : حضرت ادریسؑ کو کتنی زبانیں سکھائی گئیں تھیں؟

ج : اس زمانہ میں ملک مصر میں ۷۲ زبانیں بولی جاتی تھیں اور حضرت ادریسؑ کو ان تمام زبانوں کا علم دیا گیا تھا۔ (سیرۃ انبیاء کرام ص ۵۷ ج ۱)

س ☆ : حضرت ادریس کی نبوت کتنے علاقہ کے لیے تھی۔

ج : جن شہروں میں حضرت ادریسؑ نے دعوت و تبلیغ کا کام کیا ان کی تعداد کم و بیش دو سو تھی۔ (حوالہ بالا)

---

[1] لیکن صحیح یہ ہے کہ سب سے پہلے نبوت حضرت نوحؑ کو ملی۔ (قصص القرآن ج ۱ ص ۶۳)

حضرت نوح علیہ السلام سے متعلق چیزیں

س ☆: حضرت نوح علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے؟

ج: آپ کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ بعض نے عبدالغفار اور بعض نے یشکر بتایا ہے (صاوی ۳ ص ۱۱۵ پ ۱۸، حاشیہ، جلالین ص ۲۸۸، اور بعض نے عبدالجبار کہا ہے (حیاۃ الحیوان ۱ ص ۱۲) اور بعض نے ادریس بتایا ہے (حیات آدم از مولوی محمد میاں صاحب ص ۷۴)

س ☆: حضرت نوح علیہ السلام کا لقب نوح کیوں پڑا؟

ج: نوح کے اصل معنی رونے کے آتے ہیں اور چونکہ آپ اپنی امت کے گناہوں پر بکثرت روتے تھے اس وجہ سے آپ کا لقب نوح ہو گیا۔ (حیوۃ الحیوان ۱ ص ۱۲)

اور یا اس وجہ سے کہ آپ اپنے نفس پر روتے تھے (روح المعانی) اس لیے کہ ایک مرتبہ حضرت نوح کا گزر ایک خارش والے کتے پر ہوا تو نوحؑ نے اپنے دل میں سوچا کہ یہ کتنا بدشکل ہے تو اللہ نے نوحؑ کے پاس وحی بھیجی کہ تو نے مجھے عیب لگایا ہے یا میرے کتے کو؟ کیا تو اس سے اچھا پیدا کر سکتا ہے، حضرت نوحؑ اپنی اس غلطی پر روتے تھے۔ (صاوی ۳ ص ۲۳۳)

س ☆: حضرت نوحؑ کی کل عمر کتنی ہوئی اور جب نبوت ملی تو آپ کی عمر کتنی تھی؟

ج: حضرت نوح علیہ السلام کی کل عمر ایک ہزار پچاس سال اور جب نبوت ملی تو اس وقت کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے پچاس سال کہا اور بعض نے باون سال اور بعض نے سو سال کہا ہے (صاوی ۳ ص ۲۳۳) اور ایک قول چالیس سال کا بھی ہے۔ (صاوی ۳ ص ۱۱۵)

س ☆: حضرت نوحؑ کو کشتی بنانی کس نے سکھائی اور یہ کشتی کتنے دنوں میں بنائی گئی تھی۔

ج : اللہ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا جنھوں نے نوح کو کشتی بنانی سکھائی اور یہ کشتی دو سال میں بنائی گئی تھی۔ (صاوی ۳ ص ۱۱۶)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی لمبائی' چوڑائی اور اونچائی کتنی تھی اور وہ کتنی منزلوں پر مشتمل تھی؟

ج : اس کشتی کی لمبائی تین سو ہاتھ' چوڑائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ اور اس کشتی میں تین منزلیں تھیں' سب سے نیچے کی منزل میں درندے کیڑے مکوڑے دوسری (درمیانی) منزل میں چوپائے یعنی گائے بیل بھینس وغیرہ اور سب سے اوپر کی منزل میں انسان تھے۔ (جمل حاشیہ' جلالین)

اور بعض نے اس کی لمبائی تیس ہاتھ اور چوڑائی پچاس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ بیان کی ہے اور یہ ہاتھ مونڈھے تک شمار کیا ہے۔ (صاوی ۳ ص ۱۱۶)

س ☆ : اس کشتی میں کتنی آدمی تھے؟

ج : لوگوں کی تعداد بعض نے اسی جس میں آدھے مرد اور آدھی عورتیں اور بعض نے ستر مرد و عورت بیان کیے ہیں۔ (صافی ۳ ص ۱۱۶) اور بعض نے ۹ کہا ہے تین تو ان کی اولاد میں سے یعنی حام' سام' یافث اور چھ ان کے علاوہ' اور بعض نے نو تعداد اولاد نوح کے علاوہ بتلائی ہے۔ (صافی ص ۲۳۳)

س ☆ : حضرت نوحؑ کونسے مہینے میں کشتی میں سوار ہوئے تھے اور کشتی کونسے دن جا کر ٹھہری اور کتنی مدت اس کشتی میں رہے؟

ج : آپ دس رجب کے بعد سوار ہوئے اور دس محرم کو یہ کشتی شہر موصل کے بلند پہاڑ "جودی" پر جا کر ٹھہری اور نوح علیہ السلام اس کشتی میں چھ ماہ تک سوار رہے۔ (صاوی ۳ ص ۱۱۶ پ ۱۸)

س ☆ : جس پہاڑ پر جا کر کشتی ٹھہری تھی اس کی اونچائی کتنی تھی؟

ج/: اس پہاڑ کی اونچائی چالیس ہاتھ تھی۔ (صافی ۳ ص ۲۳۳ پ ۱۹)

س ☆ : اس طوفان کے بعد حضرت نوح کتنے سال تک زندہ رہے؟

ج : حضرت نوحؑ طوفان کے بعد صحیح قول کے مطابق ساٹھ سال زندہ رہے۔

(صاوی ص ۱۱۵) اور بعض نے ڈھائی سو سال بھی کہا ہے۔ (صاوی ص ۲۳۳ پ ۱۹)

س ☆ : حضرت نوح علیہ السلام کے کس بیٹے کی نسل دنیا کے کون کون سے علاقوں کے لوگ ہیں؟

ج : حضرت نوح کے تین لڑکے تھے۔ حام، سام، یافث۔ حام کی اولاد میں ہند سندھ، حبشہ کے لوگ ہیں اور سام کی اولاد میں اہل عرب، روم، فارس ہیں اور یافث کی اولاد میں یاجوج ماجوج، ترک، صعلاب ہیں (بستان ابواللیث)

حضرت ابراہیمؑ سے متعلق چیزیں

س ☆ : جس وقت حضرت ابراہیم کو نار نمرود میں ڈالا گیا اس وقت آپ کی عمر شریف کتنی تھی؟

ج : حضرت ابراہیمؑ اس وقت سولہ سال کے تھے اور بعض نے کہا ہے کہ چھبیس سال کے تھے (صاوی ج ۳ ص ۱۲، پ ۱۷)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کو جس آگ میں ڈالا گیا اس کے لیے کتنے دنوں تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں اور کتنے دنوں تک دہکایا گیا تھا؟

ج : ایک مہینہ تک لکڑیاں جمع کی گئی تھیں اور سات دن تک آگ کو دہکایا گیا تھا۔ (صاوی ص ۸۲)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ آگ میں کتنے دن تک رہے؟

ج : سات دن بعض نے چالیس دن اور بعض نے پچاس دن کہا ہے۔ (صاوی ص ۸۲)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں کیا لباس پہنایا گیا کس نے پہنایا اور کہاں سے آیا تھا؟

ج : ریشمی قمیص تھی جو حضرت جبریل علیہ السلام نے پہنائی تھی اور یہ جنت کا لباس تھا۔ (صاوی ۳ ص ۸۲)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں کس چیز میں بٹھا کر ڈالا گیا اور وہ آلہ کس نے سکھایا تھا؟

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں گوپیہ میں بٹھا کر ڈالا گیا اور یہ عمل شیطان نے سکھایا تھا اس لیے کہ جب قوم نمرود نے ابراہیمؑ کو ایک مکان میں بند کر دیا اور پھر آگ میں ڈالنے کے لیے باہر لائے تو ان کی سمجھ میں یہ بات نہ آ سکی کہ ابراہیمؑ کو کس طرح آگ میں ڈالا جائے کیونکہ آگ کی شدت کی وجہ سے آگ کے قریب آنا دشوار تھا اسی وقت شیطان آیا اور اس نے ان کو گوپیہ بنانا سکھایا (صاوی ص ۸۲)

س ☆ : اس مکان کی اونچائی اور چوڑائی کتنی تھی جس میں آگ جلا کر ابراہیمؑ کو ڈالا گیا؟

ج : اونچائی تیس ہاتھ اور چوڑائی بیس ہاتھ تھی۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۷۷)

س ☆ : وہ کونسے نبی ہیں جنھوں نے دو ہجرتیں کیں جب کہ تمام انبیاء نے صرف ایک ہجرت کی؟

ج : وہ حضرت ابراہیمؑ ہیں پہلی ہجرت آپ نے قصبہ' کوثی سے کی جو کہ ملک عراق کے شہر بابل کا ایک قصبہ ہے کوفہ کی طرف' اور دوسری ہجرت کوفہ سے ملک شام کی طرف (کشاف) بعض نے کہا کہ پہلی ہجرت فلسطین کی طرف اور دوسری مصر کی طرف کی تھی۔ (قصص القرآن ج ۱ ص ۳۱۰)

س ☆ : حضرت ابراہیمؑ سے ایجاد ہونے والی چیزیں کون کون سی ہیں؟

ج : (۱) سب سے پہلے اللہ اکبر حضرت ابراہیم نے کہا۔ (بغیتہ الظمان)

(۲) سب سے پہلے جمعہ کے لیے غسل حضرت ابراہیمؑ نے دیا۔ (محاضرہ ص ۵۸ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۲۳)

(۳) سب سے پہلے منبر پر خطبہ حضرت ابراہیمؑ نے دیا۔ (محاضرہ ص ۱۴۳ بحوالہ بغیتہ الظمان)

(۴) سب سے پہلے کلی و مسواک حضرت ابراہیمؑ نے کی اور بعض نے کہا

سب سے پہلے مسواک کرنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ (قصص الانبیاء بحوالہ بغیتہ الظمان)

(۵) سب سے پہلے ناک میں پانی حضرت ابراہیم نے ڈالا۔ (محاضرہ بحوالہ بغیتہ الظمان)

(۶) سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ نے ناخن تراشے (محاضرہ بحوالہ بغیتہ الظمان)

(۷) سب سے پہلے مونچھیں اور

(۸) بغل کے بال حضرت ابراہیمؑ نے کاٹے (محاضرہ ص ۵۸)

(۹) انبیاء میں سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ کی داڑھی سفید ہوئی۔ (محاضرہ ص ۵۸)

(۱۰) سب سے پہلے زیر ناف کے بال حضرت ابراہیم نے کاٹے (بغیتہ الظمان)

(۱۱) سب سے پہلے مہندی کا خضاب حضرت ابراہیم نے کیا۔ (محاضرہ ص ۹)

(۱۲) انبیاء میں سب سے پہلے حضرت ابراہیم نے بسولہ سے اپنی ختنہ کی۔ (قصص الانبیاء ص ۶۸)

(۱۳) سب سے پہلے پانی سے استنجاء حضرت ابراہیم نے کیا۔ (محاضرہ ص ۵۸ بحوالہ بغیہ الظمان)

(۱۴) سب سے پہلے مہمان نوازی اور مال غنیمت راہ خدا میں خرچ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیا۔ (کامل العدی و محاضرہ ص ۵۷ بغیتہ الظمان)

س ☆: کس نبی نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا؟

ج: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج تشریف لے گئے اور رخصت ہونے لگے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے امت محمدیہ کو سلام کہلوایا تھا۔ (مشکوۃ ۲ ص ۲۰۲)

حضرت موسیٰؑ و حضرت خضرؑ سے متعلق امور

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قد کتنا تھا؟

ج : حضرت موسیٰؑ کا قد مبارک تیرہ ہاتھ لمبا تھا۔ (حیات آدم ماخوذاز طبقات ابن سعد)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عمر مبارک کتنے سال ہوئی؟

ج : ایک سو بیس برس کی ہوئی۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۳۸ پ ۹)

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کی والدہ محترمہ اور ان کی اہلیہ کا نام کیا تھا؟

ج : حضرت موسیٰ کی والدہ کے نام سے متعلق چار اقوال ملتے ہیں۔ ۱۔ محیانہ بنت یصہر بن لاوی ۲۔ باذخت ۳۔ بارخا ۴۔ یوحانذ چوتھا قول صحیح ہے۔ (قال السیوطی فی الاتقان) اور آپ کی اہلیہ کا نام بعض نے صفورا اور بعض نے صفوریا اور بعض نے صفورہ بتلایا ہے (حاشیہ جلالین ص ۲۶۱ ماخوذ از جمل)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقابلہ جن جادوگروں سے ہوا تھا ان کی تعداد کیا تھی اور وہ کس چیز پر بیٹھے تھے ان کے ہاتھوں میں کیا تھا؟

ج : جادوگروں کی تعداد ستر ہزار تھی ہر جادوگر کرسی پر بیٹھا تھا اور ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک رسی تھی۔ (جلالین شریف ۲ ص ۲۲۳ پ ۱۶)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا نام کیا تھا؟

ج : حضرت مقاتل نے اس کا نام نبعہ ذکر کیا ہے اور حضرت ابن عباس نے ماشا کہا ہے (ابن کثیر)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس یہ عصا کہاں سے آیا تھا اور یہ کس درخت کا تھا؟

ج : یہ وہ عصا تھا جس کو حضرت آدم علیہ السلام جنت سے لے کر آئے تھے یہ واسطہ در واسطہ حضرت شعیبؑ کے پاس پہنچ گیا اور حضرت شعیبؑ نے بکریاں

چرانے کے لیے موسیٰؑ کو عنایت فرمایا تھا اور یہ جنت کے درخت ریحان کی لکڑی کا بنا ہوا تھا۔ (روح المعانی ص ۱۷۴) دوسرا قول یہ ہے کہ یہ جنت کے درخت آس کی لکڑی کا تھا۔ (حیات آدم)

س ☆: اس عصا کی لمبائی کتنی تھی؟

ج: بعض نے دس ہاتھ اور بعض نے بارہ ہاتھ بیان کی ہے۔ (روح المعانی ص ۱۷۴)

س ☆: جب حضرت موسیٰؑ نے یہ عصا جادوگروں کے سامنے ڈالا تھا تو اس کی کیفیت کیا تھی؟

ج: وہ سانپ بلکہ ایک بہت بڑا اژدہا بن گیا تھا اس کے نیچے کا جبڑا زمین پر اور اوپر کا جبڑا فرعون کے محل کے منڈیر پر رکھا تھا اس وقت اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان چالیس ہاتھ کا فاصلہ تھا (حیاۃ الحیوان عربی)

حاشیہ جلالین ص ۱۳۸ پ ۹ پر اسی ہاتھ کے فاصلہ کا ذکر ہے۔

س ☆: حضرت موسیٰؑ کو ان کی والدہ نے دریائے قلزم میں ڈالنے سے قبل کتنے دنوں تک دودھ پلایا اور دریا میں کس دن ڈالا؟

ج: دریائے قلزم میں ڈالنے سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ نے تین مہینہ تک دودھ پلایا اور جمعہ کے دن دریا میں ڈالا۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۲۶) بعض نے کہا کہ حضرت موسیٰؑ کو دریائے نیل میں ڈالا گیا تھا نہ کہ قلزم میں (قصص القرآن ج ۱ ص ۳۷۱)

س ☆: حضرت موسیٰؑ جب بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر چلے تو راستہ کیوں بھول گئے تھے؟

ج: اس میں ایک قول تو یہ ہے کہ جب اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مصر سے ملک شام جانے کا حکم دیا تو یہ بھی فرمایا تھا کہ تم جاتے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی نعش مبارک کو اپنے ساتھ ملک شام لے جانا، مگر موسیٰ کو یاد نہ رہا اور نعش مبارک ساتھ نہیں لی جس کی وجہ سے راستہ بھول گئے اور

دوسرا قول یہ ہے جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو مصر سے لے کر چلے اور راستہ بھول گئے تو موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کیا بات؟ ہم راستہ کیوں بھول گئے؟ تو بنی اسرائیل کے علماء نے بتلایا کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے ہمیں یہ وصیت کی تھی کہ جب تم مصر سے جاؤ تو میری نعش بھی نکال لینا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کیا تم کو معلوم ہے یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے تو انہوں نے کہا کہ ایک بڑھیا کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰؑ نے اس بڑھیا سے معلوم کیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی قبر کہاں ہے؟ تو اس نے یوسفؑ کی قبر اس شرط کے ساتھ بتلائی کہ آپ جنت میں مجھ کو اپنے ساتھ رکھیں حضرت موسیٰؑ نے بحکم خداوندی یہ شرط منظور کر لی تب اس بڑھیا نے حضرت یوسفؑ کی نعش کا پتہ دیا (حاشیہ جلالین شریف ص ۳۸۲)

اور تیسرا قول یہ ہے کہ جب موسیٰؑ بنی اسرائیل کو لے کر چلے تو چاند کی روشنی پھیکی پڑنے لگی حتی کہ اندھیرا ہو گیا جس کی وجہ سے راستہ نہ ملا حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کے بڑے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ کیا ہوا ہم تو راستہ بھول گئے تو انہوں نے کہا دراصل وجہ یہ ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اپنی وفات کے قریب ہم کو وصیت کی تھی کہ جب تم مصر سے جانے لگو تو میری نعش کو بھی لے لینا، جب تک نعش ساتھ نہیں ہو گی راستہ نہیں ملے گا چنانچہ ایک بڑھیا نے آپ کی قبر اس شرط پر بتلائی کہ جنت میں آپ (موسیٰؑ) کے ساتھ رہوں گی جب یوسفؑ کا جنازہ لے کر چلے تو چاند اس طرح نکل پڑا جس طرح سورج نکل جاتا ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۸۲)

س ☆ : جس عورت نے یوسف علیہ السلام کی قبر بتلائی اس کا نام کیا ہے اور وہ کتنے سال زندہ رہی؟

ج : اس عورت کا نام مریم بنت ناموسیٰ ہے اور یہ سات سو سال زندہ رہی (حاشیہ جلالین ص ۳۵۳)

س ☆ : حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم یوشع بن نون نے حضرت خضرؑ کے پاس جاتے وقت جو مچھلی ساتھ لی تھی اس کی لمبائی چوڑائی کتنی تھی؟

ج : اس مچھلی کی لمبائی ایک ذراع سے زیادہ اور چوڑائی ایک بالشت تھی۔ (حیات الحیوان ا ص ۳۸۳

س ☆ : اس مچھلی کا حلیہ کیسا تھا؟

ج : اس مچھلی کے ایک آنکھ تھی اور آدھا سر اور دونوں جانب میں کانٹے تھے اس مچھلی کی نسل اب تک باقی ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۳)

س ☆ : حضرت خضر علیہ السلام کا اصل نام کیا ہے اور ان کو خضر کیوں کہتے ہیں؟

ج : آپ کا اصل نام بلیا (بفتح الباء و سکون اللام) ہے اور خضر لقب اس لیے ہے کہ جہاں آپ بیٹھ جاتے تو زمین سبز ہو جاتی تھی۔ آپ کی کنیت ابوالعباس ہے۔

س ☆ : جو بادشاہ کشتی غصب کر لیا کرتا تھا اور اس کی خوف سے حضرت خضر علیہ السلام نے مساکین کی کشتی میں نقص پیدا کر دیا تھا اس بادشاہ کا نام کیا تھا؟

ج : اس کا نام جیسور تھا یہ غسان کا بادشاہ تھا۔ (صاوی ۳ ص ۲۳) اور بعض حضرات نے اس کا نام ھدد بن بدر ذکر کیا ہے (بخاری ۲ ص ۶۸۹) اور بعض نے جلندی بن کرکر ذکر کیا ہے (جلالین ص ۲۵۰ پ ۱۲) اور بعض نے اس کا نام مفواد الجلند بن سعید الازدی بیان کیا ہے اور یہ جزیرہ اندلس میں رہتا تھا (روح المعانی)

س ☆ : اللہ کا فرمان حتی اذا لقیا غلاما" فقتلہ میں حضرت خضرؑ نے جس غلام کو قتل کیا تھا اس کا نام کیا ہے؟

ج : امام بخاری نے اس کا نام جیسور ذکر کیا ہے بعض نے حیسور (حاء مہملہ کے ساتھ) اور صاحب روح المعانی نے جنبتور اور صاحب فتوحات الہیہ نے شمعون بتایا ہے۔

س ☆ :ارشاد باری فوجد فیہا رجلین یقتتلان الی قولہ۔۔۔۔ فوکزہ موسیٰ فقضی علیہ میں ان جھگڑا کرنے والوں کے نام کیا کیا ہیں؟

ج : ان میں ایک اسرائیلی تھا جس کا نام بعض نے حزقیل (حاشیہ جلالین ص ۳۲۸) اور بعض نے شمعون اور بعض نے سمعا ذکر کیا ہے صاحب تفسیر مظہری اور صاحب فتوحات الٰہیہ نے سمعا کے بجائے سمعان ذکر کیا ہے اور دوسرا قبطی تھا جس کا نام فلشیون تھا (جلالین ص ۳۲۷) اور جمل میں اس کا نام قاب اور روح المعانی میں قانون مذکور ہے۔

س ☆ : حضرت موسیٰؑ کا نام قرآن پاک میں کتنی جگہ آیا ہے۔

ج : قرآن پاک میں حضرت موسیٰؑ کا نام ایک سو سات مرتبہ ذکر ہوا ہے۔

س ☆ : قرآن میں حضرت موسیٰؑ کا ذکر کتنی سورتوں میں ہوا ہے۔

ج : قرآن پاک کی چھبیس سورتوں میں موسیٰؑ کا ذکر ہوا ہے۔

س ☆ : موسیٰؑ کے زمانہ کے فرعون کا نام کیا تھا۔

ج : ا۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کا نام ولید تھا۔ ۲۔ بعض نے کہا ہے کہ اس کا نام مصعب تھا۔ (۳) بعض نے کہا کہ اس کا نام ریان تھا۔ (۴) بعض نے کہا ہے کہ مفتاح ہے۔ (قصص القرآن ج ا ص ۳۶۱)

س ☆ : فرعون کی کنیت کیا تھی؟

ج : اس کی کنیت ابو مرہ ہے۔ (بحوالہ بالا)

س ☆ : فرعون کا دور حکومت کونسا اور کتنا ہے؟

ج : اس کا دور حکومت ۱۲۹۲ ق م سے ۱۲۲۵ ق م تک ہے۔ (بحوالہ بالا)

حضرت سلیمانؑ سے متعلق امور

س ☆ : ارشاد باری ولقد فتنا سلیمن میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا امتحان کس وجہ سے لیا گیا؟

ج : امتحان کی وجہ یہ پیش آئی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے سمندر کے ایک جزیرے کے بادشاہ سے جنگ کی اس جزیرے کو فتح کرکے بادشاہ کی لڑکی سے شادی کر لی اس لڑکی کا باپ (بادشاہ) لڑائی میں مارا گیا تھا۔ اس کو جب اپنا باپ یاد آتا تھا تو وہ لڑکی روتی تھی' حضرت سلیمانؑ نے اس کے باپ کی شکل کا مجسمہ جنات سے بنوا کر بیوی کو دے دیا تھا۔ چند دنوں تک تو وہ لڑکی اس مجسمہ کو دیکھ کر اپنے دل کو تسلی دیتی رہی پھر اس نے اس مجسمہ کی عبادت شروع کر دی جس کی وجہ سے حضرت سلیمانؑ کو امتحان میں ڈالا گیا مگر محققین حضرات فرماتے ہیں کہ آزمائش کا سبب وہ ہے جو بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ میں آج رات اپنی نوے بیویوں پر اور ایک روایت میں ہے کہ سو بیویوں پر چکر لگاؤں گا یعنی ان سے جماع کروں گا۔ اسی جماع سے ہر ایک بیوی سے ایک لڑکا پیدا ہو گا جو مجاہد فی سبیل اللہ بنے گا۔ ان کے ساتھی نے ان سے کہا کہ انشاء اللہ کہہ دو مگر انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں سے صرف ایک بیوی حاملہ ہوئی اور اس سے صرف ایک بچہ پیدا ہوا وہ بھی ناتمام۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر وہ انشاء اللہ کہہ دیتے تو سارے بچے مجاہد فی سبیل اللہ ہوتے۔ (صاوی ص ۳۵۸' ص ۳۵۹ ج ۳)

س ☆ : حضرت سلیمانؑ کی اس مذکورہ بیوی کا نام کیا تھا اس نے مجسمہ کی عبادت کتنے دن کی اور حضرت سلیمانؑ کتنے دن آزمائش میں رہے؟

ج : بیوی کا نام جرادہ تھا چالیس دن اس نے عبادت کی اور چالیس ہی دن

آزمائش رہی۔ (صاوی ص ۳۵۸ ج ۳)

س ☆ : حضرت سلیمانؑ جس عورت کو اپنی انگوٹھی دے کر جایا کرتے تھے یہ کون تھی اور نام کیا تھا؟

ج : حضرت سلیمان کی ام ولد تھی اس کا نام امینہ تھا۔ (صاوی ص ۳۵۸ ج ۳ جلالین ص ۳۸۲ ج ۲)

س ☆ : جس جن نے حضرت سلیمان کی انگوٹھی چرائی تھی اس کا نام کیا تھا اور کتنے دن اس نے حکومت کی۔

ج : اس جن کا نام صخر تھا (بمعنی چٹان) چونکہ یہ بھی بہت بڑے جثہ والا تھا اسی وجہ سے اس کا نام صخر تھا اور یہ سلیمان علیہ السلام کی صورت پر تھا اور اس جن نے چالیس دن تک حکومت کی کیونکہ چالیس دن تک آپ کی بیوی نے اپنے باپ کی تصویر کی عبادت کی تھی جب چالیس دن ہو گئے تو یہ جن کرسی چھوڑ کر بھاگ گیا اور انگوٹھی دریا میں ڈال دی پھر اس انگوٹھی کو مچھلی نے نگل لیا اس کے بعد وہ مچھلی حضرت سلیمانؑ کے ہاتھ لگ گئی آپ نے جب اس کے پیٹ کو چاک کیا تو یہ انگوٹھی اس کے پیٹ سے نکلی۔ (جلالین ص ۳۸۲)

س ☆ : وہ کون شخص ہے جس نے حضرت سلیمانؑ کو خبر دی تھی کہ آپ کے گھر میں غیراللہ کی پوجا ہو رہی ہے؟

ج : یہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے وزیر تھے جن کا نام آصف بن برخیا تھا اور یہی وزیر بلقیس کے تخت کو پلک جھپکنے کی مقدار سے پہلے ہی لے آیا تھا۔ (مظہری)

س ☆ : اس جن کا نام کیا ہے جس نے کہا تھا انا اتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک کہ میں آپ کی مجلس ختم ہونے سے پہلے ہی تخت بلقیس کو حاضر کر دوں گا۔

ج : حضرت وہب بن منبہ نے اس کا نام کوذا ذکر کیا ہے اور بعض نے صخر جنی

اور بعض نے ذکوان بھی کہا ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۲ ج ۲)

س ☆ : فرش سلیمانی کس چیز کا بنا ہوا تھا؟

ج : فرش سلیمانی سونے اور ریشم کا تیار کردہ تھا یہ ایک بہت لمبا چوڑا فرش بچھایا جاتا تھا اس کے بیچ میں ایک منبر ہوتا تھا جس پر آپ بیٹھتے تھے۔ (جمل)

س ☆ : اہل مجلس چونکہ مختلف ہوتے تھے اس لیے ان کے بیٹھنے کی ترتیب کیا ہوتی تھی؟

ج : فرش کے بیچ میں منبر ہوتا جس کے اردگرد سونے چاندی کی چھ ہزار کرسیاں بچھائی جاتی تھیں، سونے کی کرسیوں پر انبیاء اور چاندی کی کرسیوں پر علماء بیٹھتے پھر عوام الناس پھر جنات، اور پرندے آپ کے سر پر سایہ کرتے تھے پھر ہوا اس تخت کو لے کر وہاں جاتی جہاں حضرت سلیمان علیہ السلام ہوا کو حکم فرماتے۔ (روح المعانی ص ۱۷۵ پ ۱۹)

س ☆ : ہد ہد سلیمانی کونسا ہے اور ہد ہد یمنی کونسا ہے اور ان کے نام کیا کیا ہیں؟

ج : ہد ہد سلیمانی وہ ہے جو حضرت سلیمان علیہ اسلام السلام کا انجینئر تھا جو لشکر کے آگے رہتا تھا پانی بتلانے کے لیے اس ہد ہد کا نام یعفور تھا (حیاۃ الحیوان ۳۹۲ ص ۲) اور ہد ہد یمنی وہ تھا کہ جب ہد ہد سلیمانی بلقیس کے باغ میں اترا تو وہاں اس کی ملاقات ایک ہد ہد سے ہوئی تھی دونوں نے ایک دوسرے سے حالات معلوم کئے تھے یہ دوسرا ہد ہد ہد ہد یمنی تھا اور اس کا نام عفیر تھا۔ (صافی ص ۱۹۲)

س ☆ : حضرت سلیمان علیہ السلام سے گفتگو کرنے والی چیونٹی کا نام کیا ہے اور اس نے آپ کو کیا ہدیہ پیش کیا تھا؟

ج : اس چیونٹی کے نام مختلف ذکر کئے گئے ہیں۔ طاخیہ، جرمی، علامہ آلوسی یعنی صاحب روح المعانی اور صاحب تفسیر مظہری نے بروایت ضحاک نقل کیا ہے کہ اس چیونٹی کا نام طاحیہ یا جذمی تھا اور بعض نے منذرہ بتایا ہے (جلالین)

اور اس چیونٹی نے آپ کو ایک بیر بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ (جمل)

س ☆ : جب یہ چیونٹی حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو اس نے آپ کی شان میں کیا اشعار پڑھے تھے؟

ج : جو اشعار اس نے آپ کی شان میں پڑھے وہ حسب ذیل مذکور ہیں۔

الم ترنا نهدی الی الله ماله ولن کان عنه ذاغنا فهو قابله

لوکان یهدی للجلیل بقدره لاقصر عنه البحر یوما و ساحله

وما ذاک من کریم فعاله الا فما فی ملکنا مایشاکله

ولکننا نهدی الی مرتبه فیرضی بها عناو یشکر فاعله

س ☆ : چیونٹی نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کیا کیا سوالات کئے؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام سے چیونٹی نے معلوم کیا کہ آپ کے ابا جان حضرت داؤدؑ کا نام داؤد کیوں رکھا گیا؟ آپ نے کہا مجھے معلوم نہیں چیونٹی نے جواب دیا کہ (داوی یداوی مداواۃ ۔ بمعنی علاج کرنا ہے) آپ کے والد محترم نے اپنے قلب کا علاج کیا ہے، اس کے بعد چیونٹی نے کہا، اچھا آپ کا نام سلیمان کیوں رکھا گیا تو سلیمان علیہ السلام بولے مجھے معلوم نہیں چیونٹی نے کہا کہ سلیمان ۔ بمعنی سلیم اور سلامتی والے اور آپ سلیم القلب والصدر ہیں اس وجہ سے آپ کا نام سلیمان رکھا گیا۔ (روح المعانی ص ۱۷۹)

س ☆ : بال صفا پاؤڈر کی ایجاد کس نے کی؟

ج : حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ کے شیاطین نے کی جس کا واقعہ یہ پیش آیا کہ جب حضرت سلیمانؑ نے بلقیس (ملکۂ سبا) سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو جنات نے سوچا کہ اگر یہ بلقیس سے شادی کر لیں گے تو بلقیس چونکہ جنیہ کی لڑکی ہے یہ جنات کے رموز و اسرار حضرت سلیمان علیہ السلام کو بتلا دے گی اس طرح حضرت سلیمانؑ ہمارے رازوں سے واقف ہو جایا کریں گے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ شادی ہونے سے پہلے ہی حضرت سلیمانؑ علیہ السلام کے دل میں بلقیس کی طرف سے نفرت پیدا کر دینی چاہیے، تو جنات میں سے بعض نے

حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ بلقیس کی پنڈلیوں پر تو بال ہیں جس پر حضرت سلیمانؑ نے ایک حوض تیار کرایا اور اس کے اندر پانی بھروا کر اوپر شیشہ بچھوا دیا جب بلقیس آئی تو راستہ حوض کے اوپر کو تھا جب بلقیس حوض کے قریب آئی تو سوچا کہ شاید پانی کا حوض ہے' اوپر شیشہ کا فرش اس کو محسوس نہیں ہوا پانی میں داخل ہونے کے ارادے سے اس نے اپنی شلوار اوپر اٹھا لی جس سے پنڈلیاں کھل گئیں- حضرت سلیمانؑ حوض کی دوسری جانب تشریف فرما تھے تو حضرت سلیمان نے جب بلقیس کی پنڈلیوں کو دیکھا تو ان پر بال نظر آئے الغرض حضرت سلیمانؑ نے شادی تو کر لی مگر پنڈلیوں پر بال زیادہ ہونے کی وجہ سے ناگواری محسوس کرتے رہے جس پر انہوں نے انسانوں سے معلوم کیا کہ بالوں کو اڑا دینے والی کوئی چیز ہے؟ انہوں نے بتلایا کہ استرہ ہے' جب بلقیس کو بال صاف کرنے کے لیے استرہ دیا گیا تو اس نے کہا کہ میں نے آج تک اپنے بدن پر لوہا نہیں لگایا پھر حضرت سلیمانؑ نے جنات سے معلوم کیا انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا پھر شیاطین جنات سے دریافت کیا تو انہوں نے اسی وقت چونے وغیرہ سے بال صفا پاؤڈر تیار کر کے دیا- واللہ اعلم- (خازن و حیاۃ الحیوان ص ۳۵ ج ۲)

س ☆: تخت بلقیس کی لمبائی چوڑائی اور اونچائی کتنی تھی؟

ج: اس میں تین اقوال ہیں (۱) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بلقیس کا تخت تیس ہاتھ لمبا اور تیس ہاتھ چوڑا اور تیس ہاتھ اونچا تھا- (۲) حضرت مقاتل فرماتے ہیں کہ اس کی اونچائی اسی ہاتھ تھی- (۳) اور بعض نے کہا کہ لمبائی اسی ہاتھ اور چوڑائی چالیس ہاتھ اور اونچائی تیس ہاتھ تھی- (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۳۳)

س ☆: وہ کونسی چیزیں ہیں جن کی ابتداء حضرت سلیمانؑ سے ہوئی؟

ج: سب سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضرت سلیمانؑ پر نازل ہوئی بروایت ابن عباسؓ (محاضرۃ الاوائل ص ۴۴ بحوالہ بغیتہ الظمان)

سب سے پہلے حمام حضرت سلیمانؑ نے بنوایا۔ (شامی ص ۳۳ ج ۵ زاد المعاد ص ۱۳۷ ج ۲ بحوالہ بغیتہ الظمان)

سب سے پہلے سمندر سے موتی حضرت سلیمان علیہ السلام نے نکلوائے (روح البیان ص ۳۵۳ ج ۳ بحوالہ بغیتہ الظمان)

سب سے پہلے کبوتر حضرت سلیمان علیہ السلام نے پالا (قصص الانبیاء ص ۲۱۳ بحوالہ بغیتہ الظمان)

سب سے پہلے زنبیل حضرت سلیمانؑ نے بنوایا (محاضرۃ ۲۰۰ بحوالہ بغیتہ الظمان)

سب سے پہلے تانبے کی صنعت حضرت سلیمانؑ نے کی۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۲۰۰ بحوالہ بغیتہ الظمان)

س ☆: سب سے پہلے تانبے کے چشمے اللہ نے کس کے لیے ظاہر کیے۔

ج: حضرت سلیمانؑ کے لیے۔ (البدایہ والنھایہ ج ۲ ص ۲۸)

س ☆: تانبے کے چشمے کس مقام پر تھے۔

ج: یمن میں۔

حضرت قتادہؒ کی ایک روایت میں ہے کہ پگھلے ہوئے تانبے کے یہ چشمے یمن میں تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ پر ظاہر کر دیا تھا۔

(البدایہ والنھایہ ص ۲۸ ج ۲)

حضرت ایوبؑ و حضرت یونسؑ سے متعلق امور

س ☆: حضرت ایوب علیہ السلام کو بیماری کس دن لاحق ہوئی؟

ج: حضرت ایوبؑ بدھ کے دن بیماری میں مبتلا ہوئے۔ (مشکوۃ ص ۳۹۱)

س ☆: حضرت ایوبؑ اس بیماری میں کتنے دن مبتلا رہے؟

ج: اس میں پانچ اقوال ہیں۔ (۱) حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ حضرت ایوب بیماری میں ۱۸ سال رہے۔ (۲) حضرت وہب فرماتے ہیں کہ پورے تین

سال رہے۔ (۳) حضرت کعب فرماتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ بیماری میں سات سال مبتلا رہے۔ (۴) سات سال سات ماہ تک بیمار رہے (۵) سات دن سات گھنٹے رہے۔ (تفسیر مظہری)

س ☆: حضرت یونس علیہ السلام کو اللہ نے کس لقب سے نوازا؟

ج : ذوالنون لقب سے نوازا وذا النون اذ ذھب مغاضبا الخ کیونکہ نون کے معنی مچھلی کے ہیں اور ذا بمعنی والا' یعنی مچھلی والا اور یہ لقب مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے دیا گیا۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۳)

س ☆: حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں کتنے دنوں تک رہے؟

ج : اس بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ سات گھنٹے رہے بعض نے کہا کہ تین دن رہے اور بعض نے کہا سات دن اور بعض نے چودہ دن بیان کئے ہیں اور امام سہیلی نے بیان کیا کہ حضرت یونسؑ چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رہے حضرت امام احمد نے کتاب الزہد میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے امام شعبی کے سامنے کہا کہ حضرت یونسؑ چالیس دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہے تو امام شعبی نے اس کی تردید کی اور کہا کہ حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں ایک دن سے زیادہ نہیں ٹھہرے اس لیے کہ جب مچھلی نے یونسؑ کو نگلا تو چاشت کا وقت تھا اور جب نکالا تو سورج غروب ہو رہا تھا اور حضرت یونسؑ نے سورج کی روشنی دیکھ کر آیت لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھی تھی (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۴)

حضرت زکریاؑ و حضرت مریمؑ سے متعلق امور

س ☆: حضرت زکریا علیہ السلام کی اہلیہ کا نام کیا ہے؟

ج : آپ کی اہلیہ کا نام اشاع بنت فاقود ہے۔ (حاشیہ جلالین۔ صاوی ص ۳۱ ج ۳)

س ☆: حضرت مریم علیہا السلام کا ذکر قرآن پاک میں کتنی جگہ آیا ہے؟

ج : تیس جگہ آیا ہے۔ (ضاوی ص ۳۰ ج ۳)

س ☆ : حضرت مریمؑ کے والدین کے نام کیا کیا ہیں؟

ج : والد کا نام عمران اور والدہ کا نام حنہ ہے۔ (صاوی ۳۶ ج ۳)

س ☆ : حضرت زکریاؑ کا نام قرآن میں کتنی جگہ آیا ہے۔

ج : حضرت زکریا کا نام قرآن میں اٹھارہ (۱۸) جگہ آیا ہے۔ (قصص القرآن ص ۲۵۰ ج ۲)

س ☆ : حضرت زکریاؑ کی عمر حضرت یحیٰؑ کی پیدائش کے وقت کتنی تھی؟

ج : (۱) بعض نے کہا ستتر (۷۷) سال

(۲) بعض نے کہا نوے یا بانوے سال

(۳) بعض نے کہا ایک سو بیس سال تھی۔ (قصص القرآن ص ۲۵۵ ج ۲)

حضرت یحیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ سے متعلق چیزیں

س ☆ : وہ کونسے انبیاء ہیں جن کو اللہ نے بچپن میں ہی نبوت سے سرفراز فرمایا؟

ج : دو ہیں۔ حضرت یحیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت یحیٰؑ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے یا یحییٰ خذا الکتاب بقوۃ واتیناہ الحکم صبیا ” اور حضرت عیسیٰؑ کے متعلق خود ان کا قول اللہ نے نقل کیا ہے۔ قال انی عبداللہ اتانی الکتب وجعلنی نبیا ” (صاوی ۲۳ ج ۳)

س ☆ : حضرت یحیٰ کا نام یحیٰ کیوں رکھا گیا؟

ج : اس میں دو قول ہیں۔ (۱) ان کی والدہ ماجدہ عقمیہ یعنی بانجھ ہو چکی تھیں۔ ان کے ذریعہ رحم مادر کو حیات ملی۔ (۲) اس وجہ سے کہ ان کے ذریعہ اللہ نے قلوب کو زندہ کر دیا تھا۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۵۴)

س ☆ : جس وقت حضرت عیسیٰؑ کو اللہ نے آسمان پر اٹھایا اس وقت ان کی عمر کتنی تھی؟

ج : اس میں دو قول ہیں۔
(۱) ۱۳۱ سال کے تھے۔ (۲) ایک سو بیس سال کے تھے۔ (حاشیہ جلالین ص ۵۳)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ پھر دنیا میں کب تشریف لائیں گے۔ کس چیز کے ذریعہ زمین پر اتریں گے اور کہاں اتریں گے؟

ج : حضرت عیسیٰ قیامت کے قریب آئیں گے۔ دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اور دو رنگین چادر اوڑھے ہوئے دمشق کی جامع مسجد کے منارۂ بیضاء پر اتریں گے جو مشرق کی جانب میں ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۵۲ پارہ نمبر ۳، ترمذی مترجم بہشتی زیور)

س ☆ : آسمان سے اترنے کے بعد حضرت عیسیٰؑ کے اولاد بھی ہو گی یا نہیں؟

ج : حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ دنیا میں آئیں گے اور وہ نکاح کریں گے جس سے ان کے اولاد بھی ہو گی۔ (مشکوۃ حاشیہ جلالین ص ۵۲، پ ۳)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ دنیا میں آنے کے بعد کتنے سال تک زندہ رہیں گے اور ان کا مدفن کہاں ہو گا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰؑ دنیا میں آئیں گے اور پینتالیس سال زندہ رہیں گے پھر مر جائیں گے اور میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے تو قیامت کے دن میں اور حضرت عیسیٰ ایک ہی قبر سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔[۱] یہ حدیث علامہ ابن الجوزی نے عقائد نسفی میں بھی ذکر کی ہے۔ (مشکوۃ ص ۴۸۰ ج ۲، حاشیہ جلالین ص ۵۲)

---

[۱] حضرت عیسیٰ کی قبر آنحضرت صلی اللہ کی قبر کے اتنی متصل ہو گی کہ ایسا محسوس ہو گا کہ ایک ہی قبر ہے۔ (حاشیہ مشکوۃ ص ۴۸۰ ج ۲)

س ☆ : حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو دسترخوان نازل ہوا تھا اس میں کیا کیا چیزیں تھیں؟

ج : اس دسترخوان میں مختلف چیزیں تھیں۔ (۱) بھنی ہوئی مچھلی تھی اس کے سر کے پاس نمک رکھا ہوا تھا اور دم کے پاس سرکہ تھا اور طرح طرح کی سبزیاں تھیں اور پانچ چپاتیاں تھیں جن میں سے ایک پر گھی دوسری پر زیتون کا تیل تیسری پر شہد چوتھی پر پنیر پانچویں پر قدید یعنی قیمہ شدہ گوشت تھا۔ (حاشیہ جلالین ج ۱ ص ۱۱۱ پ ۷)

س ☆ : اس دسترخوان میں جو کھانا تھا یہ جنت کا کھانا تھا یا دنیا کا؟

ج : اس میں نہ تو جنت کا کھانا تھا اور نہ دنیا کا بلکہ اللہ نے ان دونوں کے علاوہ اپنی قدرت سے مستقل تیار کر کے بھیجا تھا۔ (حاشیہ جلالین ص ۱۱۱)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کس مقام پر ہوئی؟

ج : وادی بیت لحم میں ہوئی جیسا کہ ابن عباسؓ سے منقول ہے اور یہی قول مشہور ہے۔ (جمل ص ۵۷ ج ۳)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں جن لوگوں کو خنزیر بنایا گیا ان کی تعداد کتنی ہے اور وہ کتنے دن تک زندہ رہے؟

ج : ان کی تعداد تین سو تیس تھی اور وہ تین دن تک زندہ رہے اور بعض نے کہا کہ سات دن تک، اور بعض نے کہا کہ چار دن کے بعد مر گئے تھے۔ (حاشیہ جلالین ج ۱ ص ۱۱۱ پ ۷)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ بطن مادر میں کتنے دنوں زندہ رہے؟

ج : بعض نے کہا کہ آٹھ ماہ بعض نے چھ ماہ بعض نے تین گھنٹے بعض نے ایک گھنٹہ کہا اور بعض نے کہا آٹھ ماہ رہے آخری قول زیادہ قوی ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۵۵ ج ۲)

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ کے بعد کونسا بادشاہ حکومت کرے گا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ دنیا میں آنے کے

بعد جب انتقال کر جائیں گے تو جہجاہ بادشاہ حکومت کرے گا۔

س ☆ : امام مہدی کتنے سال زندہ رہیں گے؟

ج : بعض نے کہا کہ ۹ سال دنیا میں زندہ رہیں گے اور بعض نے کہا کہ چالیس سال' تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ وہ زمانہ ایسا ہو گا کہ جس میں دن بہت لمبا ہو گا اس حساب سے آج کل کے چالیس سال اور اس وقت کے ۹ سال ہو جائیں گے اور ترمذی کے ج ۲ ص ۴ پر پانچ یا سات یا چھ سال کا تذکرہ ہے۔

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ کا ذکر کتنی سورتوں میں آتا ہے؟

ج : قرآن مجید کی تیرہ صورتوں میں ذکر ہے۔

س ☆ : قرآن میں حضرت عیسیٰؑ کا نام کتنی مرتبہ آیا ہے۔

ج : حضرت عیسیٰؑ کا ذکر چھبیس جگہ آیا ہے۔

س ☆ : حضرت عیسیٰؑ کا لقب اور کنیت کیا ہے اور ان کا ذکر قرآن میں کتنی جگہ ہوا ہے۔

ج : حضرت عیسیٰؑ کے دو لقب ہیں۔ (۱) مسیحؑ جو گیارہ جگہ اور عبداللہ ایک جگہ اور کنیت ابن مریم جو تیئس جگہ استعمال ہوا ہے۔ (قصص القرآن ص ۱۷ ج ۴)

مطلق انبیاءؑ سے متعلق چیزیں

س ☆ : دنیا میں کل انبیاء کتنے تشریف لائے؟

ج : حضرت ابوذرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعداد انبیاء کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار (شرح عقائد ص ۱۰۱' مشکوۃ ص ۵۱۱ ج ۲)

س ☆ : دنیا میں رسول کتنے تشریف لائے؟

ج : رسولوں کی تعداد کے متعلق حضرت ابوذرؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا تو فرمایا کہ دنیا میں کل تین سو تیرہ رسول تشریف لائے۔ (حاشیہ

شرح عقائد ص ۱۰۱)

س ☆: پورے قرآن میں کتنے انبیاء کا تذکرہ ہے؟

ج: قرآن میں اللہ نے کل پچیس انبیاء کا ذکر فرمایا ہے۔ (حاشیہ جلالین ص ۳۹۶)

س ☆: دو رسولوں کے درمیان کتنے سال کا فاصلہ ہے اور کونسا رسول کس کے بعد آیا؟

ج: ایک رسول سے دوسرے رسول تک (اکثر و بیشتر) ایک ہزار سال کا فاصلہ ہوتا تھا۔ اور کبھی اس مقدار سے کم و بیش فاصلہ بھی ہوتا تھا۔
چنانچہ سب سے پہلے ہزارے میں حضرت آدم علیہ السلام تشریف لائے۔
دوسرے ہزارے میں حضرت ادریسؑ آئے۔
تیسرے ہزارے میں حضرت نوح علیہ السلام تشریف لائے۔
چوتھے ہزارے میں حضرت ابراہیمؑ اور پانچویں ہزارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے اور چھٹے ہزارے میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور ساتویں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آٹھویں ہزارے میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ (حیاۃ الحیوان، عجائب المخلوقات ص ۶۴ ج ۲)

س ☆: اولوالعزم انبیاء کرام کتنے ہیں؟

ج: پانچ ہیں، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (حیاۃ الحیوان ص ۷۹)

س ☆: کن کن نبیوں نے اللہ سے بلاواسطہ گفتگو کی اور کہاں کہاں کی؟

ج: وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو شب معراج میں اور حضرت موسیٰؑ نے طور سینا پر (صاوی ص ۳۲ ج ۳)

س ☆: وہ کون کون سے نبی ہیں جن کے لیے مکڑی نے جالا تنا اور کس جگہ

تانا؟

ج : ایک تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کے لیے غارثور پر مکڑی نے جالا تن دیا تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے ارادہ سے مکہ سے نکل چکے تھے اور کفار مکہ آپ کے قتل کے درپے تھے تو اس غار ثور میں آکر آپ نے تین دن قیام کیا تھا آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی حضرت صدیق اکبرؓ بھی تھے کفار آپ کی تلاش میں نکلے غار کے دروازہ پر دیکھا کہ مکڑی نے جالا تن رکھا ہے وہ لوگ یہ سوچ کر واپس ہو گئے کہ اگر غار کے اندر کوئی شخص گیا ہوتا تو دروازے پر جالا تنا ہوا نہ ہوتا اور دوسرے حضرت داؤد علیہ السلام ہیں جب ان کو طالوت نے قتل کرنے کا ارادہ کر لیا تو داؤد علیہ السلام ایک غار میں جا چھپے تھے۔ جب اس دشمن یعنی طالوت کو معلوم ہوا تو غار پر تلاش کرنے گیا تو مکڑی نے جالا تن دیا تھا جس کی وجہ سے تلاش میں ناکام رہا۔ (حیاۃ ۲ ص ۹۲ مع زیادۃ)

س ☆ : وہ کونسے انبیاء ہیں جنہوں نے مزدوری کی؟

ج : دو ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام جنہوں نے حضرت شعیب علیہ السلام کی مزدوری کی (دس سال تک ان کی بکریاں چرائیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے حضرت خدیجہؓ کی مزدوری کی (خاضرۃ الاوائل ص ۳۳۰ بحوالہ بغیتہ الظمان)

س ☆ : کتنے انبیاء ایسے ہیں جو زندہ ہیں؟

ج : چار انبیاء ہیں۔ آسمان پر جو زندہ ہیں وہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت ادریسؑ ہیں اور زمین پر حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ ہیں۔ (صاوی ۳ ص ۴۱، حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۷)

س ☆ : پیدائشی ختنہ والے انبیاء کرام کتنے ہیں؟

ج : کعب احبار نے روایت کیا کہ وہ انبیاء تیرہ ہیں۔ آدمؑ شیث، ادریس، نوح، سام، لوط، یوسف، موسیٰ، شعیب، سلمان، یحییٰؑ، عیسیٰ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

اور محمد بن حبیب ہاشمی نے چودہ نقل کئے ہیں، آدم، شیث، نوح، ہود، صالح، لوط، شعیب، یوسف، موسیٰ، سلیمان، زکریا، عیسیٰ، حنظلہ بن ابی صفوان، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۹)

س ☆ : آسمان پر زندہ اٹھائے جانے والے انبیاء کتنے ہیں؟

ج : دو ہیں۔ حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسیٰؑ (صاوی)

حالت شیر خواری میں بات کرنے والے بچے

س ☆ : کتنے بچے ایسے ہیں جنہوں نے حالت رضاعت یعنی دودھ پینے کی حالت میں بات کی؟

ج : چار بچے ہیں۔ (۱) صاحب جریج یعنی وہ بچہ جس نے حضرت جریج کی عفت کی شہادت دی اور ان کی برات پیش کی جس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک عورت کے یہاں زناکاری سے بچہ پیدا ہوا جس کو اس نے حضرت جریج کی طرف منسوب کر دیا حضرت جریج نے بچہ کی طرف اشارہ کیا تو اس نے گواہی دی کہ میرا باپ تو فلاں چرواہا ہے، دوسرا وہ بچہ جس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی عفت کی گواہی دے کر زلیخا سے ان کی برات کی (۳) فرعون کی لڑکی کی خادمہ کا بچہ جس نے فرعون کی لڑکی کو کفر سے ڈرایا۔ (۴) حضرت عیسیٰؑ (حیاۃ الحیوان ا ص ۸۰)

ملائکہؑ سے متعلق امور

س ☆ : فرشتوں نے کس کس کو غسل دیا؟

ج : دو حضرات کو غسل دیا حضرت آدم علیہ السلام کو، حضرت حنظلہ بن ابی عامر الثقفی کو۔ (ہدایہ جلد اول باب الشہید ا ص ۱۶۳)

س ☆ : حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ سب سے پہلے کس نے کیا نیز سجدہ کس

ترتیب پر کیا گیا؟

ج: سب سے پہلے جبرئیلؑ نے کیا پھر میکائیل نے پھر اسرافیل نے پھر عزرائیل نے پھر تمام فرشتوں نے، ترتیب یاد رکھنے کے لیے لفظ "جماع" یاد رکھیں۔
(بغیتہ الظمان ص ۱۱۴ بحوالہ کتاب الحیوان ۲ ص ۳۸۳)

س ☆: حضرت اسمٰعیل کونسے فرشتے ہیں کہاں رہتے ہیں؟

ج: یہ ایک بڑے فرشتے ہیں جو آسمان دنیا پر رہتے ہیں شب قدر میں اعمال کا نسخہ ان کے حوالہ کیا جاتا ہے۔ (روح المعانی ج ۲ ص ۱۱۳)

س ☆: حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا نام کیا ہے؟

ج: حضرت جبرئیلؑ کے گھوڑے کا نام حیزوم ہے۔ (کشاف ۳ ص ۸۴)

س ☆: داروغہ جنت اور داروغہ جہنم کے نام کیا کیا ہیں؟

ج: جنت کے داروغہ کا نام رضوان ہے۔ (غیاث اللغات فارسی ص ۲۲۱) اور جہنم کے داروغہ کا نام مالک ہے۔ کما قال تعالیٰ ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک الخ

س ☆: کونسا فرشتہ لوگوں کو میدان حشر کی طرف بلائے گا؟

ج: حضرت اسرافیل علیہ السلام بلائیں گے۔ (صاوی ۳ ص ۶۵)

س ☆: حضرت اسرافیلؑ محشر کی طرف کس چیز کے ذریعہ بلائیں گے؟

ج: حضرت اسرافیلؑ اپنے منہ میں صور کو رکھیں گے جب اس میں پھونک ماریں گے تو ایک آواز نکلے گی جس کو سن کر مردہ زندہ ہو جائیں گے اور قبروں سے نکل پڑیں گے۔ (صاوی ۳ ص ۶۵)

س ☆: حضرت اسرافیل علیہ السلام کس جگہ کھڑے ہو کر آواز دیں گے اور کیا کہہ کر آواز دیں گے؟

ج: بیت المقدس کی چٹان پر کھڑے ہو کر آواز دیں گے اور یہ کہیں گے۔
ایتھا العظام البالیتہ والاوصال المنقطعتہ واللحوم والمتمزقتہ ان اللہ یامرکن ان تجتمعن لفصل القضاء

فیقولون لبیک

(ترجمہ) اے بوسیدہ ہڈیو' اور الگ الگ ہوے جوڑو' اور بکھرے ہوئے گوشتو۔ اللہ تعالیٰ تم کو حکم دے رہا ہے کہ تم فیصلے کے لیے جمع ہو جاؤ تو وہ لبیک کہیں گے اور بعض نے کہا کہ ندا دینے والے تو جبریل ہوں گے اور صور میں پھونک مارنے والے اسرافیلؑ ہوں گے (صاوی ۳ ص ۶۵)

س ☆: صور کیا چیز ہے؟

ج: صور نور کا بنا ہوا ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت میں ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا ماالصور صور کیا چیز ہے؟
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قرن ینفغ فیہ ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی' امام بخاری نے حضرت مجاہد سے نقل کیا ہے کہ صور بوق کی طرح ہے۔ بوق کے معنی نر سنگھا' (روح المعانی ۲۰ ص ۳۰)

س ☆: زمین والوں کی طرح آسمان والوں (فرشتوں) کا بھی قبلہ ہے یا نہیں؟

ج: جس طرح زمین والوں کا قبلہ کعبہ ہے اسی طرح آسمان والوں کا قبلہ عرش ہے۔ (عجائب المخلوقات و غرائب الموجودات ص ۴۱)

س ☆: سب سے پہلے خانہ کعبہ کا طواف کس نے کیا؟

ج: فرشتوں نے کیا۔ (تاریخ کامل بحوالہ بغیتہ الظمان)

س ☆: وہ چیزیں جن کی ابتداء ملا ئکہ سے ہوئی کون کون سے ہیں؟

ج: (۱) سب سے پہلے آسمان میں اذان حضرت جبریلؑ نے پڑھی (محاضرۃ الاوائل بحوالہ بغیتہ الظمان) (۲) سب سے پہلے سبحان اللہ حضرت جبریلؑ نے کہا (روح البیان)۹ بحوالہ بغیتہ الظمان) (۳) سب سے پہلے سبحن ربی الاعلیٰ حضرت اسرافیلؑ نے کہا۔ (محاضرۃ بحوالہ بغیتہ الظمان)

س ☆: سب سے بڑا فرشتہ کونسا ہے اور اس کا نام کیا ہے؟

ج : حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب سے بڑا فرشتہ روح ہے (فرشتوں کے عجیب حالات علامہ سیوطیؒ ص ۱۱۰) اور اگر وہ اپنا منہ کھولے تو سب فرشتوں سے بھی بڑا ہو جائے۔ (بحوالہ بالا)

س ☆ : فرشتوں اور روح کی تعداد کتنی ہے؟

ج : حضرت سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ انسان ایک جزو ہیں اور فرشتے نو جزو ہیں پھر فرشتے ایک جزو ہیں اور روح نو جزو ہیں۔ (فرشتوں کے عجیب حالات ص ۱۲۱)

صحابہ سے متعلق باتیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

س ☆ : وہ کونسے صحابی ہیں جنہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں امامت کرائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مقتدی بنے؟

ج : وہ صحابی حضرت ابوبکرؓ ہیں' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرض الوفات شروع ہوا تو حضرت ابوبکرؓ نے باجازت حضور صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرائی۔ (نشر الطیب)

س ☆ : حضرت ابوبکرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں کتنی نمازیں پڑھائیں؟

ج : حضرت ابوبکرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں سترہ نمازیں پڑھائیں۔ (نشر الطیب)

س ☆ : وہ کون سے صحابی ہیں جن کو اللہ نے اپنا سلام کہلوایا؟

ج : وہ حضرت ابوبکرؓ ہیں' جب کہ حضرت ابوبکرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں اس حالت میں حاضر ہوئے کہ ان کے بدن پر کرتہ کی جگہ ایک پھٹا ہوا کمبل پڑا ہوا تھا جس میں بٹنوں کی جگہ کانٹے لگا رکھے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابوبکر کا کیا حال

ہو گیا کہ مالداری کے باوجود فقیرانہ لباس میں بیٹھے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر اپنا تمام مال مجھ پر اور میرے راستہ پر خرچ کرکے مفلس ہو گئے ہیں۔ حضرت جبریلؑ نے عرض کیا کہ خدائے تعالیٰ نے ابوبکر کو سلام کہا ہے اور پوچھا ہے کہ اے ابوبکر تو اس فقر کی حالت میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟ صدیق اکبر نے جب یہ سنا تو کیفیت وجد طاری ہو گئی اور مستانہ حالت میں باآواز بلند بار بار یہ کہنے لگے انا عن ربی راض انا عن ربی راض یعنی میں تو اپنے رب سے راضی ہوں۔ (تفسیر عزیزی ص ۲۰۵ پارہ عم سورہ الیل)

س ☆ : حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق کس وجہ سے پڑا؟

ج : جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے تشریف لائے اور اپنی پھوپھی ام ہانی سے قصہ شب معراج بیان کیا تو ام ہانی نے لوگوں کے سامنے بیان کرنے سے منع کیا' الغرض جب لوگوں کے سامنے یہ واقعہ آیا تو کفار نے انکار کیا مگر حضرت ابوبکرؓ کو جب معلوم ہوا تو فوراً تصدیق کی اور کہا کہ اگر یہ بات محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہیں تو یہ صحیح ہے۔ اسی وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق رکھا (حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۷)

س ☆ : حضرت ابوبکر صدیقؓ کا زمانہ خلافت کتنے سال رہا؟

ج : حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کا زمانہ سوا دو سال کا ہے۔ (تاریخ اسلام) (۲) دوسرا قول یہ ہے کہ ابوبکرؓ کی خلافت دو سال تین ماہ آٹھ دن رہی' (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۱)

س ☆ : وہ چیزیں جن کی ابتداء حضرت ابوبکرؓ سے ہوئی کون کون سی ہیں؟

ج : امت محمدیہ میں سب سے پہلے خلیفہ کا لقب حضرت ابوبکرؓ کو عطا کیا گیا (تاریخ الخلفاء بحوالہ بغیتہ الظمان) (۲) صحابہ میں سے سب سے پہلے اور سب سے بڑے مفتی حضرت ابوبکرؓ ہیں۔ (محاضرۃ ص ۹۴ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۳۴) (۳) اسلام میں سب سے پہلے حج حضرت ابوبکرؓ نے کیا۔ (تاریخ

الخلفاء ص ۵۹ بحوالہ بغیتہ الظمان)

س ☆: حضرت صدیق اکبرؓ کا اصل نام کیا ہے؟

ج: صدیق اکبرؓ کا اصل نام عبداللہ ہے۔ (حاشیہ شرح عقائد ص ۱۰۷)

س ☆: حضرت ابوبکرؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج: حضرت ابوبکرؓ کی نماز جنازہ حضرت عمرؓ نے پڑھائی (تاریخ اسلام ص ۱۸۰ ج ۱)

س ☆: حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں اسلامی پرچم کتنے رقبے پر لہرایا گیا۔

ج: حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں اسلامی حکومت گیارہ لاکھ مربع میل تک پھیل گئی تھی۔ (اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت ص ۳۳۴)

حضرت عمر فاروقؓ سے متعلق امور

س ☆: فاروق کس کا لقب ہے اور کیوں؟

ج: ایک یہودی اور منافق کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی کے حق میں فیصلہ سنا دیا۔ منافق نے وہ فیصلہ نہ مانا اور یہودی کو کہا کہ عمر کے پاس چلو وہ فیصلہ کریں گے۔ آخرکار دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے معاملہ ان کے سامنے رکھا' یہودی نے حضرت عمرؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ بھی بتلا دیا اور کہا کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو نہیں مانا۔ حضرت عمرؓ اندر گھر میں گئے۔ تلوار اٹھا کر لائے اور منافق کی گردن قلم کر دی اور کہا کہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کو نہیں مانتا اس کا ہمارے ہاں یہی انجام ہے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چلا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ کا لقب فاروق رکھا کیونکہ آپ کے اس فعل سے حق و باطل میں فرق ہو گیا۔ (تفسیر خازن ا ص ۳۹۷)

س ☆: حضرت عمرؓ نے کتنے سال خلافت کی؟

ج : حضرت عمر نے ساڑھے دس برس خلافت کی (تاریخ اسلام) (۲) بعض نے کہا ہے کہ حضرت عمر کی خلافت دس سال چھ ماہ اور پانچ رات یا تیرہ ایام رہی۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۵)

س ☆ : وہ چیزیں جن کی ابتداء حضرت عمر سے ہوئی کون کون سی ہیں؟

ج : (۱) نماز میں سب سے پہلے روز سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حضرت عمرؓ نے پڑھی۔

(۲) سب سے پہلے امیرالمومنین کے لقب سے حضرت عمرؓ کو یاد کیا گیا (تاریخ اسلام)

(۳) حضرت عمرؓ نے زمانہ نبوی میں اول مرتبہ خدا کی عبادت کا علانیہ اعلان کیا۔

(۴) سب سے پہلی شراب پینے پر سزا کا حکم جاری کرنے والے حضرت عمرؓ ہیں۔

(۵) اسلام میں سنہ ہجری جاری کرنے والے حضرت عمرؓ ہیں۔ (بغیتہ الظمان)

(۶) سب سے پہلے گھوڑوں کی زکوۃ وصول کرنے والے حضرت عمر ہیں۔ (بغیتہ الظمان)

(۷) سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے صدقہ کے روپیہ کو اسلام میں خرچ کرنے سے روکا۔ (بغیہ الظمان ص ۱۲۴)

(۸) سب سے پہلے حضرت عمر نے عشر (دسواں حصہ) لیا۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۲۵)

(۹) اسلام میں سب سے پہلے قاضی حضرت عمرؓ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۳۴)

(۱۰) سب سے پہلے جس نے قاضی کا وظیفہ بیت المال سے جاری کیا وہ حضرت عمرؓ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۳۴)

(۱۱) اسلام میں سب سے پہلے قاضی حضرت عمرؓ نے مقرر کئے۔ (تاریخ الخلفاء ص ۹۷ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۳۴)

(۱۲) سب سے پہلے مسجد میں فرش بچھانے کا انتظام حضرت عمرؓ نے کیا۔ (بغیتہ الظمان)

(۱۳) اسلام میں سب سے پہلے شہروں کو آباد کرنے والے حضرت عمرؓ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۶۰)

(۱۴) اسلام میں سب سے پہلے شہروں کے قاضی حضرت عمرؓ نے منتخب کئے۔ (تاریخ الخلفاء بحوالہ بغیتہ الظمان)

(۱۵) سب سے پہلے رات میں رعیت کی پاسبانی حضرت عمرؓ نے کی۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۶۱)

(۱۶) سب سے پہلے درہ ں ایجاد اور کوڑے کی سزا حضرت عمر نے دی۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۶۱)

(۱۷) سب سے پہلے دفاتر حضرت عمرؓ نے قائم کرائے۔ (کامل ۲ ض ۳۵ کتاب الحیوان ا ص ۶۴' بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۶۱)

(۱۸) سب سے پہلے میدانوں کی پیمائش حضرت عمر نے کرائی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۰۸ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۶۱)

(۱۹) سب سے پہلے لوگوں کو جنازہ کی نماز میں چار تکبیروں پر حضرت عمرؓ نے جمع کیا۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۲۰)

س ☆ : حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج : حضرت عمرؓ کی نماز جنازہ حضرت صہیبؓ نے پڑھائیں۔ (تاریخ اسلام ج ۱ ص ۱۹۱)

حضرت عثمان غنیؓ سے متعلق باتیں

س ☆ : ذوالنورین کس کا لقب ہے اور یہ لقب کس وجہ سے پڑا؟

ج : یہ حضرت عثمانؓ کا لقب ہے اس لیے کہ ان کے نکاح میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں آئیں۔ (حاشیہ بغیتہ الظمان ص ۱۶۱)

س ☆ : زمانہ نبوی میں جمعہ کے لیے ایک اذان ہوتی تھی پھر اذان ثانی کا آغاز کس کے زمانہ سے ہوا اور کیوں ہوا؟

ج : حضرت عثمان غنیؓ نے جمعہ کی اذان ثانی کا آغاز اس وجہ سے کرایا کہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے اعتبار سے زیادہ ہو گئے تھے اور ان میں سستی پیدا ہو گئی تھی، جمعہ کی اہمیت کی وجہ سے حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے اجتہاد اور صحابہ کرام کے اتفاق سے اذان ثانی کا آغاز کرایا۔ (بخاری ص ۱۲۴)

س ☆ : وہ چیزیں جن کی ابتداء حضرت عثمانؓ سے ہوئیں کون کون سی ہیں؟

ج : (۱) سب سے پہلے مسجد میں پردے لٹکوانے والے حضرت عثمانؓ ہیں۔ (مراۃ الحرمین ص ۲۳۵ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۲۲)

(۲) حضرت عثمان نے سب سے پہلے موذنوں کی تنخواہ مقرر کی (تاریخ الخلفاء ص ۱۳۷ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۶۱)

س ☆ : حضرت عثمانؓ کی خلافت کتنے سال تک رہی؟

ج اس میں تین اقوال ہیں۔ ا۔ حضرت عثمان کی خلافت بارہ دن کم بارہ سال رہی۔

۲۔ حضرت عثمان کی خلافت کا زمانہ گیارہ سال گیارہ ماہ بارہ دن ہے۔

۳۔ بارہ سال ہے۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۸)

س ☆ : حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے والا کون شخص ہے؟

ج : کنانہ بن بشیر نے حضرت عثمانؓ کو شہید کیا۔ (تاریخ اسلام ص ۴۱۴)

س ☆ : حضرت عثمانؓ کی نماز جنازہ کس صحابی نے پڑھائی؟

ج : حضرت جبیر بن مطعمؓ نے پڑھائی۔ (حیاۃ الحیوان ج ا ص ۷۸)

س ☆ : حضرت عثمانؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج : عثمانؓ کی نماز جنازہ حضرت زبیرؓ بن عوام یا جبیرؓ بن مطعم نے پڑھائی۔

(تاریخ اسلام ص ۲۵۸ ج ۱)

س ☆: حضرت عثمانؓ نے کتنے رقبے پر اسلامی پرچم لہرایا۔

ج: حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں اسلامی حکومت چوالیس لاکھ مربع میل تک پھیل گئی تھی۔ (اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت ص ۳۲۴)

حضرت علی مرتضیٰؓ سے متعلق امور

س ☆: ابو تراب کس کی کنیت ہے اور یہ کنیت کس نے رکھی؟

ج: یہ حضرت علیؓ کی کنیت ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی واقعہ یہ پیش آیا کہ حضرت علی ایک مرتبہ مسجد نبوی میں نیچے زمین پر ہی لیٹ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے۔ حضرت علیؓ کو معلوم کیا تو فاطمہؓ نے جواب دیا کہ وہ تو آج ناراض ہو کر چلے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف لے گئے دیکھا کہ حضرت علیؓ مٹی پر ہی لیٹے ہوئے ہیں اور پشت پر بہت مٹی لگی ہوئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور ان کی پشت پر ہاتھ مارا اور مٹی جھاڑتے ہوئے کہنے لگے قم یا ابا تراب قم یا ابا تراب یعنی اے مٹی والے اٹھ اے مٹی والے اٹھ، اسی وقت سے ابو تراب آپ کی کنیت ہو گئی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۷۸ ج ۱)

س ☆: جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بارادۂ ہجرت مکہ سے نکلے تو حضرت علیؓ کو گھر پر کیوں چھوڑا؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو گھر پر اس لیے چھوڑا تھا تاکہ جن لوگوں کی امانتیں ان کے پاس نہیں پہنچیں۔ حضرت علیؓ ان کو ادا کرکے آجائیں۔ (حیاۃ الحیوان ص ۷۹ ج ۱)

س ☆: حضرت علیؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے ایام بعد ہجرت کے ارادہ سے نکلے؟

ج: تین دن کے بعد حضرت علیؓ بھی نکل گئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ

وسلم کے ساتھ جا کر مل گئے تھے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۷۹ ج ۱)

س ☆: حضرت علیؓ کی خلافت کتنے سال تک رہی؟

ج: حضرت علیؓ کی خلافت چار سال نو ماہ اور ایک دن رہی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۸۲ ج ۱۲)

س ☆: حضرت علیؓ کو شہید کرنے والا کون شخص ہے؟

ج: حضرت علیؓ کو ابن ملجم نے شہید کیا تھا۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۸۲)

س ☆: حضرت علیؓ کو کہاں شہید کیا گیا؟

ج: حضرت علیؓ نے جب منصب خلافت سنبھالا تو چار مہینہ تک مدینہ میں رہے اس کے بعد آپ کوفہ میں چلے گئے تھے۔ وہیں آپ کی شہادت ہوئی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۸۲)

س ☆: وہ چیزیں جن کی ابتداء حضرت علیؓ سے ہوئی کون کونسی ہیں؟

ج: (۱) سب سے پہلے خلیفہ جن کے والدین ہاشمی ہیں۔ حضرت علیؓ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۶۲)

(۲) سب سے پہلے جیل خانہ حضرت علیؓ نے بنوایا۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۶۲)

(۳) سب سے پہلے شہر یمن کا قاضی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو بنا کر بھیجا۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۳۴)

س ☆: حضرت علیؓ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

ج: حضرت علیؓ کی نماز جنازہ حضرت حسنؓ نے پڑھائی۔ (تاریخ اسلام ص ۳۱۵ ج ۱)

س ☆: حضرت علیؓ نے کتنے رقبے پر خلافت اسلامی کے نظام کو چلایا۔

ج: حضرت علیؓ ۲۵ لاکھ مربع میل پر خلیفہ رہے۔

س ☆: حضرت حسنؓ نے کتنے رقبے پر خلافت اسلامی کے نظام کو چلایا۔

ج: حضرت حسنؓ ۲۵ لاکھ مربع میل پر خلیفہ رہے۔

(اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت ص ۳۴۵)

مختلف صحابہ سے متعلق امور

س ☆: وہ چیزیں جن کی ابتداء حضرت امیر معاویہؓ سے ہوئی کون کونسی ہیں؟

ج: (۱) سب سے پہلے اذان کے لیے مینارہ حضرت امیر معاویہ نے بنوایا۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۱۴)

(۲) سب سے پہلے حج تمتع سے منع امیر معاویہؓ نے کیا۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۳۰)

(۳) سب سے پہلے سوار ہو کر رمی جمرات کرنے والے حضرت معاویہ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۳۰)

س ☆: اسلام میں سب سے پہلے اذان پڑھنے والے کون ہیں؟

ج: حضرت بلال حبشیؓ ہیں (محاضرۃ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۱۳)

س ☆: سب سے پہلے کعبہ پر غلاف کس نے چڑھایا؟

ج: سب سے پہلے کعبہ پر غلاف اسعد حمیری نے چڑھیا اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسعد حمیری کو گالی مت دو اس لیے کہ اس نے سب سے پہلے کعبہ پر غلاف ڈالا ہے۔ (بدایہ ص ۱۶۵ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۲۷)

س ☆: مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ روشن کرنے والے کون سے صحابی ہیں؟

ج: مسجد نبوی میں سب سے پہلے چراغ روشن کرنے والے حضرت تمیم داری ہیں۔ (ابن ماجہ شریف ص ۵۶)

س ☆: وہ کون سے صحابی ہیں جن کی صورت میں حضرت جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کرتے تھے؟

ج: وہ صحابی حضرت دحیہ کلبیؓ ہیں۔ (نشر الطیب اسماء رجال مشکوۃ ص ۵۹۴)

س ☆ : وہ کون سے صحابی ہیں جنہوں نے حضرت جبریلؑ کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا؟

ج : وہ صحابی حضرت حمزہؓ ہیں۔ (نشر الطیب ص ۱۷۳)

س ☆ : اسلام میں سب سے پہلے شراب پینے پر سزا کس کو دی گئی؟

ج : اسلام میں سب سے پہلے شراب پینے پر سزا وحشی بن حرب پر جاری ہوئی۔ (بغیتہ الظمان ص ۲۲۲)

س ☆ : اسلام کے سب سے پہلے مبلغ کون ہیں؟

ج : حضرت مصعب بن عمیر سب سے پہلے مبلغ اسلام کہلائے۔ (رساہ الرائد عربی ص ۱۲ جمادی الاخری ۱۴۱۱ھ)

س ☆ : اسلام میں قریش کے سامنے سب سے پہلے زور سے قرآن پڑھنے والے کون ہیں؟

ج : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ (رساہ الرائد عربی ص ۱۲ جمادی الاخری ۱۴۱۱ھ)

س ☆ : وہ کون سے صحابی ہیں جن کا انتقال سب سے بعد میں ہوا؟

ج : وہ صحابی عامر بن واصلہ ہیں جن کی وفات ۱۰۰ھ میں ہوئی' (مشکوۃ و نسائی) اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ صحابی جن کا انتقال سب کے بعد میں ہوا حضرت انسؓ ہیں جن کی وفات ۹۱ھ یا ۹۲ھ یا ۹۳ھ میں ہوئی۔ (حیاۃ الحیوان ص ۶۱۲ ج ۱)

اصحاب کہف سے متعلق امور

س ☆ : اصحاب کہف کے نام کیا کیا ہیں؟

ج : ان کے نام حضرت ابن عباسؓ سے صحیح روایت میں اس طرح منقول ہیں۔ یملیخا' مکسلمینا' مرطولس' شیونس' دردونس' کفا شیطیطوس' منظنو اسیس (روح المعانی ۱۵ ص ۲۴۶)

س ☆: اصحاب کہف کے ناموں کے کیا کیا فوائد ہیں؟

ج: حضرت ابن عباسؓ سے اصحاب کہف کے ناموں کے بہت سے فوائد منقول ہیں۔ ۱۔ اگر کہیں آگ لگ جائے تو ان ناموں کو ایک پرچہ پر لکھ کر آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جائے گی۔ ۲۔ اگر کوئی بچہ زیادہ روتا ہو تو ان ناموں کو لکھ کر اس کے سر کے نیچے رکھ دو رونا بند ہو جائے گا۔ ۳۔ کھیتی کی حفاظت کے لیے ان ناموں کا تعویذ کھیتی کے درمیان ایک لکڑی گاڑ کر ان کو اس میں لٹکا دیا جائے۔ اگر کسی کو تیسرے دن کا بخار (تیہ) آتا ہو تو ان کو لکھ کر بازو پر باندھ لے تو بخاردور ہو جائے گا۔ ۵۔ اگر کسی حاکم کے پاس (مقدمہ وغیرہ کے سلسلہ میں) جانا ہو تو ان ناموں کا تعویذ داہنی ران میں باندھ کر جائے تو انشاء اللہ حاکم کا دل نرم ہو جائے گا۔ ۶۔ اگر عورت کے بچہ پیدا ہونے میں پریشانی ہو رہی ہو تو ان ناموں کو لکھ کر بائیں ران میں باندھ دینے سے بچہ باآسانی پیدا ہو جائے گا۔ ۷۔ مال و سواری کی حفاظت کے لیے ۸۔ دریائی سفرمیں غرق سے بچنے کے لیے ۹۔ دشمن سے محفوظ رہنے کے لیے ان ناموں کو اپنے پاس رکھنا مفید ہے۔ ۱۰۔ اگر کسی کا لڑکا بھاگ گیا ہو تو ان ناموں کو لکھ کر دھاگے میں باندھ کر درخت پر لٹکا دیا جائے انشاء اللہ لڑکا تیسرے دن واپس ہو جائے گا۔ (حاشیہ جلالین ص ۲۴۳)

س ☆: اصحاب کہف کس نبی کے زمانہ میں ہوئے اور کس نبی کی شریعت پر عمل پیرا تھے۔

ج: اصحاب کہف ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اور حضرت عیسیٰؑ کے بعد ہوئے اور حضرت عیسیٰؑ کی شریعت پر عمل کرتے تھے۔ (صاوی ۳ ص ۵)

س ☆: اصحاب کہف کے شہر کا نام کیا ہے اور وہ کس ملک میں واقع ہے؟

ج: ان کے شہر کا نام زمانہ' جاہلیت میں افسوس اور اہل عرب اس کو طرطوس کہتے تھے اور یہ روم کے شہروں میں سے ایک شہر تھا۔ (صاوی ۵ ج ۳)

س ☆ : اصحاب کہف کے بادشاہ کا نام کیا ہے اور جس غار میں وہ جا کر چھپے تھے اس کا نام کیا ہے؟

ج : بادشاہ کا نام دقیانوس ہے (حاشیہ بخاری ج ۲ ص ۶۸۷) اور غار کا نام بعض نے بیجلوس اور بعض نے ینجلوس بتایا ہے (صاوی ۵ ج ۳)

س ☆ : اصحاب کہف کا واقعہ کس سن میں پیش آیا اور یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے کتنے سال قبل کا ہے۔

ج : یہ واقعہ ۲۴۹ء میں پیش آیا جس میں تین سو برس وہ سوتے رہے۔ بیداری ۵۴۹ء میں ہوئی اور شمسی حساب سے آپؐ کی ولادت تخمیناً" ۵۷۰ء میں ہوئی ہے لہٰذا اصحاب کہف کی بیداری آپ کی ولادت سے اکیس برس قبل ہوئی اور ہجرت کے بعد اس واقعہ کو اندازاً" بہتر سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ (حاشیہ تفسیر حقانی ج ۵ ص ۱۷)

القاب واسماء

س ☆ : صفی اللہ اور خلیفتہ اللہ کس کا لقب ہے؟

ج : یہ دونوں لقب حضرت آدمؑ کے ہیں۔ (محاضرۃ الاوائل ص ۱۱۶ بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۸۷)

س ☆ : ذوالذبیحین کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہے (تاریخ اسلام ص)

س ☆ : ہرمس الہرامس بمعنی حکیم الحکماء کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضرت ادریس علیہ السلام کا لقب ہے۔ (محاضرۃ ص ۱۲۶ بحوالہ بغیتہ ص ۱۸۷)

س ☆ : خلیل اللہ کس کا لقب ہے؟

ج : حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

س ☆ : ذبیح اللہ کس کا لقب ہے؟

ج : حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔
(بغیتہ ص ۱۸)

س ☆ : کلیم اللہ کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۸۷)

س ☆ : مسیح اللہ کس کا لقب ہے؟

ج : حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب ہے؟ (حوالہ بالا)

س ☆ : ملک الملوک العادلہ کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضرت ذوالقرنین کا لقب ہے۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۸۷)

س ☆ : ذوالہجرتین کس نبی کا لقب ہے اور کیوں؟

ج : یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا لقب ہے اس لیے کہ ابراہیمؑ نے دو ہجرتیں کی ہیں۔ ۱۔ عراق سے کوفہ کی طرف ۲۔ کوفہ سے ملک شام کی طرف (تفسیر کشاف ۳ ص ۴۵۱ پ ۲۱)

س ☆ : روح الامین کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضرت جبریل علیہ السلام کا لقب ہے جیسا کہ فرمان خداوندی ہے نزل بہ الروح الامین پارہ نمبر ۱۹

س ☆ : ھاذم اللذات کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضرت عزرائیل یعنی ملک الموت کا لقب ہے (غیاث اللغات ص ۵۳۷)

س ☆ : صاحب الزمان کس کا لقب ہے؟

ج : یہ حضرت امام مہدی کا لقب ہے۔ (غیاث اللغات ص ۵۳۷ عند الرد افض المبتدعین)

س ☆ : خاتم المہاجرین کس کا لقب ہے؟

ج : حضرت عباسؓ کا لقب ہے اس لیے کہ انہوں نے سب سے بعد میں ہجرت کی۔

س ☆: امین ھذہ الا متہ کس کا لقب ہے؟

ج : امین ھذہ الا متہ (اس امت کے امین) حضرت ابوعبید بن الجراح کا لقب ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۰۸)

س ☆: غسیل ملا ئکہ کس صحابی کا لقب ہے؟

ج : حضرت حنظلہؓ کا لقب ہے اس لیے کہ حضرت حنظلہؓ جب شہید ہو گئے تو ان کو ملا ئکہ نے غسل دیا تھا۔ (ہدایہ اول باب الشہید)

س ☆: حضرت حنظلہؓ کو ملا ئکہ نے غسل کیوں دیا؟

ج : ان کو ملا ئکہ نے غسل اس وجہ سے دیا کہ یہ حالت جنابت میں تھے۔ شہید مطلق کو چونکہ غسل نہیں دیا جاتا البتہ اگر شہید جنبی ہو تو اس کو غسل دیا جاتا ہے مگر حضرت حنظلہؓ کے جنبی ہونے کا علم صحابہ کو نہ تھا اس لیے ان کو فرشتوں نے غسل دیا۔ (ترمذی ہدایہ جلد اول باب الشہید ص ۱۶۳)

س ☆: سیف اللہ کس کا لقب ہے؟ اور یہ لقب کس نے رکھا اور کیوں؟

ج : سیف اللہ (اللہ کی تلوار) حضرت خالد بن الولیدؓ کا لقب ہے۔ (ترمذی ابواب المناقب ۲ ص ۲۲۴) جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا جب کہ حضرت خالد بن ولید جنگ موتہ میں دشمنوں کے سامنے تلوار لے کر ڈٹ گئے تھے۔ اس واسطے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا لقب سیف اللہ رکھ دیا۔ (حاشیہ بخاری ا ص ۶۷) (تاریخ اسلام ص ۲۱۱)

س ☆: صاحب السر یعنی راز دار رسول کونسے صحابی ہیں؟

ج : رازدار رسول حضرت حذیفہ بن الیمانؓ ہیں۔ (حیاۃ الحیوان ص ۲۸۵)

س ☆: حبر الامتہ کس صحابہ کا لقب ہے؟

ج : حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا لقب ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ)

س ☆: ناجیہ کس صحابی کا لقب ہے کس نے رکھا اور کیوں؟

ج : یہ حضرت ذکوان کا لقب ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت رکھا جب کہ ان کو قریش سے نجات ملی۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۰)

س ☆: ذوالشہادتین کس کا لقب ہے یہ لقب کس نے دیا اور کیوں دیا؟
ج: یہ لقب حضرت خزیمہؓ کا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی (سواد بن الحرث المحاربی) سے ایک گھوڑا (جس کا نام المرتجز تھا) خریدا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو گھر پیسے لینے گئے۔ اتنے میں دوسرے لوگوں نے دام لگا دیئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے واپس آئے تو یہ دیہاتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خریدنے کا انکار کرنے لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ تو نے تو یہ گھوڑا مجھ کو بیچ دیا تھا میں نے خرید لیا تھا تو اس دیہاتی نے کہا کہ آپ کے پاس اس بات پر گواہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ کو واقعہ بتلایا تو حضرت خزیمہ نے گواہی دی بعد میں حضرت خزیمہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے معلوم کیا اے خزیمہ تو تو وہاں موجود نہیں تھا۔ پھر تو نے کیسے گواہی دے دی؟ حضرت خزیمہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھ کو یقین ہے کہ آپ جھوٹا معاملہ نہیں کر سکتے اس وجہ سے میں نے گواہی دی اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تھا۔ یا خزیمته انک ذوالشہادتین یعنی اے خزیمہؓ تمہاری اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کے برابر ہے۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۱۵۵)

س ☆: ذوالیدین کس کا لقب ہے؟ اور ان کا یہ لقب کیوں پڑا؟
ج: یہ لقب حضرت خرباقؓ کا ہے یا تو یہ کنایہ ہے سخاوت سے یا حقیقتہ ان کے ہاتھ لمبے تھے قالہ السہیلی۔ وقال الطیبی ذوالیدین کا اصل نام عمیر ہے۔ لقب خرباق ہے اور کنیت ابو محمد ہے۔

س ☆: مطعم الطیر کس کا لقب ہے اور کیوں؟
ج: مطعم الطیر (پرندوں کو کھلا ہونے والا) حضرت عبدالمطلبؓ کا لقب ہے اس لیے کہ حضرت عبدالمطلب مہمان نواز تھے ان کے دسترخوان پر جو کھانا بچ جاتا اس کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ڈال دیتے تھے۔ جس کو پرندے کھا لیا کرتے تھے۔

اس واسطے مطعم الطیران کا لقب ہو گیا۔ (روضتہ الصفاء)

س ☆: ذوالجناحین کس صحابی کا لقب ہے۔ یہ لقب کس نے رکھا اور کیوں رکھا؟

ج: یہ جعفر طیارؓ کا لقب ہے ان کا یہ لقب ذوالجناحین دو بازو والا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا جس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت جعفر بن ابی طالبؓ غزوہ موتہ میں لڑنے لگے تو دشمن نے ان کے دونوں بازو کاٹ دیئے پھر بھی لڑتے رہے آخرکار شہید ہو گئے ان کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے جعفر کو جنت میں اڑتے ہوئے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے ان کے دو بازوؤں کی جگہ دو پر لگا دیئے تھے جن سے وہ ملا نکہ کے ساتھ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور حضرت جعفر کو ذوالہجرتین بھی کہا جاتا ہے۔ (حاشیہ بخاری ۲ ص ۱۶۱)

س ☆: سفینہ کس صحابی کا لقب ہے یہ لقب کس نے رکھا اور کس وجہ سے؟

ج: ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ میں تشریف لے جا رہے تھے' ایک صحابی تھک گئے تھے۔ سامان کا بوجھ ہونے کی وجہ سے اور بھی زیادہ تھکن محسوس ہو رہی تھی۔ حضرت سفینہ نے اس ساتھی کا سامان اپنے اوپر لاد لیا اس وقت سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یہ لقب دیا کہ تو سفینہ (کشتی) ہے۔ (اسماء جال مشکوۃ ص ۵۹۷)

س ☆: حضرت سفینہ کا اصل نام کیا ہے؟

ج: ان کے نام میں چار قول ہیں۔ ۱۔ رومان ۲۔ طہمان ۳۔ مہران ۴۔ عمیر (حیاۃ الحیوان ا ص ۵)

س ☆: حضرت ہاشم یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا کا اصل نام کیا ہے اور ہاشم نام کیوں پڑا؟

ج: حضرت ہاشم کا اصل نام عمرو العلاء ہے (علاء بوجہ علوشان کہتے ہیں) اور ہاشم نام اس وجہ سے پڑا کہ ایک مرتبہ عرب میں قحط پڑا حتی کہ بھوکے مرنے

لگے۔ جناب ہاشم سے ان کی تکلیف دیکھی نہ گئی۔ اپنا ذاتی مال و دولت لے کر ملک شام گئے اور وہاں سے آٹے اور روٹیوں کا بہت سا ذخیرہ خرید کر اونٹوں پر لاد کر لائے۔ مکہ آکر بہت سے اونٹوں کو ذبح کرکے گوشت کا شوربہ بنایا۔ پھر شوربہ میں روٹی چور کر ثرید بنا کر لوگوں کو کھلایا تمام لوگوں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔ اس وقت سے یہ ہاشم کے لقب سے پکارے جانے لگے کیونکہ ہشم کے معنی توڑنے کے ہیں انہوں نے بھی روٹی توڑ کر سالن میں بھگو کر لوگوں کو کھلائی تھی۔ اس وجہ سے ہاشم (توڑنے والا) کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (حبیب السیر)

س ☆ : حضرت ہاشم کے بیٹے عبدالمطلب (یعنی آپؐ کے دادا) کا اصل نام کیا ہے اور عبدالمطلب نام کس وجہ سے ہوا؟

ج : حضرت عبدالمطلب کا اصل نام شیبتہ الحمد ہے اس لیے کہ جب یہ پیدا ہوئے تو ان کے سر کے بال سفید تھے۔ اس وجہ سے شیبتہ الحمد کے نام سے موسوم ہوئے اور یہ ترکیبی نام اس لیے رکھا گیا تاکہ لوگ ان کے کرم و اخلاق کی تعریف کریں کیونکہ شیبتہ کے معنی بوڑھا اور حمد کے معنی تعریف کے ہیں اور عبدالمطلب نام سے موسوم ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ایک دن مدینہ میں بچوں کے ساتھ نشانہ لگا کر کھیل رہے تھے۔ اتفاق سے ایک راہ گیر آرام کرنے کی غرض سے وہاں آکر بیٹھ گیا۔ ان بچوں میں سے ایک بچہ کا تیر نشانہ پر جا لگا۔ اس راہگیر نے اس بچہ کو شاباش دے کر کہا بیٹا تیرا نام کیا ہے' بچہ نے جوابدیا۔ میرا نام شیبتہ الحمد ہے۔ راہگیر نے کہا تیرا باپ کون ہے تو بچہ نے کہا ہاشم بن عبدمناف' یہ راہگیر مکہ کا رہنے والا تھا مکہ آکر بچہ کا واقعہ ہاشم کے بھائی مطلب کو سنایا مطلب فوراً اونٹنی پر سوار ہو کر شیبتہ الحمد کو مدینہ سے لے کر جب مکہ میں واپس آئے تو لوگوں نے کہا ھذا عبدالمطلب یعنی یہ لڑکا مطلب کا غلام ہے۔ مطلب نے کہا نہیں بلکہ یہ تو میرا بھتیجا ہے مگر لوگوں نے مطلب کے جواب کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس بچہ کو عبدالمطلب کہنا

شروع کر دیا۔ جس سے عبدالمطلب نام سے مشہور ہوئے۔ (حبیب السراص ۲۰)

عہد نبوی کے مفتیان کرام و موذنین وغیرہم

س ☆: وہ حضرات جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے کون کون سے ہیں؟

ج: وہ صحابہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ چودہ ہیں، حضرت ابوبکرؓ حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ حضرت علی مرتضیٰؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت ابی بن کعبؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت معاذ بن جبلؓ حضرت عمار بن یاسرؓ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ حضرت زید بن ثابتؓ حضرت سلمان فارسیؓ حضرت ابوالدرداءؓ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ (حیاۃ الحیوان ا ص ۸۰)

س ☆: وہ کون حضرات ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لکھنے والے تھے؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن صحابہ سے وحی خداوندی لکھوائی وہ نو ہیں۔ جن میں سب سے پہلے حضرت ابی بن کعبؓ سے لکھوائی اور اکثر آخر تک حضرت زید بن ثابت الانصاری سے اور معاویہ بن ابی سفیان سے لکھوائی اور دوسرے چھ حضرات یہ ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق، حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان غنیؓ حضرت علیؓ حضرت حنظلہ بن ربیع الاسدی، خالد بن عاصؓ (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۹)

س ☆: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دینے والے کتنے تھے اور کہاں کہاں دیتے تھے؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موذنین چار تھے، حضرت بلالؓ حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ یہ دونوں مدینہ میں اذان دیتے تھے۔ حضرت سعد

القرظ قبا میں اذان دیتے تھے' حضرت ابو محذورہؓ مکہ میں اذان دیتے تھے۔ (نشر الطیب ص ۱۵۵)

س ☆: وہ صحابہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظین رہے کون کون ہیں اور کس کس وقت رہے؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ جن صحابہ نے دیا وہ پانچ ہیں۔ سعد بن معاذؓ' سعد بن ابی وقاصؓ' عباد بن بشرؓ' ابو ایوب انصاری' محمد بن مسلمہؓ' (حیاۃ الحیوان ا ص ۷۹) اور حضرت تھانویؒ نے نشر الطیب میں چار گنائے ہیں۔
حضرت سعد بن معاذؓ نے یوم بدر میں پہرہ دیا' محمد بن مسلمہؓ نے یوم احد میں اور حضرت زبیرؓ نے یوم خندق میں اور عباد بن بشر نے بھی کبھی کبھی پہرہ دیا۔ مگر جب آیت شریفہ واللہ یعصمک من الناس الایتہ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہرہ موقوف کر دیا تھا۔ (نشر الطیب ص ۱۹۵)

س ☆: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خدام (گھر کا خاص خاص کام کرنے والے) کون کون تھے؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا خاص خاص کام کرنے والے نو صحابہ تھے۔ حضرت انسؓ گھر کے اکثر کام انہیں سے متعلق تھے' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ جوتے اور مسواک کی خدمت ان کے سپرد تھی' حضرت عقبہ بن ابی عامر الجہنیؓ سفر میں خچر کے ساتھ رہتے تھے' حضرت اسلع بن شریک یہ اونٹنی کے ساتھ رہتے تھے' حضرت بلالؓ آمد و خرچ ان کی تحویل میں رہتا تھا' حضرت سعدؓ' حضرت ابوذر غفاری و ایمن بن عبید ان سے متعلق وضو و استنجے کی خدمت تھی۔ (نشر الطیب ص ۱۹۵)

س ☆: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ واجب القتل مجرموں کی گردن مارتے تھے وہ کون ہیں۔

ج: یہ چھ حضرات تھے۔ ۱۔ حضرت علیؓ ۲۔ حضرت زبیر بن عوامؓ ۳۔ حضرت مقداد بن عمروؓ ۴۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ ۵۔ حضرت عاصمؓ ۶۔

۶۔ حضرت ضحاک بن سفیانؓ (نشر الطیب ص ۱۹۶)

حضرات مجددین کرامؒ

سوال ☆: مجددین کب سے شروع ہوئے اور دو مجددوں کے درمیان کتنا فاصلہ ہوتا ہے نیز ہر دور کے مجددین کون کون سے حضرات ہیں؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت ملنے کے وقت سے ہر سو سال پر مجدد آتا ہے۔ چنانچہ

پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبدالعزیز تابعیؒ ہیں۔

دوسری صدی کے مجدد حضرت امام محمد بن ادریس شافعیؒ ہیں۔

تیسری صدی کے مجدد حضرت ابوالعباس احمد بن شریحؒ ہیں۔

چوتھی صدی کے مجدد حضرت ابوبکر بن الخطیب باقلانیؒ ہیں۔

پانچویں صدی کے مجدد حضرت حجتہ الاسلام ابو حامد غزالیؒ ہیں۔

چھٹی صدی کے مجدد صاحب تفسیر کبیر امام ابوعبداللہؒ الرازیؒ و حضرت امام وافعی ہیں۔

ساتویں صدی کے مجدد حضرت امام ابن دقیق العیدؒ ہیں۔

آٹھویں صدی کے مجدد حضرت امام بلقینی و حافظ زین الدینؒ ہیں۔

نویں صدی کے مجدد حضرت امام جلال الدین السیوطیؒ ہیں۔

دسویں صدی کے مجدد حضرت امام شمس الدین بن شہاب الدین و حضرت محدث علی قاریؒ ہیں۔

گیارہویں صدی کے مجدد حضرت مجدد الف ثانیؒ و امام ابراہیم بن حسن کردیؒ ہیں۔

بارہویں صدی کے مجدد حضرت شاہ ولی اللہ و شیخ صالح بن محمد بن نوح الفلانی و سید مرتضٰی حسینی ہیں۔

تیرہویں صدی کے مجدد سید احمد شہید بریلوی و حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی

ہیں۔

چودہویں صدی کے مجدد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ و حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ہیں۔

(حیاۃ الحیوان عجائب المخلوقات و غرائب الموجودات ۲ ص ۹۴، عون المعبود شرح ابوداؤد ۱ ص ۱۸۱)

حضرات ائمہ کرام سے متعلق امور

س ☆ : شیخین کس فن میں کس کا لقب ہے؟

ج : صحابہ میں اگر شیخین بولا جائے تو حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ مراد لیتے ہیں۔

اگر علم فقہ میں بولا جائے تو امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ مراد ہوتے ہیں۔

اگر علم حدیث میں بولا جائے تو امام بخاریؒ و امام مسلمؒ مراد ہوتے ہیں۔

اگر علم فلسفہ میں بولا جائے تو ابونصر فارابی اور شیخ بو علی سینا مراد ہوتے ہیں۔

(۔ لبذی ص ۲۴)

اگر علم منطق میں بولا جائے تو بھی یہی دونوں مراد ہوتے ہیں۔ (مرقات ص ۴)

س ☆ : امام اعظمؒ، امام شافعیؒ، امام ابویوسف کے اصل نام کیا کیا ہیں؟

ج : حضرت امام اعظم کا اصل نام نعمان بن ثابت ہے۔ ابوحنیفہ کنیت اور اعظم لقب ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ شریف ص ۶۲۴)

امام شافعی کا اصل نام محمد بن ادریس ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۵) امام ابویوسف کا اصل نام محمد یعقوب اور کنیت ابویوسف ہے۔

س ☆ : امام الحرمین سے مراد کون ہیں؟

ج : کتب درسیہ میں جو امام الحرمین کا ذکر آتا ہے۔ یہ دو شخص ہیں ایک حنفی مسلک دوسرے شافعی المسلک۔ حنفی کا نام ابوالمظفر یوسفؒ قاضی جرجانی ہے اور شافعی کا نام عبدالملک بن عبداللہ الجوینی ہے۔ کنیت ابوالمعالی ہے۔ (قرۃ

العیون و حاشیہ نبراس ص ۳۱)

س ☆: مذہب اہل سنت والجماعت کا بانی کون ہے؟

ج : ابوالحسن اشعریؒ کو مذہب اہل سنت والجمات کا بانی شمار کیا جاتا ہے۔ (شرح عقائد ص ۶)

س ☆: فرقہ معتزلہ کا بانی کون ہے؟

ج : واصل بن عطاء فرقہ معتزلہ کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔ (شرح عقائد ص ۵)

س ☆: وہ کون سے محدث ہیں جن سے دو عجیب کام ایسے ہوئے جو آج تک کسی سے نہ ہوئے؟

ج : وہ ہشام کلبی ہیں جو خود فرماتے ہیں کہ مجھ سے دو کام ایسے ہوئے جو کسی سے نہ ہوئے ایک یہ کہ میں نے صرف تین دن میں قرآن کریم حفظ کیا۔ (ملفوظات فقیہ الامت ۲ ص ۵۵) دوسرا کام یہ کہ داڑھی ایک مشت سے زائد کاٹنے کے بجائے جڑ سے کٹ گئی۔ (شامی ۵ ص ۲۶۱)

س ☆: ابن خلکان کا اصل نام اور ان کو خلکان کہنے کی وجہ کیا ہے؟

ج : اصل نام شمس الدین ہے ان کا نام ابن خلکان اس وجہ سے پڑا کہ دراصل ان کا تکیہ کلام کان تھا بات بات میں کان کہتے تھے جب ان سے چھوڑنے کو کہا کہ خل کان یعنی کان کہنا چھوڑ دو یہ اتنا مشہور ہوا کہ ان کا نام پڑ گیا۔ (ملفوظات فقیہ الامتہ ص ۳۹)

مرنے کے بعد بات کرنے والے حضرات

س ☆: وہ کون کون ہیں جنہوں نے مرنے کے بعد بات کی ہے؟

ج : چار ہیں۔ ۱۔ زکریاؑ کے بیٹے، یحییٰؑ ہیں جب لوگوں نے ان کو ذبح کر ڈالا، ۲۔ حبیب بخار ہیں جب لوگوں نے ان کو قتل کر دیا تو انہوں نے کہا یا لیت قومی یعلمون (اے کاش میری قوم مجھ کو جان لیتی) ۳۔ حضرت جعفر طیارؓ ہیں جنہوں نے کہا تھا ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل

اللہ امواتا" بل احیاء عند ربھم یرزقون ؂۔ حضرت علیؓ کے لڑکے حضرت حسنؓ تھے انہوں نے کہا تھا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون (حیوۃ الحیوان ص ۸۰)

شیطان سے متعلق باتیں

س ☆: شیخ نجدی کس کا لقب ہے؟

ج: یہ شیطان کا لقب ہے (کریم اللغات فارسی ص ۱۰۱)

س ☆: ساتویں آسمانوں پر شیطان کے نام کیا کیا ہیں؟

ج: علامہ سمرقندی نے کشف البیان میں کعب احبار کی روایت سے نقل کیا ہے کہ شیطان کو آسمان دنیا (پہلے آسمان) پر عابد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ دوسرے آسمان پر اس کا نام زاہد تیسرے پر عارف چوتھے پر ولی پانچویں پر تقی چھٹے پر خازن ساتویں پر عزازیل اور لوح محفوظ میں اس کا نام ابلیس لکھا ہوا ہے۔ (جمل ا ص ۴۱)

س ☆: شیطان جنت کا خزانچی کتنے سال رہا؟

ج: حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ شیطان جنت کا خزانچی چالیس سال رہا۔ (صاوی ا ص ۲۲)

س ☆: شیطان نے عرش کا طواف کتنے سال تک کیا؟

ج: چودہ ہزار سال تک کیا۔ (تفسیر صاوی ا ص ۲۲)

س ☆: فرشتوں کا استاذ کون تھا اور کتنے دن تک رہا۔

ج: شیطان تھا جس کو معلم الملائکہ کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا جو ملائکہ کے ساتھ اسی ہزار سال تک رہا جس میں بیس ہزار سال تک ملائکہ کو وعظ و نصیحت کرتا رہا اور تیس ہزار سال تک ملائکہ کروبیین (عرش کو اٹھانے والے فرشتوں) کا سردار رہا اور ایک ہزار سال تک ملائکہ روحانیین کا سردار رہا (جمل ۲ ص ۱)

س ☆: شیطان کے اولاد کس طرح ہوتی ہے؟

ج: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اللہ نے ابلیس کی داہنی ران میں ذکر اور بائیں ران میں فرج بنائی ہے۔ شیطان دونوں رانوں کو ملا کر جماع کرتا ہے اور ہر دن دس انڈے دیتا ہے اور ہر انڈے سے ستر شیطان اور ستر شیطانہ پیدا ہوتے ہیں اور وہ (بچوں کی طرح) چوں چوں کر کے اڑ جاتے ہیں۔ (صاوی ۳ ص ۲۴' پارہ نمبر۱۶ و نمبر۱۷)

س ☆: شیطان کی اولاد کتنی ہے اور ان کے کیا کیا نام اور کیا کیا کام ہیں؟

ج: شیطان کی مکمل اولاد تو معلوم نہیں کتنی ہے البتہ بعض اولاد کا ذکر کیا جاتا ہے۔ حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد میں سے دو شیطان تو لاقس اور دلہان نام کے ہیں ان دونوں کا کام یہ ہے کہ یہ طہارت اور نماز میں وسوسہ ڈالتے ہیں تیسرا شیطان مرۃ ہے جس کے ساتھ شیطان کی کنیت ابومرۃ ہے۔ چوتھا زلنبور ہے اس کا کام یہ ہے کہ یہ لوگوں کے لیے بازاروں کو مزین کرتا اور سنوارتا ہے جھوٹی قسمیں کھلواتا ہے اور سامان کی جھوٹی تعریف کراتا ہے پانچواں شیطان بتر ہے اس کا کام یہ ہے کہ یہ بوقت مصیبت لوگوں کو آہ و زاری' منہ پر طمانچے مارنے اور گریبانوں کو پھاڑنے پر برانگیختہ کرتا ہے چھٹا شیطان اعور ہے اس کا کام یہ ہے کہ یہ لوگوں کو زناکاری پر ابھارتا ہے حتی کہ لوگوں کی شہوتوں کو بھڑکانے کے لیے مردوں کے ذکر اور عورتوں کی فرج میں پھونک مار کر ان میں خواہش پیدا کرتا ہے' چھٹا مطروس ہے۔ یہ لوگوں سے جھوٹی خبریں (جس کے سر پیر نہ ہوں) اڑواتا ہے' ساتواں داسم ہے اس کا کام یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے گھر میں سلام کئے بغیر داخل ہوتا ہے تو یہ بھی اس کے ساتھ داخل ہو جاتا ہے اور اس کو غصہ دلاتا ہے تاکہ گھر والوں سے لڑائی ہو۔ (صاوی ۳ ص ۱۷)

دجال سے متعلق امور

س ☆: دجال دنیا میں کتنے دنوں تک زندہ رہے گا؟

ج: دجال چالیس دن زمین پر ٹھہرے گا مگر ان چالیس دنوں میں تین دن تو ایسے ہوں گے کہ ایک دن ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر ہو گا اور باقی دن دیگر سب دنوں کے برابر ہوں گے۔ (ترمذی ۲ ص ۴۸ ابواب الفتن باب فی فتنۃ الدجال)

س ☆: وہ جگہیں کون کون سی ہیں جہاں دجال داخل نہ ہو سکے گا اور کیوں؟

ج: وہ دو جگہیں ہیں۔ ۱۔ مکہ ۲۔ مدینہ ان میں داخل نہ ہو سکے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں شہروں کی فرشتوں کے ذریعہ حفاظت کرائیں گے جب دجال مکہ یا مدینہ کی طرف کو بڑھے گا تو فرشتے اس کا چہرہ دوسری طرف موڑ دیں گے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۸)

س ☆: دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان کیا لکھا ہو گا؟

ج: اس بارے میں تین روایتیں ملتی ہیں۔ ۱۔ دجال کی پیشانی پر کافر لکھا ہو گا۔ (ترمذی ۲ ص ۴۷ و مشکوۃ ۲ ص ۴۶۵) ۲۔ دجال کی پیشانی پر ک، ف، ر لکھا ہو گا۔ (مشکوۃ شریف ۲ ص ۴۶۵) ۳۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان الکاف، الفاء الراء لکھا ہو گا۔ (ذکرہ الشیخ فی اللمعات حاشیہ مشکوۃ ۲ ص ۴۶۵ حاشیہ ترمذی ۲ ص ۴۷)

عورتوں سے متعلق امور

س ☆: وہ کام جن کی ابتداء عورتوں سے ہوئی کون کونسے ہیں؟

ج: (۱) سب سے پہلے اون کا تکر سوت حضرت حوا نے تیار کیا۔ (بغیتہ الظمان ص ۲۰۴)

(۲) سب سے پہلے سینے کا کام عورتوں میں سے حضرت سارہ نے کیا۔ (بغیتہ

الظمان ص ۲۰۴)

(۳) سب سے پہلے پٹکا حضرت ہاجرہ نے باندھا جب کہ وہ حاملہ ہو گئی تھیں۔

(۴) سب سے پہلے ایمان لانے والی عورت حضرت خدیجہ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۳۴)

(۵) سب سے پہلے کان حضرت ہاجرہ کے بندھے چھیدے گئے۔ (بغیہ)

(۶) عورتوں میں سب سے پہلے حضرت ہاجرہ کی ختنہ ہوئی۔ (بغیتہ الظمان)

(۷) عورتوں میں سب سے پہلے حد قذف حمنہ بنت جحش کو لگائی گئی۔ (تاریخ اسلام)

(۸) عورتوں میں سب سے پہلے مشرک کو قتل کرنے والی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ ہیں۔ (بغیتہ الظمان ص ۱۷۷)

س ☆ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتوں کو غسل دینے والی کون تھی؟

ج : زمانہ نبوی میں حضرت ام عطیہ عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں جن کا لقب غسالہ (بہت زیادہ غسل دینے والی) پڑ گیا تھا اصل نام نسیبہ تھا۔ (بخاری ص ۱۶۸)

س ☆ : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی چچا زاد بہن ام ہانی بنت ابی طالب کا اصل نام کیا تھا؟

ج : حضرت ام ہانی کا اصل نام فاختہ ہے۔ (اسماء رجال مشکوۃ ص ۶۲۳)

س ☆ : ذوالنطاقتین کس صحابیہ کا لقب ہے۔ اور یہ لقب ان کا کیوں پڑا؟

ج : یہ حضرت اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ کا لقب ہے جس کا ایک خاص واقعہ ہے۔ زمانہ ہجرت میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ بارادۂ ہجرت مکہ سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو تین دن دشمنون کے خوف سے غار ثور میں قیام فرمایا ان تین ایام میں حضرت اسماء حضور صلی

اللہ علیہ وسلم اور اپنے باپ حضرت ابوبکرؓ کے لیے کھانے کے واسطے ستو لایا کرتی تھیں جس دن چلنے لگے تو حضرت اسماء گھر سے ستو کا تھیلہ لائیں مگر اس کے لٹکانے کا تسمہ گھر بھول آئیں جب یہ تھیلہ اونٹ کے کجادہ سے لٹکانا چاہا تو کوئی تسمہ یا ڈوری (جس سے باندھا جا سکے) اس وقت موجود نہ تھی۔ حضرت اسماء نے فوراً اپنا نطاق (کمر سے باندھنے کی ڈوری یا کمربند) نکال کر آدھا کمر سے باندھا اور آدھا ستو کے تھیلہ کو باندھ دیا۔ اس بروقت وبا محل تدبیر کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور آپ نے اسماء کو ذوالنطاقتین کہا یعنی دو نطاقوں والی چنانچہ اس کے بعد سے اسماء کو ذوالنطاقتین کے لقب سے پکارا جانے لگا (تاریخ اسلام ص ۱۳۶ واسماءرجال مشکوۃ)

س ☆ : اسلام میں خلع و ظہار سب سے پہلے کن کن عورتوں کے ساتھ کیا گیا؟

ج : سب سے پہلے خلع ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی سے ہوا اور ظہار اوس بن الصامت نے اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ سے کیا۔ (بغیتہ الظمان)

س ☆ : بطن مادر میں بچہ کے اندر روح کتنے دنوں میں ڈال دی جاتی ہے؟

ج : ماں کے پیٹ میں بچہ کے اندر روح چار مہینہ میں ڈال دی جاتی ہے۔ (صاوی ۳ ص ۹۳)

دنیا کی عمر

س ☆ : دنیا کی مقدار و عمر کتنی ہے؟

ج : دنیا کی عمر مختلف اعتبار سے شمار کی گئی ہے بعض نے تو آسمانوں کے بروج بننے کے بعد سے شمار کی اس لیے انہوں نے کہا کہ دنیا کی عمر بارہ ہزار سال ہے۔

(۲) بعض نے ستاروں کے بننے کے بعد کا اعتبار کرکے کہا کہ دنیا کی عمر سات

ہزار سال ہے (کواکب سیارہ سات ہیں) (۳) بعض نے سال کے دنوں کی مقدار کے بعد سے دنیا کی عمر شمار کی اس لیے انہوں نے کہا کہ دنیا کی عمر تین لاکھ ساٹھ سال ہے۔ (صاوی ص ۱۲۵ و حاشیہ جلالین ص ۲۹۳)

کس دن کیا چیز بنی؟

س ☆ : ہفتہ کے دنوں میں اللہ نے کس دن کونسی چیز پیدا فرمائی؟

ج : مسلم شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے بار کے دن زمین پیدا فرمائی۔ اتوار کے دن پہاڑوں کو پیدا فرمایا۔ پیر کے دن درختوں کو پیدا کیا اور منگل کے دن مکروہات کو وجود بخشا اور بدھ کے دن نور کو پیدا فرمایا' جمعرات کے دن دابوں (چوپاؤں) کو پیدا فرمایا اور جمعہ کے دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ (حیاۃ الحیوان ص ۴۵۰)

س ☆ : دنیا میں کتنے ملک ہیں؟

ج : دنیا میں کل ممالک دو سو بتیس ۲۳۲ ہیں۔ (فیصل اخبار ص ۴ ماہ رجب ۱۴۱۱ھ)

س ☆ : دنیا میں کل کتنی زبانیں بولی جاتی ہیں؟

ج : پوری دنیا میں کل تین ہزار چونسٹھ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ (فیصل اخبار ص ۴ ماہ رجب ۱۴۱۱ھ)

س ☆ : کل روئے زمین کا رقبہ کتنا ہے؟

ج : کل روئے زمین کا رقبہ تیرہ کروڑ مربع میل ہے۔ عالم سدسی ماخوذ از جہاد افغانستان ص ۱۲۰)

س ☆ : اللہ نے زمین کو کس چیز پر بچھایا؟

ج : اللہ نے زمین کو ایک مچھلی کی پشت پر بچھایا ہے جس کا نام یہموت یا لوتیا ہے۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۳۸۲)

س ☆ : زمین کا پھیلاؤ کتنا ہے؟ اور کس حصہ میں کونسی مخلوق آباد ہے؟

ج : کل روئے زمین کا پھیلاؤ پانچ سو سال کی مسافت کے برابر ہے۔ جس میں تین سو حصوں میں پانی ہی پانی ہے اور ایک سو نوے حصوں میں یاجوج ماجوج آباد ہیں اب باقی رہ گئے دس جن میں سات حصوں میں حبشی لوگ آباد ہیں اور تین حصوں میں ان کے علاوہ باقی مخلوق آباد ہے۔ (صاوی ص ۲۷ حاشیہ جلالین ۲ ص ۲۵۲ پارہ نمبر ۱۶)

س ☆ : سد اسکندری یعنی وہ دیوار جو ذوالقرنین نے بنوائی تھی اس کی لمبائی چوڑائی کتنی ہے؟

ج : ذوالقرنین بادشاہ نے جو دیوار ترک میں بنوائی تھی اس کی لمبائی سو میل اور چوڑائی پچاس میل ہے۔ (حاشیہ جلالین نمبر ۱۵، ص ۲۵۲ پارہ نمبر ۶، صاوی ۳ ص ۲۷)

امتوں سے متعلق امور

س ☆ : امتیں کتنی ہیں اور کہاں کہاں ہیں؟

ج : اللہ نے ایک ہزار امتیں پیدا فرمائی ہیں جن میں سے چھ سو تو دریا میں رہتی ہیں اور چار سو خشکی میں (زمین پر) رہتی ہیں۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۵۶۶)

س ☆ : قیامت کے دن تمام امتوں کی کتنی صفیں ہوں گی اور ان میں امت محمدیہ کی کتنی صفیں ہوں گی؟

ج : جب لوگوں کو اللہ کے دربار میں صف بصف طلب کیا جائے گا تو جملہ امتوں کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ جن میں اسی صفیں امت محمدیہ کی ہوں گی اور چالیس صفیں دیگر امتوں کی ہوں گی۔ (صاوی ۳ ص ۱۹)

س ☆ : سب سے پہلے جنت میں کونسی امت داخل ہوگی؟

ج : امت محمدیہ۔ (تفسیر ابن کثیر ۱ ص ۱۲۱، پ ۴)

س ☆ : قیامت کے دن امت محمدیہ کے جنت میں داخل ہونے کے اعتبار سے کتنے فرقے ہوں گے؟

ج : جب امت محمدیہ کا جنت میں داخل ہونے کا نمبر آئے گا تو پہلے تین جماعتیں ایسی داخل ہوں گی جن میں ایک فرقہ تو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہو گا دوسرا فرقہ وہ ہو گا جس سے حساب یسیر (آسان حساب) لے کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور تیسرا فرقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے ذریعہ جنت میں داخل ہو گا۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۳۰۹)

س ☆ : قیامت کے دن امت محمدیہ کو کس لقب سے پکارا جائے گا؟

ج : امت محمدیہ کو قیامت کے دن حمادون کے لقب سے پکارا جائے گا۔ (محاضرۃ الاوائل بحوالہ بغیتہ الظمان ص ۱۳)

س ☆ : انسانوں کی کتنی قسمیں ہیں اور حساب و کتاب کونسی قسم سے ہو گا؟

ج : تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ پہلی قسم کے لوگ چوپاؤں کی طرح ہیں جن کو اللہ نے فرمایا بل ھم اضل سبیلا " ۲۔ دوسری قسم کے انسان وہ ہیں جن کے جسم تو انسانوں کی طرح ہیں اور روح شیطانوں کی طرح ہیں۔ ۳۔ تیسری قسم کے وہ انسان ہیں جو اللہ کے نیک بندے ہیں یہ لوگ قیامت کے دن (جس دن کسی دوسری چیز کا سایہ نہ ہو گا) اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۸۳۹)

س ☆ : جنات کی کتنی قسمیں ہیں اور حساب و کتاب کونسی قسم سے ہو گا؟

ج : تین قسمیں ہیں ایک تو وہ ہیں جن کے پر (بازو) ہیں جن کے ذریعہ وہ ہوا میں اڑتے ہیں۔ (۲) جو سانپوں کی شکل میں رہتے ہیں۔ (۳) تیسرے وہ جو انسانوں کی طرح ہیں ان سے ہی حساب و کتاب ہو گا۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۳۸۹)

پہلے زمانے میں دنوں کے نام

س ☆ : زمانہ جاہلیت میں دنوں کے نام کیا کیا تھے؟

ج : زمانہ جاہلیت میں بار کو شبار اتوار کو اول پیر کو اہون۔ منگل کو جبار بدھ کو

دبار، جمعرات کو مونس اور جمعہ کو عروبہ کہا کرتے تھے (بذل المجهود و فتح الباری ص ۲۹۲)

س ☆ : جمعہ کا نام عروبہ سے منتقل کر کے جمعہ کس نے رکھا؟

ج : کعب بن لوی نے عروبہ کو جمعہ کے نام کے ساتھ موسوم کیا۔ (بذل۔ فتح الباری ۲ ص ۲۹۲، حاشیہ کنز الدقائق ص ۴۳)

اسلامی مہینوں کی وجوہ تسمیہ

س ☆ : محرم الحرام کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : اس مہینہ کا نام محرم الحرام اس وجہ سے رکھا گیا چونکہ اس مہینہ میں زمانہ جاہلیت میں قتال کرنا حرام تھا۔ (غیاث اللغات ص ۴۴۵)

س ☆ : ماہ صفر کو صفر کیوں کہتے ہیں؟

ج : اس لیے کہ یہ ماخوذ ہے صفر بکسر الصاد سے بمعنی خالی ہونا چونکہ زمانہ جاہلیت میں ماہ محرم میں قتال کرنا حرام تھا اس لیے ماہ صفر میں لوگ قتال کے لیے نکل جایا کرتے تھے اور ان کے گھر خالی پڑے رہتے تھے اس وجہ سے اس مہینہ کا نام صفر رکھ دیا گیا۔ (غیاث اللغات ص ۲۹۵)

یا یہ ماخوذ ہے صفر بضم الصاد سے بمعنی زردی جب لوگ اس مہینہ کا نام متعین کرنے لگے تو اتفاق سے پت جھڑ کا موسم آ گیا تھا جس میں درختوں کے پتے پیلے پڑ جاتے ہیں اس لیے اس ماہ کا نام صفر رکھدیا۔ (بحر الجواہر، کشف لطائف رسالہ نجوم، بحوالہ غیاث اللغات ص ۲۹۵)

س ☆ : ربیع الاول کو ربیع الاول کیوں کہتے ہیں؟

ج : اس لیے کہ جب اس مہینے کے نام رکھنے کا نمبر آیا تو یہ مہینہ فصل ربیع (موسم بہار) کے شروع میں واقع ہوا اس وجہ سے اس کا نام ربیع الاول رکھ دیا۔ (غیاث اللغات ص ۲۱۶)

س ☆ : ربیع الاخر کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : اس لیے کہ جب اس مہینہ کا لوگ نام رکھنے لگے تو یہ مہینہ فصل ربیع یعنی موسم بہار کے آخر میں واقع ہوا اس وجہ سے اس کا نام ربیع الاخر رکھ دیا۔ (غیاث ص ۲۱۶)

س ☆ : جمادی الاولیٰ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : یہ ماخوذ ہے جمود سے جس کے معنی جم جانا اور جب اس مہینہ کا نام رکھنے کا وقت آیا تو یہ مہینہ سردی کے موسم کے شروع میں واقع ہوا۔ چونکہ بوجہ سردی ہر چیز میں جمودیت آ جاتی ہے اس وجہ سے اس کا نام جمادی الاولیٰ رکھ دیا۔ (غیاث اللغات ص ۱۳۷)

س ☆ : جمادی الاخریٰ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : جمادی الاخریٰ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب اس مہینہ کے نام رکھنے کا وقت آیا تو یہ مہینہ ایسے موسم کے آخر میں واقع ہوا جس میں سردی کی وجہ سے پانی جم جاتا ہے اس وجہ سے اس مہینہ کا نام جمادی الاخریٰ رکھ دیا۔ (مناظر الانشاء منتخب' قاموس' بحر الجواہر بحوالہ غیاث اللغات ص ۱۳۷)

س ☆ : ماہ رجب المرجب کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : رجب ماخوذ ہے ترجیب سے جس کے معنی ہیں تعظیم کرنا چونکہ اس مہینہ کو اہل عرب شہر اللہ (اللہ کا مہینہ) کہتے تھے اور اس کی تعظیم کرتے تھے اس وجہ سے اس کا نام رجب رکھ دیا۔ (غیاث اللغات ص ۲۱۷)

س ☆ : شعبان کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : شعبان ماخوذ ہے شعب یشعب سے بمعنی نکلنا' ظاہر ہونا' پھوٹنا چونکہ اس مہینہ میں خیر کثیر پھوٹتی پھلتی ہے اور بندوں کا رزق تقسیم ہوتا ہے اور تقدیری کام الگ الگ ہو جاتے ہیں اس وجہ سے اس مہینہ کا نام شعبان رکھ دیا۔ (غیاث ذات ص ۲۸۰)

س ☆ : ماہ رمضان المبارک کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج : رمضان ماخوذ ہے رمض (بمعنی جلنا) سے چونکہ یہ مہینہ بھی گناہوں کو

جلا دیتا ہے یا یہ ماخوذ ہے رمض بمعنی زمین کی گرمی سے پیروں کا جلنا چونکہ رمضان کا مہینہ بھی تکلیف نفس اور جلن کا سبب ہے۔ (غیاث اللغات ص ۲۲۳)

س ☆: ذی قعدہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج: ذی بمعنی والا اور قعدہ کے معنی بیٹھ جانا چونکہ یہ مہینہ اشہر حرم (جن مہینوں کا احترام کیا جاتا ہے) میں سے ہے اہل عرب اس مہینہ میں محاربہ و مقاتلہ بند کر کے بیٹھ جاتے تھے۔ (غیاث اللغات ص ۲۱۳)

س ☆: ذی الحجہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

ج: یا تو یہ ماخوذ ہے جیم کی تشدید کے ساتھ جس کے معنی ہیں ایک بار حج کرنا اور قیاس یہ ہے کہ حجتہ بالفتح ہو نہ کہ بالکسر اس لیے کہ فعلہ کا وزن ایک مرتبہ کے لیے استعمال ہوتا ہے اور فعلہ بالکسر حالت نوع کے لیے آتا ہے جب ایک بار حج کر لیا تو اس کو حج والا کہنا درست ہے۔

یا حج بکسر الحاء ہو جس کے معنی سال کے ہیں چونکہ یہ مہینہ سال کے آخر میں آتا ہے۔ اس پر سال کی تکمیل ہوتی ہے اس وجہ سے اس کو ذی الحجہ کہتے ہیں۔ (غیاث اللغات ص ۲۱۳)

کعبہ کا معمار کون ہے؟

س ☆: کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی اور کس کس نے کرائی؟

ج: تعمیر بیت اللہ دس بار ہوئی۔

(۱) پہلی مرتبہ تو ملائکہ نے کی۔ (حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے)

(۲) دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے تعمیر کی۔

(۳) تیسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد نے کی۔

(۴) چوتھی مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کی۔

(۵) پانچویں مرتبہ قوم عمالقہ نے کی۔

(۶) چھٹی مرتبہ قبیلہ جرہم نے تعمیر کی۔
(۷) ساتویں مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا قصی بن کلاب نے تعمیر کی۔
(۸) آٹھویں مرتبہ قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے تعمیر کی جب کہ آپ کی عمر پینتیس سال کی تھی اور یہ تعمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پانچ سال پہلے ہوئی۔
(۹) نویں مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تعمیر کی۔
(۱۰) دسویں مرتبہ حجاج بن یوسف ثقفی نے تعمیر کی۔ (شفاء الغرام باخبار البلد الحرام ص ۹۱)

اور سیرت حلبیہ میں ہے کہ کعبہ کی تعمیر صرف تین بار ہوئی۔ (۱) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ (۲) قریش نے کی اور ان دونوں بناؤں (بناء ابراہیم اور بنائے قریش) کے درمیان سترہ سو پچھتر سال کا فاصلہ ہے۔ (۳) تیسری مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے تعمیر کرائی اور ان دونوں تعمیروں (تعمیر قریش اور تعمیر ابن الزبیر) کے درمیان بیاسی سال کا فاصلہ ہے اور بہرحال ملا ئکہ کا تعمیر کرنا اور حضرت آدم علیہ السلام کا تعمیر کرنا یہ دونوں ثابت نہیں ہیں اور قبیلہ جرہم و قوم عمالقہ اور قصی بن کلاب ان تینوں نے کعبہ کی صرف مرمت کرائی۔ ازسرنو نہیں بنوایا اور کعبہ کی ازسرنو تعمیر صرف دو مرتبہ ہوئی ایک مرتبہ تو قریش نے کی دوسری مرتبہ عبداللہ بن زبیر نے کرائی۔ (حاشیہ بخاری ص ۲۱۵)

صور کتنی مرتبہ پھونکا جائے گا

س ☆: صور میں کتنی مرتبہ پھونک ماری جائے گی؟

ج: بعض نے کہا ہے کہ صور میں تین مرتبہ پھونک ماری جائے گی۔
(۱) پہلی مرتبہ جب پھونک ماری جائے گی تو لوگ گھبرا جائیں گے۔

(۲) دوسری مرتبہ جب پھونک ماری جائے گی تو لوگ اچانک مرجائیں گے۔
(۳) تیسری مرتبہ جب پھونک ماری جائے گی تو لوگ قبروں سے اٹھ کر اللہ کے دربار میں پیش ہو جائیں گے تو پہلا نفخہ گھبراہٹ کے لیے دوسرا موت کے لیے اور تیسرا نفخہ اللہ کے دربار میں جانے کے لیے ہو گا۔ (صاوی ۳ ص ۹۲)

اور دوسرا قول یہ ہے کہ ابن حزم نے کہا کہ نفخات چار ہوں گے۔ (۱) مارنے کا (۲) زندہ کرنے کا (۳) گھبراہٹ یعنی بیہوشی کا (۴) بیہوشی سے ہوش میں لانے کا اسی کو حضرت گنگوہی اور شیخ زکریا اور محدث دہلوی نے اختیار کیا ہے۔

مگر ابن حجر نے کہا ہے کہ اصل تو نفخے دو ہی ہوں گے مگر نفخہ اولیٰ کا اثر یہ ہو گا کہ زندہ مرجائیں گے اور مردوں کی روحوں پر غشی طاری ہو جائے گی اور دوسرے نفخہ میں مردہ زندہ ہو جائیں گے اور بے ہوش ہوش میں آ جائیں گے واللہ اعلم (از درس حضرت الشیخ مولانا محمد یونس مدظلہ محدث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور)

س ☆ : ایک نفخہ سے دوسرے نفخہ تک کتنا فاصلہ ہو گا؟
ج : چالیس سال کا فاصلہ ہو گا۔ (حاشیہ جلالین نمبر ۲۸، ص ۲۵۲ پ ۱۶)

جنت سے متعلق امور

س ☆ : سب سے پہلے جنت میں کونسا نبی اور کونسی امت داخل ہو گی؟
ج : جنت میں سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت داخل ہو گی۔ (تفسیر ابن کثیر عربی ا ص ۱۲۱ پ ۴)

س ☆ : اہل جنت کا قد کتنا ہو گا؟
ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہو گا۔ (مسند احمد بحوالہ حیات آدم ص ۵۰)

س ☆: وہ کون کون سی نہریں ہیں جو جنت سے نکل کر دنیا میں پائی جاتی ہیں؟

ج: ان نہروں کے متعلق دو قول ہیں- (ا) ایک قول کے مطابق چار ہیں' جیحون' سیحون' فرات' نیل (بخاری و مسلم) دوسرا قول یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کے طریق سے شیخین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے جنت سے دنیا میں پانچ نہریں جاری فرمائی ہیں- سیحون' جیحون' دجلہ' فرات' نیل (صاوی ۳ ص ۱۱۴)

مختلف ایجادات

س ☆: گھڑی کا موجود کون ہے؟

ج: گھڑی کی ایجاد خلیفہ ہارون رشید نے اپنے دور خلافت میں کرائی جس کی شہادت اہل یورپ دیتے ہیں- (آلات جدیدہ کے شرعی احکام ص ۱۲۳)

س ☆: چھپائی کی مشین کا موجود کون ہے؟

ج: چھپائی کی مشین کا ایجاد کرنے والا گو تمبرگ ہے مگر تاریخ اس بات کو بتلاتی ہے کہ چھپائی کی مشین سب سے پہلے اندلس میں مسلمانوں نے بنائی مگر قلت استعمال اور مرور زمانہ نے اس کو معدوم کر دیا- (آلات جدیدہ کے شرعی احکام ص ۱۱۹)

س ☆: فونوں گراف کونسی زبان کا لفظ ہے اور اس کے معنی کیا ہیں' اس کا موجد کون ہے؟

ج: فونوں گراف یہ یونانی لفظ ہے جس کے معنی کاتب الصوت کے ہیں- (آواز لکھنے والا) اس کے موجد کے بارے میں اہل تواریخ نے اختلاف کیا ہے' بعض نے اس کا موجد امریکہ کے مشہور فاضل اڈیسون کو بتلایا ہے اور بعض قدیم تواریخ میں ملتا ہے کہ اس آلہ کو بنانے والا افلاطون ہے- تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ موجد اول افلاطون کو کہا جائے اور موجد ثانی یعنی ترقی دینے والا امریکہ کا مشہور فاضل اڈیسون ہو- (آلات جدیدہ کے شرعی احکام ص ۱۲۸)

س ☆ : توپوں اور بارود کی ایجاد کس ملک نے کی؟

ج : سب سے پہلے توپوں اور بارود کو بنانے والے اہل اندلس ہیں۔ (آلات جدیدہ کے شرعی احکام ص ۱۲۳)

جانوروں سے متعلق باتیں

س ☆ : وہ جانور کون کونسے ہیں جو جنت میں جائیں گے؟

ج : خالد بن معدان سے روایت ہے کہ کوئی جانور جنت میں نہیں جائے گا سوائے اصحاب کہف کے کتے کے اور بلعام کے حمار کے اور علامہ آلوسی صاحب روح المعانی نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا دنبہ بھی جائے گا نیز اچھے اچھے جانور بھی جنت میں جائیں گے جیسے مور، ہرن، بکری وغیرہ (روح المعانی ۱۵ ص ۲۳۶) اور حاشیہ جلالین میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی چیونٹی بھی جنت میں جائے گی۔ (ص ۳۱۸، پارہ نمبر ۱۹)

س ☆ : اللہ نے سب سے پہلے کس جانور کو پیدا فرمایا اس کا نام کیا ہے؟

ج : جانوروں میں سب سے پہلے مچھلی کو پیدا فرمایا جس کا نام لوتیا و یہموت ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۳)

س ☆ : وہ جانور کون کون سے ہیں جن کو حیض آتا ہے؟

ج : تین ہیں۔ ارنب (خرگوش) بجو، چمگادڑ، (حاشیہ کنز الدقائق ص ۱۳)

س ☆ : حضرت آدمؑ جب آسمان سے اترے تو زمین پر کون کون سے جانور تھے؟

ج : دو جانور تھے، خشکی میں ٹڈی اور تری میں مچھلی۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۲۶۷)

س ☆ : جب شیر دھڑوکتا تو وہ کیا کہتا ہے؟

ج : حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے معلوم کیا کہ کیا تم جانتے ہو شیر جب دھڑوکتا ہے تو وہ کیا کہتا ہے صحابہ

نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شیر جب دھڑوکتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے اللھم لا تسلطنی علی احد من اھل المعروف (اے اللہ مجھ کو کسی نیک آدمی پر مسلط مت کیجیو) (حیاۃ الحیوان ا ص ۹)

س ☆: مرغ اور گدھا کس وجہ سے بولتے ہیں؟

ج: مرغ جب فرشتوں کو دیکھتا ہے اس وقت بولتا ہے اور گدھا جب شیطان کو دیکھتا ہے اس وقت بولتا ہے۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۴۹۰)

س ☆: دنیا میں سب سے پہلے کونسا جانور بیمار ہوا؟

ج: وہ شیر بیمار ہوا جو حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی میں تھا (روح المعانی ص ۵۳) و ص ۵۴ پارہ نمبر ۱۲)

س ☆: وہ جانور کون کون سے ہیں جن کو قتل کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے؟

ج: پانچ ہیں۔ ھد ھد' چیونٹی' شہد کی مکھی' مینڈک' صر (ایک پرندہ ہے) (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۶۴۸ و ۲ ص ۶۴۹)

س ☆: جب دو گھوڑوں کی آپس میں مڈبھیڑ ہو تو وہ کیا کہتے ہیں؟

ج: وہ یہ کہتے ہیں سبوح قدوس رب الملئکته والروح (حیاۃ الحیوان ص ۱۶۴)

س ☆: وہ کونسا جانور ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ میں پھونک مار رہا تھا؟

ج: وہ جانور گرگٹ ہے جس کو پہلے وار میں مارنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سو نیکیوں کا وعدہ فرمایا ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۶۸۴)

س ☆: وہ جانور کونسا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو منہ میں پانی لے کر بجھا رہا تھا؟

ج: وہ جانور مینڈک ہے اس لیے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا

گیا تو مینڈک کا گزر آگ کے پاس سے ہوا تو یہ منہ میں پانی لایا اور آگ کو بجھانے لگا۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۶۴۸)

س ☆ : وہ کونسا جانور ہے جو بڑے بڑے چلتے جہازوں کو روک دیتا ہے اور اس کا نام کیا ہے۔ اس مچھلی کا جو بڑے بڑے جہازوں کو روک دیتی ہے۔

ج : وہ ایک مچھلی ہے جس کا نام فاطوس ہے۔ یہ چلتے جہازوں کو روک دیتی ہے۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۸۳)

س ☆ : جانور جب بولتے ہیں تو وہ کیا کہتے ہیں؟

ج : ہر جانور کی بولی الگ الگ ہے اور جب بھی کوئی جانور بولتا ہے وہ اکثر و بیشتر اللہ کی تسبیح کرتا ہے یا وعظ و نصیحت کی کوئی بات کہتا ہے چنانچہ تیتر کہتا ہے الرحمٰن علی العرش استوی (ترجمہ) اللہ تعالٰی عرش کے مالک ہیں۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۲)

فاختہ کہتی ہے یلیت ذا الخلق لم یخلق (ترجمہ) اے کاش کہ مخلوق پیدا ہی نہ کی جاتی۔

مور کہتا ہے کہ کما تدین تدان (ترجمہ) جیسا کرے گا ویسا ہی بھرے گا۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۱)

گدھ (کرگس) کہتا ہے یا ابن ادم عش ما عشت فان اخرک الموت (ترجمہ) اے آدم کے بیٹے جتنا جینا ہے جی لے آخر تجھے مرنا ہے۔

باز کہتا ہے فی البعد من الناس انس لوگوں سے دور رہنے میں راحت ہے۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۲)

سنگخورہ کہتا ہے من سکت سلم (ترجمہ) جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۲)

مینڈک کہتا ہے سبحان ربی القدوس (ترجمہ) پاک ہے میرے پروردگار

کی ذات (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۲)

طوطا کہتا ہے ویل لمن الدنیا ھمہ (ترجمہ) جس نے دنیا کا ارادہ کیا وہ ہلاک ہوا۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۲)

حدی کہتا ہے کل شئی ھالک الا وجھہ (ترجمہ) ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے خدائے عز و جل کی ذات کے (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۱)

خطاف کہتا ہے جو ابابیل کی طرح ایک پرندہ ہے قدموا خیرا تجدوہ (ترجمہ) جس بھلائی کا موقع میسر آ جائے اس کو کر گزرو۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۱)

مرغ کہتا ہے اذوکروا اللہ یا غفلون (اے غفلت میں (سونے والو) رہنے والو اللہ کا ذکر کرو (اس کو یاد کرو) (روح المعانی ۱۵ ص ۱۷۵۲)

شاما کہتا ہے من لا یرحم ولا یرحم جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۱)

قمری بولتی ہے سبحان ربی الا علی (میرے پروردگار کی بڑی پاک ذات ہے)

طیطوا کہتا ہے لکل حی میت ولکل جدید بال (ہر جاندار کو مرنا ہے اور ہر نئے کو پرانا ہونا ہے۔) (روح المعانی ص ۱۹ ص ۱۷۲)

زور زور (جو چڑیا سے بڑا ایک پرندہ ہوتا ہے) کہتا ہے اللھم انی اسئلک قوت یوم بیوم یا رزاق (ترجمہ) اے بہت زیادہ روزی دینے والے میں تجھ سے صرف ایک دن کی روزی کا سوال کرتا ہوں۔ (روح المعانی ۱۹ ص ۱۷۱)

کتے کی عمدہ خصلتیں

س ☆ : کتے کے اندر اللہ نے جو اچھی عادتیں ودیعت فرمائی ہیں وہ کتنی ہیں اور کون کون سی ہیں؟

ج : حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ کتے کہ اندر دس خصلتیں ایسی ہیں جو ہر مومن کے اندر پائی جانی چاہئیں۔ (۱) کتا بھوکا رہتا ہے جو صالحین کے آداب میں سے ہے۔ (۲) اس کا کوئی مکان خاص نہیں ہوتا جو متوکلین کی علامات میں سے ہے۔ (۳) یہ رات کو کم سوتا ہے جو محبین (اللہ سے محبت رکھنے والوں) کی صفات میں سے ہے۔ (۴) جب مرتا ہے تو کوئی میراث نہیں چھوڑتا جو زاہدوں کی صفات میں سے ہے۔ (۵) یہ اپنے مالک کو کبھی نہیں چھوڑتا جو پکے سچے مریدین کی علامات میں سے ہے۔ (۶) یہ تھوڑی سی جگہ پر قناعت کرلیتا ہے جو متواضعین کی علامات میں سے ہے۔ (۷) جب کوئی اس کے مکان پر قبضہ کرلیتا ہے تو اس کو اسی پر چھوڑ دیتا ہے جو راضین (یعنی خدا سے راضی و خوشی رہنے والوں کی علامات میں سے ہے۔ (۸) اگر مکان کا مالک اس کو مار دے اور پھر بلائے تو آ جاتا ہے جو خاشعین (خشوع خضوع کرنے والوں) کی علامات میں سے ہے۔ (۹) مالک کھانا کھا رہا ہو تو یہ دور بیٹھتا ہے جو مساکین کی علامات میں سے ہے۔ (۱۰) جب کسی مکان سے کوچ کر جاتا ہے تو پھر اس کی طرف التفات نہیں کرتا جو محزومین کی علامات میں سے ہے۔
(مخزن اخلاق ص ۱۶۳)

پہیلیاں

حافظ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں محمد بن حماد کی سند سے ایک شخص کے خط کا تذکرہ کیا جو خط اس شخص نے حضرت عباسؓ کی طرف لکھا تھا۔ جس میں چند سوالات

کے جوابات مطلوب تھے حضرت ابن عباس نے ان تمام سوالات کے جوابات دے دیئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

س ☆ : وہ کونسی چیز ہے جس میں نہ تو گوشت ہے اور نہ خون ہے پھر بھی وہ بات کرتی ہے؟

ج : وہ دوزخ ہے اس لیے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ تمام جنتیوں کو جنت میں اور جہنمیوں کو دوزخ میں ڈال دیں گے اس کے بعد نہ کوئی جنت میں جائے گا اور نہ کوئی دوزخ میں جائے گا تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے معلوم کرے گا کہ کیا تو بھر گئی تو دوزخ جواب میں کہے گی "کیا اور بھی ہے؟"

س ☆ : وہ چیز کون سی ہے جس میں نہ گوشت ہے نہ خون اس کے باوجود پھر دوڑتی ہے؟

ج : وہ حضرت موسیٰؑ کا عصا ہے جو کہ فرعون کے دربار میں جادوگروں کے بالمقابل دوڑا تھا حالانکہ اس میں نہ گوشت ہے نہ خون۔

س ☆ : وہ دو چیزیں کون کون سی ہیں جن میں نہ گوشت ہے نہ خون اس کے باوجود بات کرنے پر جواب دیتی ہیں؟

ج : وہ دو چیزیں زمین و آسمان ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا تھا' آ جاؤ تم دونوں بخوشی یا جبرا" ' تو انہوں نے کہا کہ ہم بخوشی ہی آ گئے۔

س ☆ : وہ کون سی چیز ہے جس میں نہ خون ہے نہ گوشت اس کے باوجود وہ سانس لیتی ہے؟

ج : وہ صبح ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا والصبح اذا تنفس قسم ہے صبح کی جبکہ وہ سانس لیوے۔

س ☆ : وہ کونسا رسول (قاصد) ہے جس کو اللہ نے بھیجا ہو مگر وہ انسان ہے نہ جنات میں سے ہے اور نہ فرشتہ ہے؟

ج : وہ کوا ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا۔ فبعث اللہ غرابا " یبحث فی الارض جس نے اپنا بھائی کوا قتل کرنے کے بعد قابیل کو دفن کرنا سکھایا

پھر قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو اسی طرح دفن کر دیا تھا۔

س ☆: وہ کونسی جاندار چیز ہے جو مر گیا (انسانوں میں سے) اور جاندار جانور کے ذریعہ اس کو زندہ کیا گیا؟

ج: وہ گائے ہے جس کا ذکر پارہ نمبرا میں ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کا قتل ہو گیا تھا۔ قاتل کا علم نہ ہونے پر لوگوں کو پریشانی ہوئی تو اللہ نے ان سے کہا کہ گائے ذبح کرو اور اس کے ایک حصہ کو اس مقتول سے چھوا دو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تو وہ شخص زندہ ہو گیا اور اس نے اپنے قاتل کا نام بتلا دیا۔

س ☆: وہ کونسا جانور ہے جو نہ انڈے دیتا ہے اور نہ اس کو حیض آتا ہے؟

ج: یہ وطواط نامی ایک جانور ہے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زندہ کر کے اڑا دیا تھا۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۴۲۵ و ۲ نمبر ۴۲۶)

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ روم کے بادشاہ نے حضرت امیر معاویہؓ کی خدمت میں ایک خط روانہ فرمایا جس میں چند سوالات کے جوابات مطلوب تھے۔ حضرت امیر معاویہؓ نے اس خط کو واپس کر دیا اور لکھ دیا کہ مجھ کو ان سوالات کے جوابات کا علم نہیں۔ پھر شاہ روم نے حضرت ابن عباس کی خدمت میں یہ خط ارسال فرمایا تو حضرت ابن عباسؓ نے سوالات کے جوابات لکھ کر بھیج دیئے جو حسب ذیل ہیں۔

خط کے سوالات و جوابات

س ☆: شاہ روم: کلاموں میں سب سے افضل کلام کونسا ہے اس کے بعد کس کا درجہ تیسرے نمبر پر کونسا چوتھے اور پانچویں پر کونسا ہے؟

ج: (۱) افضل الکلام لا الہ الا اللہ بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ ہو۔

(۲) دوسرے نمبر پر سبحان اللہ وبحمدہ یہ مخلوق کی دعا ہے۔

(۳) الحمد للہ یہ کلمہ تشکر ہے۔

(۴) اس کے بعد افضلیت اللہ اکبر کو ہے۔

(۵) پانچویں نمبر پر افضلیت لا حول ولا قوۃ الا باللہ کو ہے۔

س ☆ : **شاہ روم :** مردوں میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مکرم کون ہے؟

ج : **حضرت ابن عباس** حضرت آدم علیہ السلام ہیں اس لیے کہ اللہ نے ان کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرما کر ان کو تمام چیزوں کے نام سکھلائے۔

س ☆ : **شاہ روم :** وہ چیزیں جنہوں نے ماں کے پیٹ کی مشقت کو نہیں جھیلا کون کون سی ہیں؟

ج : **ابن عباسؓ** چار ہیں (۱) حضرت آدم علیہ السلام (۲) حضرت حوا (۳) حضرت صالحؑ کی اونٹنی جس کو اللہ نے پتھر سے پیدا فرمایا تھا۔ (۴) وہ مینڈھا جو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بدلہ میں ذبح کیا گیا تھا اور بعض نے کہا موسیٰ علیہ السلام کا عصاء بھی انہیں چیزوں میں سے ہے۔

س ☆ : وہ کونسی قبر ہے جو اپنے صاحب کو لے کر چلی؟ (شاہ روم)

ج : **ابن عباس :** وہ حضرت یونسؑ کی مچھلی ہے جب آپ دریا میں گرے مچھلی نے آپ کو نگلا اور لے کر چل دی۔

س ☆ : **شاہ روم :** مجرۃ اور قوس دونوں کیا چیزیں ہیں؟

ج : **ابن عباس :** مجرۃ تو آسمان کا دروازہ ہے اور قوس سے مراد زمین کے اس ٹکڑے کے لوگ ہیں جو طوفان نوح سے محفوظ رہے تھے اور غرق نہیں ہوئے تھے۔

س ☆ : **شاہ روم :** وہ کونسی جگہ ہے جہاں سورج صرف ایک مرتبہ طلوع ہوا اور وہاں سورج کی دھوپ نہ تو کبھی اس سے پہلے پڑی اور نہ کبھی اس کے بعد پڑے گی۔

ج : **ابن عباسؓ** یہ وہ جگہ ہے جہاں موسیٰؑ نے دریا میں اپنا عصا مارا تھا اور اس میں بارہ راستے ہو گئے تھے اس کے بعد وہ راستے سمندر میں تبدیل ہو گئے تھے۔

جب ان تمام سوالات کے جوابات شاہ روم کے پاس پہنچے تو اس نے کہا کہ یہ جوابات وہی دے سکتا ہے جس نے نبی کے گھر میں پرورش پائی ہو۔

(حیاۃ الحیوان ۲ ص ۳۸۶)

حضرت سلیمانؑ اور الو کا مکالمہ

س ☆: **حضرت سلیمانؑ**۔ اے الو تو کھیت کی چیز کیوں نہیں کھاتا؟

ج: **الو**۔ اس لیے کہ اس میں حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کو غرق کیا گیا۔

س ☆: **حضرت سلیمانؑ** اے الو تو آبادی میں کیوں نہیں رہتا' جنگلوں اور کھنڈرات میں کیوں رہتا ہے؟

ج: **الو**۔اس لیے کہ ویران جنگل اللہ کی میراث میں ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا

وکم اھلکنا من قریه بطرت معیشتها فتلک مساکنهم لم تسکن من بعدهم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین

(ترجمہ) اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا ان کی خوش عیشی کو خاک میں اس طرح ملایا کہ وہ آبادیاں ایسی ہو گئیں کہ ان میں کوئی رہنے والا بھی نہ رہا۔ (بالکل کھنڈر بنا دیا) اب اس کے ہم ہی وارث ہیں۔ فالدینا کلها میراث اللہ (پس تمام دنیا اللہ کی میراث ہے)

س ☆: **جضرت سلیمانؑ** اے ہامہ جب تو ان ویران جنگلوں میں بیٹھتی ہے تو تو کیا کہتی ہے؟

ج: **الو**۔ میں یہ کہتی ہوں اے اس بستی کے رہنے والو تمہاری خوش عیشی کہاں چلی گئی؟

س ☆: **حضرت سلیمانؑ** جب تو ان ویران کھنڈرات سے گزرتا ہے تو کیا کہتا ہے؟

ج: **الو**۔ میں کہتا ہوں کہ بنی آدم کے لیے افسوس کا مقام ہے کہ ان پر عذاب آ رہے ہیں ارو وہ ان عذابات و شدائد سے غافل ہو کر سوئے ہوئے

ہیں۔

س ☆ : **حضرت سلیمانؑ**۔ اے الو تو دن میں کیوں نہیں نکلتا ہے۔ رات کو کیوں نکلتا ہے؟

ج : **الو**۔ اس لیے کہ اولاد آدم ایک دوسرے پر ظلم ڈھا رہے ہیں۔ اس لیے میں دن میں باہر نہیں نکلتا۔

س ☆ : **حضرت سلیمانؑ** اے الو مجھ کو خبر دے کہ جب تو بولتا ہے تو کیا کہتا ہے؟

ج : **الو**۔ میں کہتا ہوں کہ اے غفلت میں سونے والو آخرت کے لیے کچھ توشہ تیار کر لو اور سفر آخرت کے لیے ہر وقت تیار رہو۔ پاک ہے نور کو پیدا کرنے والے کی ذات۔

ان سوالات کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی آدم کے لیے الو سے زیادہ نصیحت کرنے والا اور شفقت کرنے والا کوئی پرندہ نہیں ہے۔ (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۳۸۷)

متفرقات

س ☆ : وہ حضرات کون کون ہیں جو مدت حمل سے زیادہ دنوں میں پیدا ہوئے؟

ج : وہ چار ہیں۔ (۱) حضرت سفیان بن حیان چار سال میں پیدا ہوئے۔ (۲) محمد بن عبداللہ بن حسن الضحاک بن مزاحم جو سولہ مہینہ میں پیدا ہوئے۔ (۳) یحییٰ بن علی بن جابر البغوی اور سلمان ضحاک دونوں دو دو سال میں پیدا ہوئے۔ (معدن الحقائق باب ثبوت النس ص ۳۴۴' حیاۃ الحیوان ص ۸۰ ج ۱)

س ☆ : کتنے بادشاہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی ہے؟

ج : چار بادشاہوں نے جن میں دو تو مسلمان ہیں۔ (۱) حضرت سلیمان علیہ السلام (۲) حضرت ذوالقرنین اور دو کافر ہیں۔ (۱) بخت نصر (۲) نمرود بن کنعان۔ (حاشیہ جلالین ص ۴۰ پارہ نمبر ۱۶)

س ☆: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ بدبخت کن لوگوں کو فرمایا؟

ج: تین لوگوں کو (۱) قدار بن سالف کو جس نے حضرت صالحؑ کی اونٹنی کو قتل کیا۔
(۲) حضرت آدم علیہ السلام کے لڑکے قابیل کو جس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ (۳) ابن ملجم کو جس نے حضرت علیؓ کو قتل کیا۔ (حیاۃ الحیوان ص ۳۳۳)

س ☆: وہ کون کون سے بادشاہ ہیں جن کا لقب نمرود ہوا؟

ج: وہ چھ بادشاہ ہیں۔ (۱) نمرود بن کنعان بن حام بن نوحؑ اور یہ ان بادشاہوں میں سے ہے۔ جنہوں نے پوری دنیا پر حکومت کی اور یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ کا نمرود ہے۔ (۲) نمرود بن کوش بن کنعان بن حام بن نوحؑ (۳) نمرود بن سنجاریب نمرود بن کوش بن کنعان بن حام بن نوحؑ (۴) نمرود بن ماش بن کنعان بن حام بن نوح (۵) نمرود بن ماش بن کنعان بن حام بن نوح (۶) نمرود بن کنعان بن مصاص بن نقطا (حیاۃ الحیوان ص ۸۰ ج ۱)

س ☆: وہ بادشاہ جن کا لقب فرعون ہوا کون کون سے ہیں اور کس کس نبی کے زمانہ میں گزرے؟

ج: تین بادشاہ ایسے ہیں جن کا لقب فرعون ہوا۔ (۱) سنان الاشعل بن العلوان ابن العمید اور یہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ کا فرعون ہے۔ (۲) ریان بن الولید یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون ہے۔ (۳) ولید بن مصعب یہ حضرت موسیٰؑ کے زمانہ کا فرعون ہے۔ (حیاۃ الحیوان ا ص ۸۰)

س ☆: سامری کا اصل نام کیا ہے اور اس کی پرورش کس نے کی اور کیسے کی؟

ج: اس کا اصل نام موسیٰ بن ظفر ہے اور قبیلہ سامرہ کی طرف نسبت کرکے اس کو سامری کہا جاتا ہے۔ اس کی پرورش حضرت جبریلؑ نے کی۔ اس کی والدہ کے بدکاری کی وجہ سے حمل ٹھہر گیا تھا۔ جب ولادت کا وقت قریب آیا تو اس

کی والدہ (اپنے رشتہ داروں کے ڈر اور فرعون کے جلادوں کی خوف سے) پہاڑ میں چلی گئی تھی اور وہاں اس بچے کو جن کر آ گئی تھی اللہ نے اس کی روزی کا انتظام اس طرح کیا کہ حضرت جبرئیل کو متعین فرمایا کہ آپ اس بچہ کی پرورش کریں چنانچہ حضرت جبرئیلؑ اس کو اپنی تین انگلیاں چٹاتے تھے ایک انگلی سے شہد اور دوسری سے گھی اور تیسری سے دودھ نکلتا تھا۔ صاوی ص ۶۲)

س ☆: حضرت جبریلؑ نے سامری کی پرورش کب تک کی؟

ج: مفسرین نے حتی نشاء کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنی اہل لغت نے یہ لکھے ہیں کہ بچہ کی اس حد تک پرورش کرنا اس میں سمجھ بوجھ پیدا ہو جائے۔ (روح المعانی پ ۱۶ ص ۲۴۴)

س ☆: جب اللہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما کر ملائکہ کو حکم دیا کہ حضرت آدمؑ کو سجدہ کریں تو ملائکہ کب تک سجدہ میں پڑے رہے؟

ج: ملائکہ زوال کے وقت سے عصر تک سجدہ میں پڑے رہے بعض نے کہا ہے کہ ملائکہ مقربین سو سال تک سجدہ میں رہے اور بعض نے کہا ہے کہ پانچ سو سال تک سجدہ میں رہے۔ (جمل و حاشیہ جلالین ص ۸)

س ☆: بنی اسرائیل نے بچھڑے کی پوجا کتنے دنوں تک کی؟

ج: چالیس دن تک (حیاۃ الحیوان ۲ ص ۱۷)

س ☆: کیا انسان اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں کی مٹی سی وہ پیدا ہوتا ہے؟

ج: ایک روایت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جہاں انسان کو مرنے کے بعد دفن ہونا ہوتا ہے وہیں کی مٹی اس کی خمیر میں ملائی جاتی ہے چنانچہ عبد بن حمید اور ابن المنذر حضرت عطاء خراسانی کی روایت کی تخریج فرمائی ہے کہ فرشتہ اس مقام پر جاتا ہے جہاں اس شخص کو دفن ہونا ہے اور وہاں سے مٹی لیتا ہے پس اس کو نطفہ پر بکھیر دیتا ہے۔ پھر مٹی اور نطفہ سے بچہ کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اسی جگہ دفن ہوتا ہے جہاں کی مٹی

سے وہ پیدا ہوتا ہے۔ اس پر مفسرین حضرات نے یہ بھی لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تخلیق جس مٹی سے ہوئی وہ کعبہ کی مٹی تھی مگر طوفان نوح میں وہ مٹی اس مقام پر منتقل ہو گئی تھی۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ہے۔ (انوار الداریات ص ۱۸۷ لاستاذی المحرم حضرۃ مولانا محمد انور ا لگنگوہی مدظلہ)

س ☆ : اللہ نے جس وقت زمین کو پانی پر بچھا دیا تو یہ نہریں اور چشمے کہاں سے جاری ہو گئے؟

ج : دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اللہ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اللہ نے زمین کی طرف وحی بھیجی کہ میں تجھ سے ایسی مخلوق پیدا کرنے والا ہوں جن کو اطاعت پر جنت اور نافرمانی پر جہنم ملے گی تو زمیں نے جواب میں معلوم کیا کہ اے میرے پروردگار کیا تو مجھ سے ایسی مخلوق بھی پیدا کرے گا جو جہنم میں جائے گی اللہ نے فرمایا ہاں! تو زمین رونے لگی اور اتنی روئی کہ اس کے رونے کی وجہ سے چشمے اور نہریں جاری ہو گئیں جو تاقیامت جاری رہیں گی۔ (حاشیہ جلالین ج ۲ ص ۶۱۱)

س ☆ : قیامت کے دن اللہ کے دربار میں لوگوں کی پیشی کتنی مرتبہ ہو گی اور کس لیے ہو گی؟

ج : تین بار ہو گی، پہلی بار اللہ کے دربار میں وہ لوگ پیش کئے جائیں گے جو گنہگار نافرمان اور اللہ کے دشمن ہوں گے اور وہ یہ چاہیں گے کہ جس طرح تم دنیا سے جھگڑا کرکے اپنی بات منوا لیا کرتے تھے اسی طرح وہ لوگ یہ سوچ کر اللہ سے جھگڑا کریں گے کہ ہم کو نجات مل جائے۔ دوسری پیشی اس لیے ہو گی کہ اللہ دشمنوں کے خلاف حضرت آدمؑ اور دیگر انبیاء کے سامنے اتمام حجت فرما کر دشمنوں کو جہنم رسید کر دیں گے۔ تیسری پیشی اہل ایمان کی ہو گی یہ پیشی برائے نام ہو گی۔ اور اللہ جل شانہ تنہائی میں ان پر صرف اتنا عتاب فرمائیں گے کہ ان کو شرم آ جائے گی۔ پھر ان سے راضی ہو کر مغفرت کرکے

جنت میں داخل فرمادیں گے۔ (درسی تفسیر ص ۹۹)

س ☆ : وہ آیات جن سے احکام و مسائل نکالے جاتے ہیں کتنی ہیں؟

ج : وہ آیات پانچ سو ہیں۔ ان کے علاوہ باقی فضائل وغیرہ کی ہیں۔ (حاشیہ اصول الشاشی ص ۵)

س ☆ : جن احادیث سے مسائل نکالے جاتے ہیں ان کی تعداد کیا ہے؟

ج : ان احادیث کی تعداد پانچ ہزار ہے۔ (حاشیہ اصول الشاشی ص ۵)

واخرد عونا ان الحمد للہ رب العلمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

وتب علینا انک انت التواب الرحیم

والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد

والہ وصحبہ اجمعین الی یوم الدین

برحمتک یا ارحم الراحمین

فقط والسلام

محمد غفران کیرانوی

خادم جامعہ اشرف العلوم گنگوہ

ماہ جمادی الاخرۃ

۱۴۱۲ھ

روح سے متعلق معلومات

س ☆ : روح کسے کہتے ہیں۔

ج : روح ایک خاص چیز ہے جو اللہ کے حکم سے بدن میں ڈالی جاتی ہے تو بدن زندہ ہو جاتا ہے اور اگر اس کو نکال لیں تو بدن مر جاتا ہے۔ (معارف القرآن للکائد صلوہ ج ۴ ص ۳۵)

س ☆ : روح سے متعلق مکمل علم انسان کو کیوں نہیں دیا گیا۔

ج : روح کے علم کو انسان سے اس لیے پوشیدہ رکھا گیا ہے کہ انسان کو اپنا عاجز اور قاصر ہونا معلوم ہو جائے اور اپنی حقیقت کو نہ بھولے۔ (تفسیر قرطبی ج ۱۲ ص ۳۳۴)

س ☆ : موت کے بعد قیامت تک روحیں کہاں ٹھہرتی ہیں۔

ج : (۱) مومنین کی روحیں علیین میں اور کافروں کی سجین میں رہتی ہیں۔

(۲) مومنین کی روحیں حضرت آدمؑ کے دائیں طرف اور کافروں کی بائیں طرف۔

(۳) مومنین کی روحیں جنت میں اور کافروں کی روحیں جہنم میں عند امام احمدؒ (بحوالہ کتاب الروح لابن قیمؒ مترجم ص ۱۶۷)

س ☆ : روح پہلے پیدا ہوئی یا جسم۔

ج : ابن حزم فرماتے ہیں کہ اس پر اجماع ہے کہ روحیں پہلے پیدا ہوئی ہیں۔ (کتاب الروح ص ۲۴۹)

س ☆ : روحیں جسم سے کتنا عرصہ پہلے پیدا کی گئی۔

ج : حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے روحوں کو جسموں سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا۔ (کتاب الروح ص ۲۵۴)

جنات سے متعلق معلومات

س ☆ : جن کس چیز سے بنا ہے اور اس کی تعریف کیا ہے؟

ج : جن وہ آگ کا جسم جو کئی شکلوں میں آ سکتا ہے۔ (حاشیہ تیسرالمنطق ص ۴)

س ☆ : جنات کا ذکر قرآن پاک میں کتنی مرتبہ آیا ہے۔

ج : قرآن کریم کی ۳۱ آیات میں ۳۲ مرتبہ جن کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ (سیرۃ انبیائے کرام ص ۴۵ ج ۱)

س ☆ : وہ جنات جنہوں نے جمع ہو کر حضورؐ سے قرآن کریم سنا تھا وہ کتنے تھے اور کس علاقے کے تھے۔

ج : (۱) حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ یہ کل سات جنات تھے اور نصیبین کے علاقے کے تھے۔

(۲) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ان جنات کی تعداد نو تھی۔ (بحوالہ ابن کثیر ص ۱۷/۱۸ ج ۵ پارہ نمبر ۲۶)

(۳) بعض نے کہا کہ ان کی تعداد تین سو تھی۔

(۴) بعض نے کہا ہے کہ ان کی تعداد بارہ ہزار تھی۔ (بحوالہ تفسیر ابن کثیر ج ۵ ص ۲۱ پارہ نمبر ۲۶)

س ☆ : قیامت میں جنات حساب و کتاب کے بعد جنت میں داخل ہوں گے یا نہیں۔

ج : (۱) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مومن جن جنت میں داخل نہیں ہوں گے کیونکہ وہ ابلیس کی اولاد ہیں اور اولاد ابلیس جنت میں نہیں جائے گی۔

(۲) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ جنت میں تو نہیں داخل ہوں گے ان کے کناروں پر ہوں گے۔

(۳) جنت میں تو جائیں گے لیکن معاملہ برعکس ہو گا یعنی انسان تو جنات کو دیکھیں گے لیکن جنات انسان کو نہیں دیکھیں گے۔ (تفسیر ابن کثیر ص ۲۷ ج ۵ پارہ نمبر ۲۶)